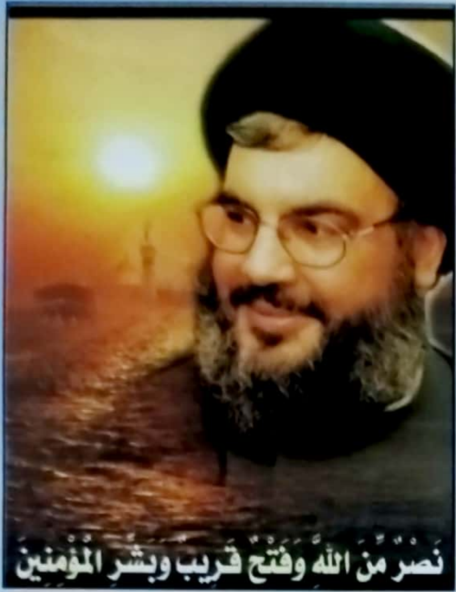
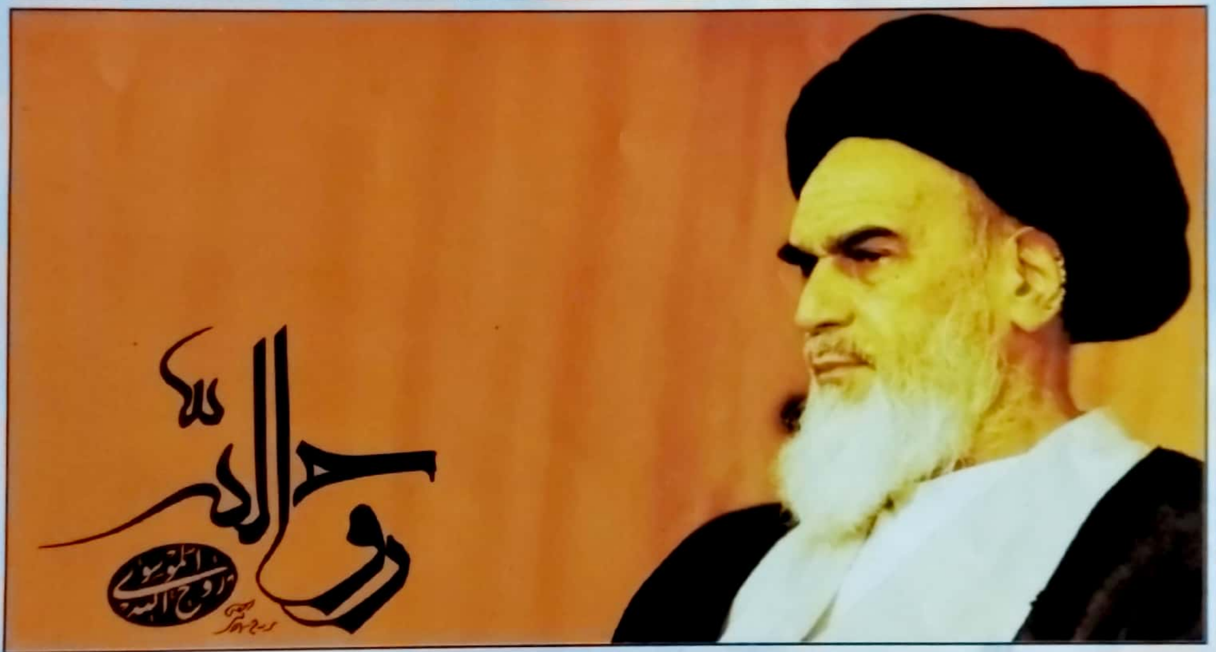

سلام اللہ علیہا
پیامِ زینب
جنوری۔فروری 2010 محرم / صفر / ربیع الاول 1431 ہجری قمری
158-159
Registered # NPR-159
کل یوم عاشوراء کل ارض کربلاء
یا شہید کربلاء
جنتری نمبر
ولی العصر جنتری
2010
فرمان محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
"حسینؑ مجھ سے ہے اور میں حسینؑ سے ہوں"
حسین
حسین منی وانا من حسین
بقیۃ اللہ





قائد شہید
السید عارف حسین الحسینی

شہید محمد عباس الموسوی



ماہنامہ

پیام زینبؑ

ڈیکلریشن نمبر 5611/C/HC(G) رجسٹرڈ نمبر NPR-159

خواتین کا پہلا اسلامی، علمی، تبلیغی، تربیتی اور ادبی مجلہ

بانی وسربراہ: علامہ سید افتخار حسین نقوی

چیف ایڈیٹر: سیدہ وجیہہ زہرا نقوی ایڈیٹر: صفدر حسین ڈوگر کربلائی



جلد نمبر 15 شمارہ نمبر 2-1 جنوری/فروری 2010ء محرم/صفر/ربیع الاول 1431ھ پوہ/ماگھ/پھاگن 2066 بکری

جنتری نمبر ولی العصر جنتری 2010

فہرست مضامین

ضروری نوٹ: ماہنامہ پیام زینبؑ ملت شیعہ کا ترجمان مجلہ ہے، ہم نہایت احتیاط سے تحاریر کا انتخاب کرتے ہیں اگر کبھی کپوزر کی غلطی سے کوئی لفظ یا کسی عبارت کا مفہوم بدل جائے تو برائے مہربانی اسکی نشاندہی کریں کسی بھی مکتب فکر کی دل آزاری ہمارا مقصد نہیں

ڈاکٹر قیصر مصطفےٰ نمائندہ خصوصی لاہور

ادارے کا مقالہ نگار کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں

برائے خط وکتابت
جامعہ سیدہ خدیجۃ الکبریٰ پکی شاہ مردان میانوالی پوسٹ کوڈ 42330

شریکۃ الحسینؑ پبلی کیشنز پکی شاہ مردان، میانوالی، لاہور، پاکستان

زائر حسین پرنٹنگ پریس کے تعاون سے الاحمد پرنٹرز سے چھپوا کر پکی شاہ مردان سے جاری کیا

آغاز سال کی دعا

حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ جناب حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر نئے سال کی پہلی شب کو دو رکعت نماز بجالاتے تھے اور جب نماز سے فارغ ہوتے تھے تو اپنے ہاتھوں کو آسمان کی طرف بلند کر کے اس دعاء کو تین دفعہ پڑھتے تھے

نئے سال سے مراد قمری نیا سال ہے اور اس عمل کو عمومیت دیتے ہوئے شمسی سال کے آغاز میں اور میلادی سال کے آغاز میں بھی تقرب الی اللہ اور ثواب کے حصول کی نیت سے پڑھ لے

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْاِلٰهُ الْقَدِيْمُ وَهٰذِهِ سَنَةٌ جَدِيْدَةٌ فَاَسْئَلُكَ فِيْهَا الْعِصْمَةَ مِنَ الشَّيْطَانِ وَالْقُوَّةَ عَلٰى هٰذِهِ النَّفْسِ الْاَمَّارَةِ بِالسُّوْءِ وَالْاِشْتِغَالِ بِمَا يُقَرِّبُنِىْ اِلَيْكَ يَا كَرِيْمُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ يَا عِمَادَ لَهٗ يَا ذَخِيْرَةَ مَنْ لَا ذَخِيْرَةَ لَهٗ يَا حِرْزَ مَنْ لَا حِرْزَ لَهٗ يَا غِيَاثَ مَنْ لَا غِيَاثَ لَهٗ يَا سَنَدَ مَنْ لَا سَنَدَ لَهٗ يَا كَنْزَ مَنْ لَا كَنْزَ لَهٗ يَا حَسَنَ الْبَلَاءِ يَا عَظِيْمَ الرَّجَاءِ يَا عِزَّ الضُّعَفَاءِ يَا مُنْقِذَ الْغَرْقٰى يَا مُنْجِيَ الْهَلْكٰى يَا مُنْعِمُ يَا مُجْمِلُ يَا مُفْضِلُ يَا مُحْسِنُ اَنْتَ الَّذِىْ سَجَدَ لَكَ سَوَادُ اللَّيْلِ وَنُوْرُ النَّهَارِ وَضَوْءُ الْقَمَرِ وَشُعَاعُ الشَّمْسِ وَدَوِيُّ الْمَاءِ وَحَفِيْفُ الشَّجَرِ يَا اَللّٰهُ لَا شَرِيْكَ لَكَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا خَيْرًا مِمَّا يَظُنُّوْنَ وَاغْفِرْ لَنَا مَا لَا يَعْلَمُوْنَ وَلَا تُؤَاخِذْنَا بِمَا يَقُوْلُوْنَ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اٰمَنَّا بِهٖ كُلٌّ مِنْ عِنْدِ رَبِّنَا وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّا اُولُو الْاَلْبَابِ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ.

☆☆......☆......☆☆

جدول ایام ہفتہ سعد و نحس

بروز جمعہ تمام دنوں کا سردار ہے مبارک ہے واسطے تزویج اور نکاح کے نماز جمعہ سے قبل سفر کرنا مکروہ ہے ساعت اول میں بعد نماز صبح ۲۵۶ مرتبہ "یَا نُوْرُ" پڑھے تو چشم خلائق میں عزیز ہوگا اگر کوئی چیز گم ہو جائے تو بوقت شب دو رکعت نماز پڑھ کر "یَا نُوْرُ" ۲۵۶ مرتبہ پڑھے تو ممکن ہے خواب میں معلوم ہو جائے کہ چور کون ہے۔

شنبہ (ہفتہ) سب کاموں کے واسطے خوب ہے خصوصاً سفر کیلئے بعد نماز صبح ۱۰۶۰ مرتبہ "یَا غَنِیُّ" پڑھے تو بارگاہ خداوندی سے بے حد مال مرحمت ہوگا۔

یکشنبہ (اتوار) عمارت بنانے اور شادی کرنے کیلئے خوب ہے اکثر کاموں کیلئے میانہ ہے بعد نماز صبح ساعت اول میں "یَا فَتَّاحُ" ۴۸۹ بار پڑھے تو فتح و نصرت حاصل ہو۔

دوشنبہ (پیر) نحس ترین یوم ہے کسی کام کیلئے مبارک نہیں ہے اگر ساعت اول میں نماز صبح کے بعد ۱۲۹ بار "یَا لَطِیْفُ" پڑھے تو باری تعالیٰ اپنی رحمت سے مال عطا فرمائے گا۔

سہ شنبہ (منگل) میانہ ہے اکثر کاموں کے واسطے سفر کیلئے خوب ہے اس روز نیا لباس پہننا خوب ہے حاجت طلب کرنے کیلئے خوب ہے اگر ساعت اول میں بعد نماز صبح ۹۰۳ بار "یَا قَابِضُ" پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کو وہ چیز عطا فرمائے گا جس کی خواہش ہوگی

چہارشنبہ (بدھ) اکثر کاموں کے واسطے شائستہ نہیں ہے تعمیر مکان کیلئے نیک ہے بعد نماز صبح ساعت اول میں اگر "یَا مُتَعَالُ" ۵۴۱ بار پڑھے تو عزت دنیا و آخرت حاصل ہو۔

پنجشنبہ (جمعرات) مبارک ہے سب کاموں کیلئے خوب ہے خصوصاً طلب حاجت اور سفر کے واسطے اگر ساعت اول میں بعد نماز فجر "یَا رَزَّاقُ" ۳۰۸ مرتبہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ بے حد مال عطا فرمائے گا۔

☆☆......☆......☆☆

اذان کا سننا وسعت رزق کا سبب ہے

علل الشرائع میں شیخ صدوقؒ لکھتے ہیں کہ حضرت امام علی رضاؑ کا فرمان ہے کہ انسان موذن کی آواز سنتا ہے تو اس کو غور سے سننے سے رزق میں اضافہ ہوتا ہے اور اگر وہ اذان ساتھ ساتھ دہراتا جائے تو قبر و حشر کے عذاب سے محفوظ رہے گا۔



ہم عزاداری کیسے منائیں؟

تھکی ماندی صدیوں کے اداس ماہ وسال اوران کے بوجھل لمحے آج تک ان مظلوموں پر گریہ کناں ہیں جنہیں اپنے بھی جی بھر کررونے کے لئے ترستے رہے، صحرا کی جلتی ریت پہ ان شہداء کے ورثاء زخمی انگلیوں سے ان کے نام لکھ لکھ کر حسرت سے دیکھتے اوران خون آلودہ ذرات پر جب صحرا کی ریت انہیں دبانے اور مٹانے کی کوشش کرتی تو وہ افسردہ، آزردہ کاررواں آگے جاچکا ہوتا۔ جسے اللہ تعالیٰ کی ذات عزت دے اس سے وہ عزت کوئی چھین نہیں سکتا اور جسے اللہ تعالیٰ رُسوا کردے تو اُسے درباروں کے سنہری قلم بھی باعزت لکھنے کے باوجودان کے دلوں کی سیاہی ان کے چہروں سے نہیں ہٹاسکتا۔ کربلا تشبیہہ ہی نہیں استعارہ بن گیا جو وقت کی پیشانی پہ ثبت ہوگیا اور عاشورہ کے دن سے ایک زخمی زبان کی صدائے ''ھل من ناصر'' کی مسلسل بازگشت آج بھی انسانی مردہ ضمیروں کے گنبد میں گونج رہی ہے اور تاصورِ اسرافیل گونجتی رہے گی۔ مظلوم کربلا کے ''سیدالشہداء'' ہونے کا اعزاز کا اعلان پیشانی آدمؑ سے لے کر جبینِ خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک رقم تھا۔ حضرت امیرالمومنینؑ اپنے وقت کے سیدالشہداءؑ حضرت حمزہ علیہ السلام سے لے کر تقسیم جنت ونار تک پکارے جانے والے سیدالشہداء حضرت امام حسین علیہ السلام کے اس الٰہی تمغے کا تذکرہ فرماتے رہے۔ یہ برملا اظہار حضرت امام حسین علیہ السلام کی زبان مبارک پہ بھی جاری رہا اور پھر زمین وآسمان کی غیر مرئی مخلوق نے دیکھا کہ ستاون سال تک اپنے اس اعزاز کا منتظر تربیت رسولؐ وبتولؑ وعلیؑ وحسنؑ کا مظہر بن کر افقِ شہادت پر اپنی استقامت کا نصف النہار بن کر آج تک چمکتا اور دمکتا ہوا نظر آتا ہے۔ ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاءؑ کی صداقت وشجاعت کی اکائی بن کر استبداد وجبر کے لشکروں کو رُسوا کن شکست دے کر فاتحانہ انداز میں اپنی مقتل سے لے کر طاغوت کے دارالامارہ تک نوکِ سناں پہ ''لاقوۃ الا باللہ'' کا نعرہ بلند کرتا نظر آیا۔

حضرت امام حسین علیہ السلام کی ولادت کے وقت حضرت جرائیل علیہ السلام نے حضرت پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس مولود پہ ہونے والے ظلم وستم کا ذکر کیا تو حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گریہ فرمایا۔ اس راز سے آگاہی پر امیرالمومنین حضرت علی علیہ السلام اور سیدۃ نساء العالمین سلام اللہ علیہا نے بھی گریہ فرمایا اور پھر گاہے گاہے خاندان تطہیر میں اس کا تذکرہ ہوتا رہا۔ ایک اداریہ ان تفصیلات کا متحمل نہیں ہوسکتا......

پھر حضرت امام حسین علیہ السلام کی شہادت پر تو کائنات کی ہر مخلوق نے گریہ کیا اور تاطلوع روزِ قیامت گریہ کرتی رہے گی۔

صحیح سند کے ساتھ حضرت امام حسین علیہ السلام کی زیارت حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہوئی ہے اس میں آپؑ اپنے جد کو اس طرح مخاطب ہیں ''میرے ماں باپ آپ پر قربان جائیں اے اباعبداللہ! آپ کے بہائے گئے خون کی وجہ سے عرش کے سایے کانپ اٹھے اور مخلوقات کے سارے ستون ہل گئے اور آپؑ پر آسمانوں اور زمین نے گریہ کیا جنت الفردوس کے مکینوں نے گریہ کیا، خشکی اور تری میں بسنے والی مخلوقات نے گریہ کیا، ایک اور زیارت میں اس طرح فرمایا: اے اباعبداللہ! آپ کا خون خلد بریں میں جاٹھہرا، آپؑ کے قتل پر عرش کے پائے کانپ اٹھے آپ کے لئے ساری مخلوقات نے گریہ کیا سات آسمانوں نے سات زمینوں نے آپؑ پر گریہ کیا اور جو کچھ آسمانوں اور زمین میں رہائش رکھنے والے ہیں اور جو ان کے درمیان ہیں ان سب نے گریہ کیا ہمارے رب کی مخلوقات جو جنت اور جہنم میں ہیں اور وہ مخلوقات جن کو دیکھا جاسکتا ہے اور جن کو دیکھا نہیں جاسکتا سب نے گریہ کیا۔

ہم زیرِ نظر اداریہ میں یہ تحریر کرنا چاہتے ہیں کہ حضرت امام حسین علیہ السلام کا حضرات معصومین علیہم السلام نے کس طرح سوگ منایا۔ محرم الحرام کے ایام کیسے گزارے؟ ہمیں یہ ایام گزارنے کی کیسے تاکید فرمائی؟ نیز اس گریہ، ماتم، چہرہ پیٹنے، رنج و غم اور مجالس عزاء بپا کرنے کا اجر و ثواب کیا ہے؟

ہم نے یہ سب کچھ اپنی روایات کو برقرار رکھتے ہوئے ثقہ اور مصدقہ کتب سے نقل کیا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں اس غم کو اپنی آئندہ نسلوں کو سپرد کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں غمِ حسین علیہ السلام کے سوا دنیا کا کوئی غم نہ دے۔ (آمین)

حضرت پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ: ''بلاشک وشبہ میرے فرزند حسینؑ کے قتل ہونے کی وجہ سے مومنوں کے دلوں میں ایک غم واندوہ کی چنگاری سلگتی رہتی ہے جو کبھی ٹھنڈی نہ ہوگی''۔

حضرت پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سیدۃ نساء العالمین فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا سے ارشاد فرمایا: ''اے فاطمہؑ! قیامت کے دن ہر آنکھ روتی ہوئی ہوگی مگر جو آنکھ میرے بیٹے حسینؑ کے مصائب پر روتی رہی ہوگی تو وہ رونے والے ہنستے مسکراتے چہروں سے قیامت کے دن آئیں گے''

حضرت امام حسین علیہ السلام فرماتے ہیں: ''میں کشتہ اشک ہوں جو مومن بھی مجھے یاد کرے گا تو وہ مجھے یاد کرتے ہی رو دے گا''۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: ''بہت زیادہ گریہ کرنے والے پانچ معصومینؑ ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام۔ حضرت یعقوب علیہ السلام۔ حضرت یوسف علیہ السلام۔ حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا اور حضرت امام علی ابن الحسین علیہ السلام''

حضرت امام علی ابن الحسین علیہ السلام نے چالیس سال گریہ فرمایا۔ جب آپؑ کے سامنے پانی لایا جاتا تو آپؑ گریہ فرماتے یہاں تک کہ ایک دن آپؑ کے غلام نے عرض کیا: اے فرزند رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں ڈرتا ہوں کہ کہیں روتے روتے آپؑ کی جان نہ چلی جائے۔ آپؑ نے ارشاد فرمایا:

''میں وہ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے اور میری آنکھوں میں تو اولادِ فاطمہؑ کی مقتل گاہ ہے تو میرا گریہ کیوں کم ہو؟''

حضرت امام علی زین العابدین علیہ السلام دن کو روزہ اور رات کو عبادت میں ہوتے تھے جب غلام افطاری کے وقت کھانا اور پانی لاتا تو امام سید الساجدینؑ فرماتے ''حضرت پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیٹے کو بھوکا پیاسہ شہید کیا گیا''۔ الغرض آپؑ کی آنکھوں میں ہمیشہ اشک رواں رہتے اور آخر کار روتے روتے اس دارِ فنا سے دارِ بقاء کی طرف چلے گئے۔

حضرت امام سید الساجدین علیہ السلام کا ارشاد ہے: ''جس کی آنکھوں سے ہمارے مصائب پر ایک آنسو کا قطرہ نکل آئے تو اللہ تعالیٰ اسے ایک آنسو کے بدلے جنت عطا کرے گا اور جس کے آنسو مسلسل چھلک پڑیں تو حضرت امام حسین علیہ السلام کے ہمراہ شہید ہونے والے اصحاب کے برابر ثواب ملے گا اور جس کے آنسو اس کے رخساروں پر بہہ نکلیں تو اس کا اجر جنت الفردوس کے علاوہ صرف ہمارے اور اللہ تعالیٰ کی ذات کے علم میں ہے اگر تمہیں ہم پہ رونے کے ثواب کا علم ہو جاتا تو تمہارے سینے خوشی سے پھٹ جاتے''۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ: ''ہمارے مومن پر لازم ہے کہ وہ حضرت امام حسین علیہ السلام پر گریہ کرے، ماتم کرے اور اپنے گھر والوں کو بھی حکم دے کہ وہ بھی اپنے امامؑ پر گریہ کریں، گھروں میں مجالس کا انعقاد کرے اور پھر جب روزِ عاشور ہو تو اپنے گھر سے نکل کر بازاروں میں جائیں اور لوگوں کے ساتھ مل کر حضرت امام حسین علیہ السلام کی عزاداری کریں، عاشور کے دن یاد رکھو! حضرت امام حسین علیہ السلام کی مجلس کرنا، ماتم کرنا ہر مومن کی ذمہ داری ہے''۔

یاد رکھو! کوئی شخص بھی ایسا نہیں کہ جس کے پاس ہمارا ذکر کیا جائے اور اس کی آنکھوں سے آنسو نہ نکلیں اور جس آنکھ سے مچھر کے پر کرنے جتنا آنسو بھی نکل آئے تو اللہ تعالیٰ اس کے اس آنسو کے عوض اُسے جنت میں گھر عطا کرے گا اور اس کا یہی آنسو آتشِ جہنم سے اس کے لئے ڈھال کا کام دے گا۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کے ہاں مجلس برپا تھی خود امام علیہ السلام بلند آواز سے گریہ کر رہے تھے آپؑ نے ساتھ بیٹھنے والے سے پوچھا تو گریہ کیوں نہیں کر رہا اس نے آنسوؤں سے تر رومال دکھا کر کہا فرزندِ رسولؐ میں گریہ کر رہا ہوں آپؑ نے ارشاد فرمایا ایسے بلند آواز سے گریہ کر جس طرح مجلس میں، میں اور جنت میں میری جدہ سیدہ زہراء سلام اللہ علیہا گریہ فرما رہی تھیں۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے فرمایا: ''اے جعفرؑ! میرے مال میں سے اتنی مقدار مخصوص کرنا کہ اس سے حج کے دنوں میں منیٰ کے مقام پر میرے اوپر رونے اور نوحہ کرنے والی عورتوں کو مقرر کرنا اور اس عمل کو میرے بعد آٹھ سال تک جاری رکھنا''۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: ''واقعہ کربلا اور شہادت حضرت امام حسین علیہ السلام کے بعد ہمارے گھروں میں تین سال تک مسلسل سوگ منایا گیا، ہماری مخدرات عصمت نے نہ بالوں کو کنگھی دی اور نہ ہی نوحہ پڑھنے کے سوا کوئی کام رہا، یہاں تک کہ ہمارے قاتلوں کے سران گھروں میں پہنچائے گئے''

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے شاعر ابوہارون مکفوف سے روایت ہے کہ میں ابوعبداللہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمتِ اطہر میں حاضر ہوا آپؑ نے فرمایا کہ حضرت امام حسین علیہ السلام کے مصائب کے اشعار سناؤ میں نے تحت اللفظ اشعار پڑھے تو آپؑ نے ارشاد فرمایا:

''اے ابوہارون! اس طرح نہیں بلکہ اُسی لحن سے شعر پڑھو جس طرح تم حضرت امام حسین علیہ السلام کی قبر مقدس پر پڑھا کرتے ہو''۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس روز عاشور آپؑ کے اصحاب جمع تھے تو انہوں نے دیکھا کہ آپؑ کا رُوئے مبارک زرد ہو رہا تھا اور آپؑ پر رنج وغم کے آثار اتنے نمایاں تھے کہ ہمیں آپؑ کی جان جانے کا خطرہ لاحق ہوا۔ ہم نے عرض کیا کہ اے فرزند رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آج آپؑ کی کیفیت ناگفتنی ہے۔ خدانخواستہ کہیں آپؑ ہمیں داغِ مفارقت تو نہیں دے رہے۔ آپؑ کے آنسو مسلسل رخساروں سے بہہ رہے تھے یہ سن کر آپؑ نے بلند آواز سے گریہ فرمانا شروع کیا اور ارشاد فرمایا کہ: ''کیا تمہیں معلوم نہیں کہ آج ہماری ہتک عزت کا دن ہے آج ہمارے جدامجد حضرت امام حسین علیہ السلام اور ان کے خاندان واصحاب کو بھوکا پیاسہ شہید کیا گیا۔ آج کے دن ہمارے ناموس کی توہین کی گئی۔ آج کے دن ہمیں اتنی اذیت دی گئی کہ اس کے بعد چالیس دنوں تک آسمان سے خون برستا رہا اور جس پتھر کو اٹھایا جاتا اس سے خون جاری ہو جاتا میرے جدامجد سیدالشہداء حضرت امام حسین علیہ السلام پر جی بھر کر گریہ کرو، ماتم کرو اس کا اجر ہمارے اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے''۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں: ''کسی نے حضرت امام حسین علیہ السلام کے مصائب میں ایک شعر لکھا یا پڑھا اور اس پر خود رویا یا کسی دوسرے کو رُلایا تو اللہ تعالیٰ اس کے عوض اس کی بخشش ومغفرت فرمائے گا اور جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے گا''۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں: ''اللہ تعالیٰ ہی کے لئے حمد وتوصیف ہے کہ جس نے ایسے لوگ قرار دیئے جو ہمارے پاس آتے ہیں اور ہماری شان بیان کرتے ہیں اور ہمارے مصائب پر آہ وزاری کرتے ہیں اور گریہ کر کے محمدؐ وآل محمد علیہم السلام کی نصرت کر کے ان کی خوشنودی حاصل کرتے ہیں ان لوگوں کا انتخاب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے''۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے مسمع نامی صحابی سے جو ایام عزا میں بے تحاشہ گریہ کر کے منہ پیٹ رہا تھا ارشاد فرمایا: ''اے مسمع! اللہ تعالیٰ تیرے آنسوؤں پر اپنی رحمت نازل فرمائے آگاہ رہو کہ تم ان لوگوں میں سے قرار پائے ہو جو ہماری خاطر عزاداری بپا کرتے ہیں۔ ہماری وجہ سے پریشان ہوتے ہیں، غم زدہ رہتے ہیں۔ تم ان لوگوں میں سے ہو جو ہماری خوشی میں خوش رہتے ہیں اور ہمارے غم میں غمگین رہتے ہیں آگاہ رہو! کہ تمہارے اس عمل کی وجہ سے تمہارے انتقال کے وقت میں اور میرے آباء واجداد تمہارے پاس ہوں گے''۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ایام عزا میں سجدہ کے دوران یہ دعا فرما رہے تھے کہ: ''اے اللہ عزوجل! ہمارے اوپر آنے والے مصائب کی وجہ سے جن کی آنکھوں میں آنسو چھلک جاتے ہیں ان پر اپنی رحمت نازل فرما! جو ہمارے مصائب پر غم سے نڈھال ہیں ان پر رحم فرما! جن کے جسم ہماری وجہ سے رنگ بدل جاتے ہیں، جن کے دل ہمارے غم میں گُوھتے ہیں، جلتے ہیں، بے چین وبے تاب ہوتے ہیں۔ اے اللہ! ہم پر رونے والوں کی چیخوں، آہوں، سسکیوں پر رحم فرما۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام اپنے مصائب پر گریہ کرنے والوں کو فرما رہے تھے: ''یاد رکھو! ہم محمدؐ وآل محمد علیہم السلام پر ڈھائے جانے والے ظلم پر جو شخص غمزدہ رہتا ہے تو اس کی ہر سانس تسبیح شمار ہوتی ہے، ہمارے لئے فکرمند ہونا عبادت ہے اور ہمارے اسرار کو چھپانا اللہ کی راہ میں جہاد ہے، میری اس بات کو ''سونے'' سے تحریر کر لیا جائے''۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: ''جو شخص ہمارے ناحق بہائے گئے خون پر رویا، جو ہمارے حق چھن جانے، ہماری ہتک عزت و آبرو پر گریہ کناں رہا، جو ہمارے کسی شیعہ کے خون بہنے، حق دبانے یا اس کی توہین کئے جانے پر رویا، تو ان حوالوں سے گریہ کرنے والے شخص کو اللہ تعالیٰ اپنی جنت کی نعمتوں سے مالا مال کر دے گا اور اسے مستقل سکون عطا کرے گا۔ یاد رکھو ہر عمل کے لئے ثواب کی مقدار معین ہے مگر ہماری خاطر بہائے جانے والے آنسوؤں کا ثواب بے حساب و بے کراں ہے۔ ہم گریہ کرنے والے کو اللہ تعالیٰ کوثر سے سیراب کرے گا ہم پر گریہ کرنا، ہمارے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ عمل ہے''۔

جب محرم کا چاند طلوع ہوتا تھا تو حضرت امام علی رضا علیہ السلام اپنا عمامہ اور نعلین مبارک اتار دیتے تھے اور پا پیادہ رہتے تھے اور آپؑ کے ہاں دیگر مومنین کے ہاں مجالس کا اہتمام ہوتا تھا جس میں آپؑ شرکت فرماتے تھے۔ حضرت امام علی رضا علیہ السلام کا ارشاد ہے: ''جو شخص روز عاشور مصیبت، غم و حزن اور رونے پیٹنے میں گزارے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے لئے کامیابی و کامرانی کا دن قرار دے گا''۔ محرم الحرام میں آپؑ اپنے شاعر دعبل خزاعی سے فرماتے کہ ''اے دعبل! تم ہمارے مصائب میں کوئی شعر سناؤ کیونکہ یہ دن ہمارے لئے غم واندوہ کے ایام ہیں ان دنوں میں آنے والے مصائب پر ہم آج تک غمزدہ ہیں''

اے دعبل! جب تک زندہ رہو اپنے اشعار کے ذریعہ ہماری مدد کرنے میں کوتاہی نہ کرنا جس قدر ہو سکے ہمارے فضائل و مصائب بیان کرتے رہنا۔

حضرت امام علی رضا علیہ السلام نے ابن شبیب سے فرمایا: ''اگر تم کسی وجہ سے رونا چاہو تو پھر حضرت امام حسینؑ ابن علی علیہ السلام کے لئے گریہ کرو کیونکہ حضرت امام حسین علیہ السلام کو اس طرح ذبح کیا گیا جس طرح گوسفند کو ذبح کیا جاتا ہے۔ اے ابن شبیب! اگر تم نے حضرت امام حسین علیہ السلام کے مصائب پر اتنا گریہ کیا کہ تیرے آنسو تیرے رخساروں پر جاری ہو گئے تو اللہ تعالیٰ ہمارے اس مظلوم سید الشہداءؑ پر رونے کے عوض تیرے چھوٹے بڑے، تھوڑے یا زیادہ سب گناہوں کو بخش دے گا''

حضرت امام علی رضا علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں: ''اگر تم یہ چاہتے ہو کہ تم ہمارے بلند درجات میں جنت الفردوس میں ہمارے ساتھ رہو تو پھر ہمارے غم اور مصائب میں غمزدہ رہو اور ہماری خوشی میں خوش وخرم رہو اس طرح کے شخص کا دل قیامت کے دن مردہ نہیں ہوگا۔ ہم تم لوگوں کو محرم میں عزاداری کے لئے اس لئے تاکید کرتے ہیں کہ کہیں تم محرم کو بھی غدیر کی طرح بھول نہ جاؤ'' حضرت امام علی رضا علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں: ''جب محرم کا چاند طلوع ہو جاتا تو میرے والد حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام تبسم تک نہ فرماتے بلکہ پریشانی، غم واندوہ، رنج والم اور سوگواری کی کیفیت آپؑ پر طاری رہتی، روز عاشور آپؑ رونے اور پیٹنے میں گزارتے''۔

حضرت امام علی رضا علیہ السلام ایام محرم میں گریہ فرماتے اور کہتے کہ ''اے اللہ! ان آوازوں پر رحم کر جو ہمارے مصائب میں بلند ہوتی ہیں''۔

حضرت امام زمانہ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کا ارشاد ہے کہ: ''مجالس حضرت امام حسین علیہ السلام میں گریہ کرتے وقت میرے ظہور کی دعا کرو تو اللہ تعالیٰ میرے ظہور کو قریب کر دے گا''۔

اللہ تعالیٰ حضرت امام حسین علیہ السلام کے اس سوگوار امامؑ کو جلد از جلد اذنِ ظہور عطا فرمائے اور انہیں اُس خونِ ناحق کا مکمل انتقام لینے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں ان دشمنوں سے انتقام لیتے وقت اللہ تعالیٰ حضرت قائم آل محمد عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے انصار میں قرار دے اور ہماری کوتاہیوں، گناہوں کو معاف کرتے ہوئے غم حسین علیہ السلام میں دائمی گریہ کی توفیق عطا فرمائے۔ ہمیں اپنے آپ کو حضرت حجت آل محمد (عج) کے ظہور کی دعا کو اپنی ترجیحی اور اولین دعاؤں میں شامل کرنا چاہیے اور ہر وقت اپنے آپ پر، خاندان پر، عزیز و اقارب پر حضرت امام زمانہ (عج) کی طاہر و اطہر ذات کو ترجیح دینا چاہیے اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا صرف پابند ہی نہیں ہونا چاہیے بلکہ اس کی مکمل تبلیغ و ترویج کرنی چاہیے اللہ تعالیٰ ہمیں معصومین علیہم السلام کے حکم کے مطابق اپنی کردار سازی کرنا چاہیے تاکہ ہمارے وقت کا امامؑ ہم پر راضی ہو۔

معزز قارئین! اس طویل تحریر میں ہم نے حضرات معصومین علیہم السلام کے بیانات سے یہ باتیں آپ پر واضح کر دی ہیں کہ حضرت امام حسین علیہ السلام وہ مظلوم ہیں جن پر کائنات کی ہر شئی نے گریہ کیا ہے اور اب بھی گریہ کناں ہے بس ہمیں بھی اختیاری طور پر اس مظلوم کو یاد کر کے اس طرح گریہ زاری کرنی چاہیے کہ معصومین علیہم السلام ہم سے راضی ہو جائیں اور حضرت امام حسین علیہ السلام کی اماں پاک سلام اللہ علیہا اور آپؑ کی مظلومہ بہن سیدہ زینب سلام اللہ علیہا ہمارے لئے دعائیں دیں اور عزاداری کے حقیقی وارث حضرت صاحب العصر والزمان عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی خدمت اقدس میں ہمارا شمار تعزیت پیش کرنے والوں سے ہو جائے۔

صلوات کامله

یَارَبَّ مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ — صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ

اے محمد و آل محمد کے رب جلیل — محمد اور آل محمد پر صلوات بھیج

وَعَجِّلْ فَرَجَ آلِ مُحَمَّدٍ — اور آل محمد کی کشائش (حکومت کے قیام) میں جلدی فرما۔

نوٹ: بعض عاملین کا تجربہ ہے کہ جو شخص اس صلوات کو روزانہ 313 مرتبہ پڑھے اسے امام زمانہ (عج) کی زیارت نصیب ہوگی۔

دعائے سلامتی امام زمانہ (علیہ السلام)

اَللّٰھُم کُنْ لِوَلِیکَ الحُجَةِ بنِ الحَسَنِ — صَلَوَاتُکَ عَلَیْهِ وَعَلٰی آبائِهِ

اے اللہ تو اپنے ولی حضرت حجت ابن حسن عسکری — تیری صلوات ان پر اور ان کے آباء اجداد پر صبح و شام اور ہر آن ہو

فِی هٰذِهِ السّاعَةِ وَفِی کُلِّ ساعَةٍ — وَلیّاً وحَافِظً وقَائِداً وناصِراً وَدَلیلاً وَعَیْناً

کا اس گھڑی میں اور ہر آن میں سرپرست ونگہبان — حامی راہنما مددگار دیکھنے والی آنکھ اور سرپرست

حَتّٰی تُسْکِنَهُ اَرْضَکَ طَوْعاً وتُمَتِّعَهُ فِیهَا طَوِیلاً

بنا رہے یہاں تک کہ توں اسے اپنی زمین میں اختیار کے ساتھ سکونت عطاء فرما اور یہ کہ تو اسے اپنی زمین میں لمبی مدت تک فائدہ پہنچا۔

سات سلام

- سَلَامٌ عَلٰی نُوحٍ فِی الْعَالِمِینَ.
- سَلَامٌ قَولاً مِن رَبٍ رَحِیم.
- سَلَامٌ عَلٰی اِبرَاهِیمَ.
- سَلَامٌ عَلٰی مُوسیٰ وَهَارُونَ.
- سَلَامٌ عَلٰی آلِ یٰسِینَ.
- سَلَامٌ عَلَیکُم طِبتُم فَادخُلُوهَا خَالِدِینَ.
- سَلَامٌ هِیَ حَتیٰ مَطلِعَ الفَجرِ ○

سات سلام پڑھنے کے فوائد ا۔ ایسا پھوڑا پھنسی جو نہ پھٹ رہا ہو اس پر دم کرنے سے وہ پھٹ جائے گا اور درد سے افاقہ ہوگا۔ ۲۔ بچھو ڈسنے کی جگہ دم کرنے سے زہر کا اثر ختم ہو جائے گا۔ ۳۔ جو چھوٹا بچہ زیادہ روتا ہو یا بیمار ہو یا ماں کا دودھ نہ پیتا ہو لکھ کر اس کے گلے میں ڈال دیں۔ ۴۔ جو بچہ ڈرتا ہو اس پر دم کریں وہ نہیں ڈرے گا۔ ۵۔ جس کے دانت میں درد ہو اس کے دانت پر انگلی رکھ کر دم کر دیں درد ختم ہو جائے گا شرط یہ ہے کہ دم کرنے سے پہلے اس سے وعدہ لیں کہ وہ کوئی ایک چیز پوری زندگی نہیں کھائے گا





حضرت ولی عصر عج اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کیلئے دعاء کرنے

ظاہری اور روحانی فوائد

از...... سید انتصار مہدی

❁ عمر کی طولانی ہونے کا سبب ہے۔

❁ دعا مانگنا ایک قسم کا امام زمانہ علیہ السلام کا جو ہم پر حق بنتا ہے اسے ادا کرنا ہے۔

❁ آپؑ کیلئے دعا کرنے والے کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی شفاعت نصیب ہوگی۔

❁ دُعا کرنے والے کی خدا مدد فرمائے گا۔

❁ دعا کرنے سے امام زمانہ علیہ السلام خوش ہوتے ہیں اور امامؑ کے دل کو خوش کرنا بہت ثواب ہے۔

❁ جو شخص امام علیہ السلام کے لیے دعا مانگتا ہے تو امامؑ اس کے لیے دعا مانگتے ہیں۔

❁ اس دعا کا ثواب اتنا ملے گا جس طرح کسی نے تمام مومنین و مومنات کے لیے دعا مانگی اور خدا کے فرشتے اس شخص کے لیے دعا مانگتے ہیں۔

❁ دُعا کرنا امام علیہ السلام سے محبت اور دوستی کا اظہار ہے اور یہ اجر رسالتؐ ہے۔

❁ غیبت کے زمانہ میں امام علیہ السلام کے لیے دعا کرنے سے مصائب دور ہوتے ہیں۔

❁ آپؑ کے ظہور کی تعجیل کے لیے دعا کرنا درحقیقت خدا کے لیے پیغمبر اکرمؐ کے لیے کتاب خدا کے لیے، دین خدا کے لیے اور مسلمانوں کے لیے خیر خواہی ہے کیونکہ اس دعا کا ثمر یہی بنتا ہے۔ حضرتؑ کے ظہور کی دعا کا مطلب خدا کے نام کی سربلندی، پیغمبر اکرمؐ کے مشن کے غالب آنے، دین کا غلبہ، مسلمانوں کی کفار سے نجات اور کتاب خدا کے نفاذ کی خواہش ہے جس کے اندر یہ پانچ وصف پائے جائیں۔ رسولؐ فرماتے ہیں میں اس کی بہشت کا ضامن ہوں۔

❁ آپؑ کے لیے دعاء کرنے والے کو مظلوم کی مدد کرنے کا ثواب ملتا ہے۔

❁ پیغمبر اکرمؐ اور حضرت امام علی علیہ السلام کی ہمراہی میں جہاد کرنے کا ثواب ہے۔

❁ آپؑ کے ظہور کی دعا سے آپ ایک ایسے عمل میں شریک ہو جاتے ہیں کہ جس عمل کا ثواب تمام اعمال سے زیادہ ہے اور وہ ہے امام حسین علیہ السلام کے خون کا بدلہ چکانا ہے۔

❁ دعا کے معنوی فوائد کے علاوہ بہت سارے ظاہری فائدے بھی ہے۔ سب سے اہم بات یہ ہے کہ دعا کرنے والا اپنے اندر آمادگی محسوس کرنے لگتا ہے کہ وہ ایک بہت بڑے انقلاب کے لیے تیاری بھی کرتا ہے۔ خداوند ہم سب کو توفیق دے کہ ہم آپ علیہ السلام کی آمد اور آپ علیہ السلام کے ظہور کے لیے سچے دل سے دعا کرنے والے ہوں اور آپ کے ظہور کے مقدمات مہیا کرنے میں اپنا کردار ادا کر سکیں۔ فقط دعاء کے کلمات کو زبان پر ادا کرنے کی حد تک نہ رکھیں۔

❁ آئمہ اطہار علیہم السلام سے جو دعائیں منقول ہیں ان کے مفاہیم پر توجہ دینے میں آپ علیہ السلام کی عالمی حکومت کا خاکہ، آپؑ کی پالیسیاں، آپؑ کے انصار اور معاونین کی ذمہ داریوں کا بھی ادراک ہوتا ہے اور یہ بہت بڑا فائدہ ہے۔ اس لیے روایات میں ہے کہ آئمہ اطہار علیہم السلام سے اس باب میں جو دعائیں منقول ہیں ان کو پڑھا جائے ویسے تو اپنی زبان میں بھی دعا مانگ سکتے ہیں لیکن جو انداز دعاء آئمہ اطہار علیہم السلام کا رہا ہے اس سے جو فوائد مقصود ہیں ان سے ہم بے بہرہ ہوں گے۔ (بحوالہ عصر ظہور)

☆☆......☆......☆☆

قرآن کے ذریعے مختلف بیماریوں کے علاج

بیمار کی صحت کے لیے پانی کے برتن پر چار (۴) بار سورہ حمد پڑھیں اس پانی میں سے کچھ اس مریض پر چھڑکو اور صدقہ دو جو شخص صدقہ کے بارے میں پوچھے کہو کہ فلاں مریض کی شفاء یابی کے لیے دعا کرو۔

درد کے لیے ۷۰ بار سورہ حمد کا پڑھنا ہر قسم کے درد کے لے شفا ہے۔

سورہ مدثر اس سورہ کو ہمیشہ پڑھتے رہنا حاجت کے پورا ہونے کا موجب ہے اگر حفظ قرآن کی نیت سے پڑھے تو حافظ قرآن بن جائے گا

حاجت کے پورا ہونے کے لیے اگر سورہ والضحیٰ کو ۴۰ بار بلا فاصلہ اور درمیان میں کوئی دوسری بات کئے بغیر اور رو بقبلہ بیٹھ کر باوضو ہو کر دن رات مثلاً شب جمعہ اور روز جمعہ کو یہ سورہ جس نیت سے پڑھی جائے اس کی حاجت پوری ہوگی۔ گمشدہ چیز ملے گی، نہ ملنے والا قرض واپس مل جائے گا۔

کسی کو اپنے سے دور کرنے کے لیے اگر کسی کو اپنے آپ سے دور کرنا مقصود ہے تو ۹ بار سورہ کوثر کو پڑھ کر اس کی طرف دم کرو۔ وہ اپنے اختیار سے آپ سے دور چلا جائے گا۔

☆☆☆☆☆

حضرت امام زمانہ علیہ السلام کی غیبت کے دور میں ہماری ذمہ داریاں



"امام زمانہ اور ہماری ذمہ داریاں" سے حسین بانو کا انتخاب

- حضرت امام مہدی علیہ السلام کی مظلومیت اور اپنی رعیت سے دور ہونے پر غمگین اور افسردہ خاطر رہنا۔
- آپ علیہ السلام کے ظہور اور آپؑ کی فرج وفتح کی انتظار کرنا کیونکہ یہ افضل ترین اعمال سے ہے۔
- آپ علیہ السلام کے رعیت سے دور رہنے اور آپ کی مظلومیت کو یاد کر کے گریہ کرنا۔
- آپ علیہ السلام کے معاملہ میں تسلیم ہو ان کے بارے میں جلدی نہ کرے یعنی یہ نہ کہتا ہو کہ ان کا ظہور کیوں نہیں ہو رہا اب تو ظہور ہو جانا چاہیے تھا یہ تو زیادتی ہے، ظلم ہے، بلکہ خداوند کی حکمت اور مصلحت کے تحت وہ غائب ہیں اس پر رضایت اور سر تسلیم خم کرنا چاہیے، اعتراض کے طور پر زبان شکوہ نہ کھولی جائے۔
- مال کے ذریعہ حضرت علیہ السلام کے ساتھ اپنے تعلق کا اظہار کریں۔
- حضرتؑ کی سلامتی کی نیت سے صدقہ دینا۔
- اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنا کہ آنحضرتؑ کی معرفت نصیب کرے۔
- آپ علیہ السلام کی صفات کو جاننا ہر حالت میں حضرت علیہ السلام کی نصرت اور مدد کرنے پر آمادہ رہنا آپ کے فراق پر گریہ کناں ہوں۔
- اگر استطاعت رکھتا ہو تو عید قربان کے موقع پر امام زمانہ علیہ السلام کی نیابت میں قربانی کرے۔
- حضرت علیہ السلام کا جو اصلی نام ہے وہ رسول اللہؐ والا نام ہے احترام کے لیے حضرتؑ کا نام نہ پکارے بلکہ آپؑ کے جو القاب ہیں ان میں سے کسی لقب کے ذریعے آپؑ کو پکارے۔
- جب حضرتؑ کا نام لیا جائے تو آپؑ کے احترام کے لیے کھڑا ہو جانا چاہیے خاص کر جب آپؑ کے القاب میں سے "قائم" کا لقب پکارا جائے تو استقبال کے لے کھڑے ہو جائیں۔
- مشکلات میں حضرت علیہ السلام کو وسیلہ قرار دے کر آپؑ کی خدمت میں اپنی حاجات پر مشتمل عریضہ ارسال کرے۔ عریضہ یا تو آئمہ اطہار علیہم السلام اور حضرت پیغمبرؐ کی ضریحوں میں ڈالا جائے یا دریا، سمندر، کنووں میں ڈالا جائے۔ حضرت خضرؑ کو اس عریضہ کے پہنچانے کا وسیلہ بنایا جائے یا آپؑ کے نواب اربعہ سے کسی ایک کو وسیلہ قرار دیا جائے۔
- خدا سے سوال کرتے وقت خداوند کو امام زمانہ علیہ السلام کے حق کی قسم دی جائے اور حضرت علیہ السلام کو اپنا شفیع اور سفارشی بنائے۔
- دین پر مستحکم رہے اور مضبوطی سے دین کو تھامے رکھے۔ کافروں کے پروپیگنڈے کا اثر نہ لے۔ باطل کی رنگینیوں پر نہ جائے۔
- دنیاداروں کے ساتھ زیادہ میل جول اور آمد و رفت نہ رکھے۔
- آپ علیہ السلام پر درود وسلام زیادہ بھیجا جائے ہر نماز کے بعد آپؑ پر سلام پڑھا جائے۔
- آپ علیہ السلام کے فضائل و کمالات کو بہت بیان کیا جائے کیونکہ آپ اس دور میں ولی نعمت ہیں اور خداوند کی تمام ظاہری اور باطنی نعمتوں میں آپ ہی واسطہ ہیں۔
- آپ علیہ السلام کے جمال مبارک کی زیارت کا اشتیاق رکھنا اور اس شوق کا اظہار کرنا۔
- آپ علیہ السلام کی معرفت حاصل کرنے پر آمادہ کرنا کافی ہے۔
- دشمنوں کی طرف سے جو مصائب آئیں ان کو برداشت کیا جائے۔ مصائب اور مشکلات کا ڈٹ کر مقابلہ کیا جائے۔
- مومنین اپنے نیک اعمال کو امام زمانہ علیہ السلام کی خدمت میں بطور ہدیہ پیش کریں۔
- آپ علیہ السلام کی زیارت پڑھنا۔
- آپ علیہ السلام کے لیے آپؑ کے ظہور میں تعجیل کے لیے آپؑ کی سلامتی کیلئے آپؑ کے مصائب دُور ہونے کے لیے دعائیں مانگنا۔

☆☆......☆......☆☆

ایام ہفتہ کیلئے خصوصی اوراد

ہفتہ	ایک سو مرتبہ	یَارَبَّ الْعَالَمِیْنَ
اتوار	ایک سو مرتبہ	یَا ذَالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام
سوموار	ایک سو مرتبہ	یَا قَاضِیَ الْحَاجَاتِ
منگل	ایک سو مرتبہ	یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ
بدھ	ایک سو مرتبہ	یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ
جمعرات	ایک سو مرتبہ	لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْمَلِکُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ
جمعہ	ایک سو مرتبہ	اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ وَعَجِّلْ فَرَجَهُمْ



۳۴ مرتبہ "اللہ اکبر" ۳۳ مرتبہ "الحمد للہ" اور ۳۳ مرتبہ "سبحان اللہ"

تسبیح حضرت سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا



مرتب: پروفیسر سیدہ تنویر فاطمہ

❁ کتب فریقین میں ہے کہ حضرت سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کو کام کاج میں دقت محسوس ہوتی تھی تو آپؑ نے حضرت امیر المومنینؑ کے ارشاد کے مطابق اپنے پدر بزرگوار سے ایک کنیز طلب کی جس پر حضرت نبی اکرمؐ نے ارشاد فرمایا کہ اے سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا! میں تم کو ایسی چیز تعلیم کرتا ہوں جو کنیز سے بہتر ہے۔ وہ یہ ہے کہ ۳۴ مرتبہ "اللہ اکبر" ۳۳ مرتبہ "الحمد للہ" اور ۳۳ مرتبہ "سبحان اللہ" پڑھا کرو۔

❁ مولانا حکیم سید ذاکر حسین سیرت سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا میں ص ۱۸۲ پر لکھتے ہیں "بعض کتب مناقب میں تسبیح حضرت سیدہؑ کی یہ شان نزول اس طرح بیان ہوئی ہے کہ جب لوگوں نے جناب سیدہؑ کے عقد کی خواستگاری کی تو حضرت نبی کریمؐ نے یہ جواب دیا کہ آج کی شب جس کے گھر میں ستارہ اترے گا اس سے سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کا عقد کیا جائے گا۔

یہ خبر مدینے میں پھیل گئی اور وہ رات عجب چہل پہل میں گزری تمام لوگ اپنے اپنے کوٹھوں پر جاگ رہے تھے قریب سحر ایک ستارہ آسمان سے زمین پر اترتا ہوا نظر آیا جناب سیدہ سلام اللہ علیہا نے جب ستارہ کو آسمان سے اترتے دیکھا تو آپ کی زبان اطہر سے نکلا۔۔۔۔۔ اللہ اکبر۔۔۔۔۔

اس کلمہ کی آپ تکرار فرماتی رہیں یہاں تک کہ ستارہ خانہ علیؑ پر نازل ہوا اور ساکن رہا۔

اس عرصے میں آپؑ کی زبان مبارک سے برابر کلمہ "الحمد للہ" جاری رہا پھر اس ستارہ نے جانب عرش رجوع کیا اس وقت آپؑ کی زبان مبارک سے۔۔۔۔۔ سبحان اللہ۔۔۔۔۔ جاری ہوا حالت نزول میں آپؑ نے ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر کہا اور حالت قیام وسکون میں ۳۳ مرتبہ "الحمد للہ" کہا اور حالت واپسی میں ۳۳ مرتبہ "سبحان اللہ" کہا آپ کا یہی عمل تسبیح سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے نام سے موسوم ہوا ہے اور اسی کے تعقیب کے طور پر پڑھنے کی معصومینؑ کی طرف سے تاکید کی گئی ہے"۔

❁ حضرت امام جعفر صادقؑ کا ارشاد ہے کہ ہم اپنے چھوٹے بچوں کو حضرت سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کی تسبیح کا امر اس طرح دیتے ہیں جیسا کہ ہم ان کو نماز کا حکم دیتے ہیں پس اس کو ترک نہ کرنا کیونکہ جو اسے ہمیشہ پڑھتا رہے گا وہ بد بخت اور شقی نہ ہوگا۔

❁ روایت معتبرہ میں ہے وہ ذکر کثیر جس کا خداوند تعالی نے قرآن مجید میں حکم دیا ہے وہ حضرت سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کی تسبیح ہے جو شخص نماز کے بعد ہمیشہ اس تسبیح کو پڑھے اس نے اللہ تعالی کو بہت یاد کر لیا۔ اور اس نے ذکر کثیر کیا۔

❁ حضرت امام محمد باقرؑ سے مروی ہے کہ جو شخص حضرت سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کی تسبیح پڑھ کر اس کے بعد استغفار پڑھے تو اللہ تعالی اس کے گناہوں کو بخش دے گا یہ تسبیح پڑھنے کے لحاظ سے تو "۱۰۰" ہے مگر عمل کے ترازو میں ہزار۔۔۔۔۔ شیطان کو دور اور اللہ تعالی کو خوش کرتی ہے۔

❁ حضرت امام جعفر صادقؑ کا ارشاد ہے کہ جو شخص بعد نماز کے تسبیح حضرت سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا پڑھے تو اس کو وہاں سے اٹھنے سے پہلے بخش دیا جائے گا اور اس پر بہشت واجب ہو جائے گی۔

❁ حضرت امام جعفر صادقؑ سے ارشاد ہے کہ میرے نزدیک ہر نماز کے بعد سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کی تسبیح ہر دن ہزار رکعت نماز مستحب پڑھنے سے بہتر ہے۔

❁ حضرت امام محمد باقرؑ سے روایت ہے کہ اللہ تعالی کی عبادت و تمجید تسبیح جناب سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا سے بہتر نہیں کی گئی اور اگر اس سے بہتر کوئی عبادت ہوتی تو حضرت رسول اللہؐ وہی حضرت سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کو عنایت فرماتے۔

❁ سفر سے پہلے یہ تسبیح پڑھ لی جائے تو وہ سفر ہر قسم کے خطرات سے محفوظ رہے گا۔

❁ رات کو سونے سے پہلے یہ تسبیح پڑھ لیں تو پوری رات عبادت میں شمار ہوگی۔

سورہ القدر کے فوائد

✿ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا جو سورہ قدر کو با آواز بلند پڑھے گا گویا اس نے تلوار برہنہ کر کے اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور جس نے دل میں اس سورہ کو پڑھا تو وہ اس طرح ہے جیسے اللہ کی راہ میں ذبح ہو کر اپنے خون میں تڑپ رہا ہو اور جو شخص اسکو دس مرتبہ پڑھے اسکے ایک ہزار گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

✿ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ نئے گھڑے میں پانی ڈال کر شب قدر میں اس پانی پر سورہ قدر تیس دفعہ پڑھی جائے اور اس گھڑے کو لٹکا دیا جائے پس اس سے پانی پیا جائے اور وضو کیا جائے اور کم شدہ پانی کا اس میں اضافہ کیا جاتا رہے تو باعث برکت ہے۔

✿ نیز آپ علیہ السلام نے فرمایا جو شخص اس سورہ کو نماز فریضہ میں پڑھے اسے آواز دی جاتی ہے کہ تیرے سابقہ گناہ معاف ہو گئے ہیں۔

✿ حدیث نبویؐ میں ہے جو شخص اس سورہ کو پڑھے تو اسکو ایک دفعہ پڑھنے کا ثواب ماہ رمضان کے روزوں کے برابر ہے۔



اذکار و اوراد کرنے والوں کے لیے ہدایات

از...... علامہ السید افتخار حسین نقوی النجفی

ہر انسان کی خواہش ہوتی ہے کہ وہ کوئی ایسا ذریعہ اپنائے جس سے اسکے پاس سب کی سب خیر و برکات جمع ہو جائیں۔ اس لیے وہ ہمیشہ اذکار و اوراد کی تلاش میں رہتا ہے اسی خواہش میں پیروں فقیروں اور درویشوں کے دروازوں کے چکر لگاتا رہتا ہے کہ اسے کہیں سے کچھ مل جائے یہی بات سبب بنتی ہے کہ وہ وظائف و اوراد و اذکار روحانی دنیا کے عنوان سے شائع ہونے والی کتابوں، رسالوں، پمفلٹوں سے بھی استفادہ کی کوشش کرتا ہے جہاں سے اسے کچھ ملتا ہے وہ اسے لے لیتا ہے اور عمل کا آغاز کر دیتا ہے۔ چلے کاٹنے میں مصروف ہو جاتا ہے لیکن عام طور پر اسے مطلوبہ نتائج نہیں ملتے اور وہ عمل کی دنیا سے مایوس ہو جاتا ہے اور بعض دفعہ چلہ کشیوں کے ایسے چکر میں پھنستا ہے کہ اپنے حواس کھو بیٹھتا ہے اور دنیا و آخرت سے فارغ ہو جاتا ہے مناسب ہے کہ اعمال کرنے والوں کے لیے آغاز میں کچھ ہدایات درج کر دیں تا کہ ہماری جنتری سے استفادہ کر کے اعمال کرنے والے مایوسی کا شکار نہ ہوں۔ اگر کسی عامل کو کسی مرحلہ پر پریشانی ہو تو وہ ہمارے ساتھ رابطہ کرلے ان کی صحیح راہنمائی کی جائے گی اور ہر قسم کی پریشانی سے "بِحَوْلِ اللهِ وَقُوَّتِهٖ" بچالیا جائے گا۔ بہر حال درج ذیل ہدایات کو سامنے رکھ کر عمل کرنے والا مطلوبہ مقاصد کو جلد حاصل کرلے گا۔

عمل کرنے والے کے لیے ضروری ہے کہ وہ درج ذیل باتوں کا لحاظ رکھے۔

۱۔ واجبات کا تارک نہ ہو اور محرمات کا ارتکاب نہ کرتا ہو۔ بالخصوص عمل کے دوران اس کا خاص خیال رکھے۔

۲۔ کسی ایک ذکر و ورد کا انتخاب کرے بیک وقت کئی اعمال شروع نہ کردے۔

۳۔ عمل میں تسلسل و باقاعدگی ہو۔

۴۔ جن اوراد و اذکار میں عدد کی شرط ہے اس کا خاص خیال رکھا جائے کیونکہ حدیث میں آیا ہے کہ تعداد معین کا مطلب یہ ہے کہ یہ مخصوص عدد "کوڈ" ہوتا ہے اگر اس عدد سے بڑھا دیا گیا یا کم کر دیا گیا تو اس سے نتیجہ حاصل نہیں ہوگا جس طرح چار دندے والی چابی جس تالہ کے لیے ہے وہ اسی کو کھولے گی اگر ایک دندا چابی کا کم ہو گیا یا ایک دندا زائد ہو گیا تو اس چابی سے مطلوبہ تالہ نہ کھل سکے گا

۵۔ جن اوراد و اذکار کے بارے ہے کہ کثرت سے پڑھو تو اس سے مراد ہزاروں اور لاکھوں کی تعداد ہے سینکڑوں کی تعداد مراد نہیں۔

۶۔ عمل شروع کرنے کے فوراً بعد نتیجہ کی انتظار نہ کریں بلکہ کچھ وقت گذرنے کے بعد خود بخود نتیجہ سامنے آئے گا۔ مایوس نہ ہوں۔

۷۔ عمل کرنے میں پوری توجہ ہو۔ ادھر ادھر کے خیالات نہ ہوں مسلسل عمل کرنے کی تاکید اس لیے کی جاتی ہے تا کہ ارتکازی کیفیت حاصل ہو جائے۔

۸۔ کسی مومن کو نقصان دینے کی نیت سے ورد و وظیفہ نہ پڑھا جائے۔

۹۔ خدا کا پورا کلام، اللہ تعالیٰ کے تمام اسماء، آئمہ معصومین علیہم السلام کی دعائیں، انبیاء کی مناجات سب مفید اور انسانی ضروریات کو پورا کرنے کا وسیلہ ہیں اور انسان کی اصلاح اور معنوی ترقی میں معاون ہیں۔ لیکن مختصر ذکر اور ورد کرنا آسان بھی ہوتا ہے اور اسے کثرت سے پڑھنے سے ارتکازی حالت جلدی پیدا ہونے کے امکانات زیادہ ہوتے ہیں اور توجہ الی اللہ کی کیفیت تیزی سے حاصل ہو جاتی ہے جب کہ بڑی بڑی دعاؤں کے پڑھنے میں یہ حالت جلدی حاصل نہیں ہوتی۔ بہر حال ہر کلام کی اپنی افادیت ہے اور روحانی ترقی میں مددگار بھی...... بلکہ جو فوائد بڑی بڑی دعاؤں کے پڑھنے اور قرآنی سورتوں اور آیات کے تلاوت سے حاصل ہوتے ہیں وہ باقی اسماء و اذکار سے حاصل نہیں ہوتے ہیں۔ لیکن عملی تجربہ اور مشاہدہ اس بات کا گواہ ہے کہ ایک عامل جتنا مختصر عمل کا آغاز کرے گا اس کے لیے کامیابی کے راستے کھلنے میں آسانی ہوگی اور جب روحانی سفر کا آغاز ہو جائے تو پھر اگلی منزلیں طے کرنا آسان ہوتا ہے۔

۱۰۔ مختلف اسماء و اذکار و وظائف کے اثرات درج کیے گئے ہیں۔ جو عمل دل پسند ہو اسے شروع کیا جائے اور اسی پر مداومت کی جائے بیک وقت دو تین اذکار سے زائد اذکار شروع نہ کیے جائیں بہتر ہے فقط ایک ورد سے آغاز کیا جائے۔

۱۱۔ اگر کوئی شخص روحانی میدان میں ترقی کی منزلیں طے کرنا چاہتا ہے تو اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ کسی کامل عامل کو اپنے لیے مرشد اور راہنما مقرر کرے جو اسے ہر میدان میں خصوصی ہدایات کے ذریعہ ترقی کی منزلیں طے کرائے۔

۱۲۔ روحانی منازل میں کہیں بھی شریعت سے بغاوت کا تصور نہیں ہے۔ شریعت، طریقت، معرفت، حقیقت سب دین کے دائرہ میں رہنے کے عناوین ہیں روحانیت کا آغاز بھی شریعت سے ہے اور اس کی انتہاء بھی شریعت ہے اسکا وسط بھی شریعت ہے۔

متلاشیان راہ سعادت اور روحانی کمالات کی منازل کے راہی اگر منزل مراد کیلئے مرشد و راہنما کی تلاش میں ہوں تو ہمارے ادارے سے رابطہ کریں ان کی مناسب راہنمائی کی جائے گی۔

☆☆......☆......☆☆



آیت اللہ محمد ری شہری

ترجمہ مولانا محمد علی فاضل

زمانہ کی سعادت یا نحوست کی دلیل قائم نہیں کر سکتے

کسی دن یا زمانہ کے کسی حصہ کی نحوست کا یہ مطلب ہے کہ "اس دوران شر اور بُرائی کے علاوہ کوئی بھی واقعہ رونما نہ ہو، اور انسان کے تمام اعمال یا کم از کم اعمال کا کوئی خاص حصہ اپنے بجا لانے والے کے لئے کسی قسم کی برکت اور اچھے نیک نتیجہ کا حامل نہ ہو" جب کہ ان کی سعادت کے معنی اس کے بالکل برعکس ہیں۔

ہم کسی بھی ذریعہ سے اس قسم کے ایام یا زمانہ کی سعادت یا نحوست کے بارے میں کوئی دلیل قائم نہیں کر سکتے کیونکہ مقدار کے لحاظ سے زمانہ کی فطرت یہ ہے کہ اس کے اجزا اور بعض حصے ایک ہی جیسے ہوتے ہیں۔ یا بالفاظ دیگر ایک ہی چیز ہوتے ہیں، لہٰذا خود زمانہ کے لحاظ سے کوئی بھی دن کسی دوسرے دن سے مختلف نہیں ہوتا جس کی بنا پر ہم یہ کہہ سکیں کہ فلاں دن سعد (نیک) ہے اور فلاں دن نحس (بد) ہے البتہ وہ اسباب وعوامل جو واقعات کے ظہور پذیر ہونے اور انہیں منطقی انجام تک پہنچانے کے لئے موثر ہوتے ہیں اس قدر زیادہ ہیں کہ ہماری معلومات کی ان تک رسائی ناممکن ہے۔ لہٰذا ہمارے لئے یہ بات ناممکن ہے کہ ہم یہ بتا سکیں کہ کون سا زمانہ کن موثر عوامل سے وابستہ ہے؟ نہ ہی ہمارے پاس اس قسم کا کوئی پیمانہ ہے، جس سے ہم زمانہ کے کسی حصہ کو اس کے عامل وسبب سے ماپ سکیں اور یہ بتا سکیں کہ کن عوامل نے زمانہ کے کس حصے پر اپنے اثرات قائم کئے ہیں؟ زمانہ کے کس حصہ کو نحس بنا دیا ہے اور کس کو سعد؟ یہی وجہ ہے کہ اس بارے میں کوئی تجربہ کافی حد تک یہ مشکل حل نہیں کر سکتا اس لئے کہ تجربہ بھی اس وقت ہی فائدہ دیتا ہے جب ہمارے پاس کوئی ایسا کلیہ ہو جس سے ہم کہہ سکیں کہ کسی زمانہ کا فلاں حصہ عوامل واسباب سے خالی ہے، یا فلاں حصہ فلاں عامل سے وابستہ ہے، یا اس طرح سے ہم کہہ سکیں کہ فلاں اثر، فلاں عامل کا نتیجہ ہے۔ نیز کوئی زمانہ ایسا نہیں جو عوام و اسباب سے جدا ہو لیکن یہ عوام ہمارے لئے نامعلوم ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے پاس کوئی ایسا طریقہ نہیں جس سے ہم کسی زمانہ کی سعادت یا نحوست سے انکار کر سکیں اس قسم کی کسی چیز کے نہ ہونے پر کوئی دلیل قائم کر سکیں جس طرح کہ کسی چیز کے ہونے پر کوئی دلیل قائم نہیں کر سکتے، ہر چند کہ ایسی چیز کا وجود بعید ہے، لیکن کسی چیز کے بعید ہونے کا مقصد یہ نہیں کہ وہ چیز بھی محال ہے۔

قرآن مجید میں ایام کی نحوست کا تذکرہ

یہ بات تو تھی عقلی نقطہ نظر سے۔۔۔۔۔اب رہا شرعی نقطہ نظر، تو قرآن مجید میں ایام کی نحوست کا ذکر موجود ہے۔ چنانچہ "سورہ قمر" کی انیسویں آیت میں خداوند تعالیٰ فرماتا ہے "ہم نے ان پر سخت منحوس دن زبردست طوفانی ہوا چلائی"۔ دوسری جگہ سورہ فصلت حم سجدہ ۱۶ میں فرماتا ہے "ہم نے ان (قوم عاد) کی ہلاکت کے لئے منحوس دنوں میں زور کی آندھی چلائی"۔

نحوست کا تعلق صرف اسی زمانہ سے تھا

ہر چند کہ قوم عاد کی داستان سے، جن سے ان مذکورہ دونوں آیات کا تعلق ہے، معلوم ہوتا ہے کہ نحوست و بدبختی کا تعلق صرف اسی زمانہ سے تھا جس میں ہوا عذاب بن کر مسلسل سات راتیں اور آٹھ دن تک ان پر چلتی رہی اور اس عرصہ میں ان پر مسلسل عذاب نازل ہوتا رہا۔ لیکن اس سے یہ بات ثابت نہیں ہوتی کہ زمانہ کی یہ تاثیر اور مداخلت ہمیشہ کے لئے رہتی ہے، یا ہر سال اسی ہفتہ میں وہی نحوست واقع ہوتی ہے۔ یہی چیز آیات سے بخوبی معلوم ہوتی ہے، ورنہ سارے کا سارا زمانہ منحوس ہوتا اور ماہ وسال کی اس میں کوئی قید نہ ہوتی۔ نحس زمانہ کے مقابلہ میں سعد ایام کا تذکرہ بھی قرآن مجید میں ملتا ہے، ارشاد ہوتا ہے "قسم ہے کتاب مبین کی کہ ہم نے اسے بابرکت رات میں نازل فرمایا ہے" (سورہ دخان ۲) اس رات سے مراد لیلۃ القدر ہے، جس کی تعریف اللہ تعالیٰ نے ان الفاظ کے ساتھ فرمائی ہے "شب قدر ہزار مہینہ سے بہتر ہے"۔ (سورہ قدر ۳)

واضح سی بات ہے کہ اس رات کا مبارک اور سعید ہونا اس وجہ سے ہے کہ اس کا تعلق نہایت ہی عظیم واہم امور سے ہے، مثلاً باطنی فیوضات اور الٰہی بخشش سے، اس طرح معنوی اثرات مثلاً قضا کا حتمی کرنا اور اس رات میں ملائکہ، روح اور سلامتی کا نزول، جیسا کہ خود خداوند عالم فرماتا ہے "اس میں ہر محکم اور لپٹا ہوا امر کھولا جاتا ہے"۔ (دخان ۴) نیز فرماتا ہے "یعنی اس (رات) میں ملائکہ وروح اپنے پروردگار کے حکم سے ہر سالم امر کو لے کر طلوع فجر تک نازل ہوتے رہتے ہیں"۔ (قدر ۴۔۵) اس رات کے بابرکت وباسعادت ہونے کے معنی یہ ہیں کہ اس رات میں کی جانے والی عبادت کی بہت بڑی فضیلت ہے، یعنی اس رات میں کی جانے والی عبادت کے ثواب کا کوئی مقابلہ ہی نہیں، اس رات میں جو بندے اپنے رب کی بارگاہ میں پہنچ کر اس کی عظمت کی طرف متوجہ ہوتے ہیں، اس کی عنایت ورحمت ومہربانی ان کے قریب ہو جاتی ہے۔

روایات کی نظر سے سعد و نحس کا بیان

یہ تو تھے سعادت و نحوست کے کسی حد تک وہ معنی جو قرآن مجید میں بیان ہوئے ہیں رہا روایات کے نقطہ نظر سے سعد و نحس کا بیان تو اس بارے میں بہت سی روایات ہفتہ کے سعد و نحس ایام کے بارے میں موجود ہیں اور عربی فارسی، رومی مہینوں کے ایام کے نیک و نحس ہونے کے بارے میں بھی ہیں جو بڑی کثرت کے ساتھ وارد ہوئی ہیں، نیز جوامع الحدیث میں بھی منقول ہے چنانچہ کتاب بحارالانوار میں بہت سی احادیث اس سلسلہ میں موجود ہیں جن میں بیشتر ضعیف ہیں اس لئے کہ وہ یا تو مرسل ہیں بغیر سند کے بیان ہوئی ہیں یا پھر ان میں سے بعض کی سند موجود نہیں ہے۔ ہر چند کہ ان میں سے بعض کی معتبر سند ہے اس لحاظ سے کہ ان کے معنی و مطلب معتبر ہونے سے خالی نہیں ہے، جو روایتیں ایام کی نحوست کو بیان کرتی ہیں جن میں سے ہر ہفتہ میں بدھ کا دن اور ہر مہینے کا آخری بدھ، ہر عربی مہینے کے سات دن اور ہر رومی مہینے کے دو دن وغیرہ کا ذکر ہے جن میں سے کئی روایتوں میں ہفتہ کے ایام اور عربی مہینوں کے ایام کی نحوست کے اسباب کو بھی بیان کیا گیا ہے وہ یہ کہ ان نحس ایام میں ناگوار حادثات بار بار انجام پاتے رہے۔ ان حوادث کی ناگواری بھی دینی لحاظ سے تھی، مثلاً حضرت رسول اللہؐ کی رحلت، حضرت سید الشہداءؑ کی شہادت، حضرت ابراہیمؑ کا نارِ نمرود میں پھینکا جانا، فلاں امت پر عذاب کا نزول اور آتش جہنم کی تخلیق جیسی وجوہات وغیرہ۔ واضح سی بات ہے کہ اس قسم کے ایام کو منحوس جاننے کا مقصد تقویٰ کی حقیقت میں استحکام پیدا کرنا ہے۔ مثلاً جب انسان ان ایام میں صرف اس وجہ سے کوئی دنیوی کام نہیں کرتا کہ ان دنوں میں تاریخ کے عظیم بت شکن یعنی حضرت ابراہیمؑ اور حضرت امام حسین علیہ السلام اپنے زمانہ کے بتوں (نمرود یا یزید) کے ہاتھوں مصیبتوں میں مبتلا ہوئے تو ان کی یاد میں کسی کام کو ہاتھ نہیں لگاتے اور اپنے مشاغل و لذات سے آنکھیں بند کر لیتے ہیں اس طرح اس قسم کے لوگوں کا دینی جذبہ قوی تر ہو جاتا ہے۔ اس کے برعکس اگر لوگ اس قسم کے ایام کی حرمت کا خیال نہ کریں، آنکھیں بند کر کے ان سے گذر جائیں شتر بے مہار کی مانند اپنی ذاتی خواہشات و نفسانی لذات میں مگن رہیں، یہ نہ سوچیں کہ آج کون سا دن ہے؟ کل کیا دن تھا؟ بلکہ کسی بھی دن کی اہمیت ان کے پیش نظر نہ ہو، تو ایسے لوگ حق سے رُوگردان ہو جائیں گے، بڑی آسانی کے ساتھ دین کی ہتکِ حرمت کے مرتکب ہوں گے اور اولیاء اللہ کو ہدایت کے سلسلہ میں ناامید بلکہ بے چین کر دیں گے۔ پس معلوم ہوا کہ ان ایام کی نحوست کا مکرر پیش آنا ایک لحاظ سے معنوی بدبختی کا سبب ہوتا ہے جس کا سرچشمہ اختیاری اسباب و علل ہوتے ہیں، جو کسی نہ کسی طرح ان ایام سے تعلق رکھتے ہیں۔ لہٰذا ان اسباب و علل سے بے پرواہی اور عدم توجہ ایک قسم کی دینی بدبختی میں شمار ہوتی ہے۔

ایام کی نحوست سے اللہ کی پناہ طلب کرو

نیز بہت سی روایات میں آیا ہے کہ اس قسم کے ایام کی نحوست سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرنا چاہئے، یا ان دنوں میں روزہ رکھنا چاہئے یا دعا، یا قرآن مجید کی تلاوت کرنا چاہئے، یا صدقہ، یا اس قسم کے کوئی دوسرے نیک کام کرنا چاہیں، مثلاً ابن الشیخ نے کتاب "مجالس" میں اسناد کے ساتھ سہل بن یعقوب ملقب بہ "ابی نواس" سے روایت نقل کی ہے۔

حضرت امام حسین عسکری علیہ السلام کا فرمان مبارک

میں نے حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ "اے میرے سید و سردار! بہت سے ایام ایسے ہیں جن کی نحوست کی وجہ اور اس کے خوف سے انسان اپنے مقاصد تک پہنچنے سے عاجز ہوتے ہیں۔ اس وحشت کو دور کرنے کے لئے میری رہنمائی فرمائیں کہ کس طرح اس قسم کے خوف و وحشت سے چھٹکارا حاصل کیا سکتا ہے۔ کیونکہ بعض اوقات ایسے ضروری کام بھی پیش آجاتے ہیں جنہیں فوراً انجام دینا لازم ہو جاتا ہے۔ لیکن نحوست ایام انسان کو خوف زدہ رکھتی اور اس کے ہاتھ پاؤں باندھے رکھتی ہے۔ لہٰذا مجھے ایسے میں کیا کرنا چاہئے؟

آنجنابؑ نے فرمایا: اے سہل! ہمارے شیعوں کے لئے ہماری ولایت، جو ان کے دل میں موجود ہے، حرزِ جان اور قلعہِ امان ہے۔ اگر وہ بحرِ بے پایاں یا لق و دق صحرا و بیابان میں درندوں، بھیڑیوں، جن و انس کے دشمنوں میں محصور ہو جائیں تو بھی دنیا کی کوئی طاقت انہیں نقصان نہیں پہنچا سکتی اس لئے کہ ہماری ولایت ان کے دل میں ہوتی ہے۔ لہٰذا خداوند عالم کی ذات پر مکمل بھروسہ کرو اور اپنے ائمہ طاہرین علیہم السلام کی ولایت کو خلوص کے ساتھ دل میں جگہ دو پھر جہاں چاہو چلے جاؤ اور جو چاہو کرتے رہو"۔ (تا آخر حدیث)

آخر میں آپؑ نے ان سے فرمایا "قرآن مجید کی بعض سورتوں کی تلاوت کریں، اللہ سے دعا مانگیں تا کہ اس طرح نحوست و بدبختی سے بچ جائیں اور جو کام کرنا چاہتے ہیں اسے سرانجام دیں"۔

خصال ہی میں اسناد کے ساتھ محمد بن احمد دقاق سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے امام ابوالحسنؑ دوم کی خدمت میں خط لکھا جس میں ہر مہینے کے آخری بدھ کو سفر کرنے کے بارے میں آپؑ سے دریافت کیا کہ اس دن سفر کرنا کیسا ہے؟ امامؑ نے تحریر فرمایا "بدشگون لینے والوں (خرافات کے پجاریوں) کے برعکس جو شخص مہینہ کے آخری بدھ کے دن سفر کرے گا وہ ہر آفت اور ہر قسم کی گزند سے محفوظ رہے گا اور اللہ تعالیٰ اس کی حاجات کو پورا فرمائے گا"۔

اسی طرح مذکورہ شخص نے ایک اور مرتبہ انہی امامؑ کی خدمت میں تحریر کیا کہ مہینہ کے آخری بدھ کے دن پچھنے لگوانا کیسا ہے؟"

امام علیہ السلام نے جواباً تحریر فرمایا "بدشگون لینے والوں کے برخلاف جو شخص اس دن پچھنے لگوائے اور فصد کھلوائے تو خداوند تبارک و تعالیٰ اسے ہر آفت سے محفوظ رکھے گا، وہ ہر قسم کے گزند سے بچا رہے گا اور اس کے فصد کا مقام بھی نیلا نہیں ہوگا"۔ (امامؑ کا یہ آخری جملہ ان بعض روایات کی تردید کرتا ہے جن میں مذکور ہے کہ جو شخص آخری بدھ کے دن یا کسی بھی بدھ کے دن فصد کھلوائے گا تو اس کے فصد کا مقام نیلا ہو جائے گا، یعنی اس میں پیپ بھر جائے گی اور عفونت پیدا ہو جائے گی، بعض دوسری روایات میں آیا ہے کہ اس بات کا اندیشہ بھی ہے کہ اس کے فصد کا مقام متعفن ہو جائے)

حضرت امام علی نقی علیہ السلام کا ارشاد

اسی طرح کی ایک اور روایت "تحف العقول" میں بھی منقول ہے حسین بن مسعود کہتے ہیں کہ

میں نے ایک دن ارادہ کیا کہ حضرت امام ابوالحسن ہادی (علی نقی) علیہ السلام کی خدمت میں شرف حضور حاصل کروں۔ اس دن میری انگلی پر چوٹ لگ گئی پھر ایک سوار تیزی سے میرے پاس سے گذرا جس کا میرے شانے سے ٹکراؤ ہو گیا، میں نے امامؑ کی خدمت میں پہنچنا چاہا تو اس قدر ہجوم تھا کہ میرے کپڑے پھٹ گئے۔ میں نے دل میں کہا "کس قدر منحوس دن ہے" اللہ مجھے اس کے شر سے بچائے"۔

پس جونہی میں مولاؑ کی خدمت میں شرفیاب ہوا تو حضرت نے فرمایا "حسن! یہ کیسی سوچ ہے؟ تم تو ہمیشہ ہمارے آس پاس ہی رہتے ہو، اپنا گناہ کسی بے گناہ کی گردن پر نہیں ڈالنا چاہیے؟"

امامؑ نے اپنے اس فرمان کے ذریعہ میری خفتہ عقل کو بیدار فرما دیا اور میں نے سمجھ لیا کہ میں غلطی پر تھا عرض کیا: مولاؑ آپ میرے لئے اللہ سے مغفرت طلب فرمائیں"

امامؑ نے فرمایا "حسن! ایام نے کیا گناہ کیا ہے کہ جب بھی تمہیں اپنے کیے کی سزا ملتی ہے تو اس کا غصہ دنوں پر نکالتے ہو اور اس دن کو "روز منحوس" کہنا شروع کر دیتے ہو۔

میں نے عرض کیا: "میں اپنی اس غلطی و گناہ سے ہمیشہ کے لئے توبہ کرتا ہوں اور اللہ سے اس گناہ کی استغفار کرتا ہوں، فرزند رسولؐ! میں اپنے گناہ سے توبہ کرتا ہوں"۔

امامؑ نے فرمایا "صرف یہی کافی نہیں کہ تم ایام کی بدشگونی سے دست بردار ہو جاؤ یہ بات تمہارے لئے مفید نہیں ہے کیونکہ خداوند عالم تمہیں اس لئے بھی سزا دیتا ہے کہ تم ایسے جرم کی وجہ سے ایام کی مذمت کرتے ہو جس کے وہ مرتکب ہی نہیں ہوئے ہوتے۔ حسن! ابھی تک تم اس بات کی طرف متوجہ ہی نہیں ہوئے کہ سزا و جزا اللہ کے ہاتھ میں ہے، وہی تمہارے بعض کاموں کی سزا و جزا فوری طور پر اسی دنیا میں دے دیتا ہے اور بعض کی سزا و جزا آخرت میں دے گا"۔ میں نے عرض کیا "مولا! یقیناً ایسا ہی ہے" فرمایا "کبھی جلد بازی سے کام نہ لو اور حکم خداوندی میں مداخلت ایام کا عقیدہ دل سے نکال دو"۔

میں نے عرض کیا مولا "ضرور ایسا ہی کروں گا"۔ سابقہ روایات......جن کی اور بھی بہت سی مثالیں ہیں۔ سے واضح ہوتا ہے کہ ایام کی نحوست کا دارومدار خود لوگوں کا انہیں منحوس سمجھنے پر ہے۔ اس لئے کہ بدشگونی و نیک فال کا لوگوں کی اپنی طرف سے ایک نفسیاتی اثر ہوتا ہے۔ اس کا بیان بھی انشاء اللہ آگے آئے گا۔ یہ روایات لوگوں کو بدشگونی کے نفسیاتی شر سے نجات دلانے کے لئے بیان ہوئی ہیں جو یہ کہتی ہیں کہ اگر تمہارے اندر قلبی قوت اس قدر ہے کہ ایام کی نحوست کی کوئی پرواہ نہ کیا کرو تو کیا ہی بہتر ہے! پھر اگر اس قدر قوت نہیں ہے تو اللہ کی ذات پر بھروسہ کرو، قرآن پڑھا کرو اور دعا مانگا کرو!

خرافات عوام النّاس میں راسخ ہو چکی ہیں

بعض علما نے ان روایات کو تقیہ محمول کیا ہے جن میں ایام کی نحوست کو مسلم گردانا گیا ہے یہ بات بعید بھی نہیں اس لئے کہ زمان و مکان یا احوال و کیفیات سے فال گیری اور انہیں منحوس جاننا عوام النّاس کی ایک خصوصیت ہے، اس لئے کہ مختلف اقوام و قبائل میں اس قسم کی خرافات پائی جاتی ہیں قدیم الایام سے اب تک یہ خرافات عوام النّاس میں راسخ ہو چکی ہیں اور رائج چلی آ رہی ہیں حتیٰ کہ اوائل اسلام میں بھی خواص اہل سنت میں اس قسم کی روایات ملتی ہیں جن کی نسبت حضرت رسول خداؐ کی طرف دی جاتی ہے۔ لہٰذا کسی کو ان کی تردید کی جرأت نہیں ہوئی، بطور مثال کتاب "مسلسلات" میں اسناد کے ساتھ فضل بن ربیع سے روایت ہے وہ کہتا ہے کہ ایک دن میں اپنے آقا مامون کے ساتھ تھا، ہم سفر کی تیاری کرنے لگے تو معلوم ہوا کہ آج بدھ کا دن ہے۔ مامون نے کہا: آج سفر کرنا مکروہ ہے، کیونکہ میں نے اپنے والد سے سنا ہے، انہوں نے کہا میں نے مہدی کو کہتے سنا، انہوں نے منصور سے سنا، انہوں نے اپنے والد محمد بن علی سے سنا، انہوں نے اپنے والد علی سے سنا ہے، انہوں نے اپنے والد علی سے سنا ہے، انہوں نے اپنے والد عبداللہؓ بن عباسؓ سے سنا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ میں نے حضرت رسول خداؐ سے سنا ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا "ہر مہینہ کا آخری بدھ ہمیشہ کے لئے نحس ہے"۔ رہیں وہ روایات جو ایام ہفتہ میں سے بعض دنوں کی سعادت پر دلالت کرتی ہیں ان کی توجیہ بھی سابقہ توجیہ کی مانند ہی ہے یعنی جس طرح ایام کی نحوست کے سلسلے میں بیان ہو چکا ہے ان کی سعادت کے بارے میں اسی طرح کی توجیہ پیش کی جا سکتی ہے۔ یعنی ان کی توجیہ یوں کی جائے گی چونکہ ان ایام میں بعض ایسے بابرکت واقعات رونما ہوئے ہیں جو دینی اعتبار سے نہایت ہی اہم اور بہت ہی عظیم ہیں۔

ایام کے بارے میں قطہ نظر، رونما ہونے والے واقعات کی وجہ سے ہے

جیسے حضرت رسول خداؐ کی ولادت باسعادت یا آنحضرتؐ کی بعثت، یا جس طرح روایات میں ہے کہ خود آنحضرتؐ نے دعا فرمائی ہے کہ خداوندا! ہفتہ اور جمعرات کے دنوں کو ان کے آغاز ہی سے میری امت کے لئے بابرکت قرار دے۔ نیز روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے منگل کے دن حضرت داؤد علیہ السلام کے لئے لوہے کو نرم کیا یا یہ کہ حضرت رسول خداؐ جمعہ کے دن سفر کیا کرتے تھے، یا یہ کہ اتوار کو عربی میں "یوم الاحد" کہتے ہیں اور "احد" خدا کے اسماء میں سے ایک نام ہے۔ لہٰذا اب تک جو کچھ بیان ہوا ہے اگرچہ کسی حد تک بات طویل ہو گئی ہے تاہم اس سے معلوم ہو گیا کہ ایام کی نحوست یا سعادت پر دلالت کرنے والی روایات اس سے زیادہ اور کچھ ظاہر نہیں ہوتا کہ ان کی نحوست یا سعادت دینی نقطہ نظر سے رونما ہونے والے واقعات کی وجہ سے ہے جو دینی ذوق، نفسیاتی اثرات یا کسی دن کوئی اچھی بات ظاہر ہوئی یا کسی دن میں کوئی ناگوار واقعہ رونما ہوا، جس کی بنا پر اسے سعد یا نحس کہا جانے لگا۔ اب رہی یہ بات کہ بذات خود کوئی دن یا زمانہ کا کوئی حصہ کسی قسم کی برکت یا نحوست کا حامل ہو، یا تکوینی طور پر کسی قسم کی خصوصیت رکھتا ہو اور کوئی دوسرا دن یا کوئی دوسرا زمانہ اس سے خالی ہو، غرض طبعی و تکوینی اسباب و علل اس دن یا زمانہ کے حصہ کو دوسرے ایام یا زمانہ سے جدا کر رہے ہوں تو یہ بات کسی بھی روایت سے معلوم نہیں ہوتی، لہٰذا مذکورہ توجیہہ کے علاوہ اگر کوئی ایسی روایت مل جائے جو اس کے خلاف ہو تو اسے یا تو تقیہ پر محمول کیا جائے گا یا پھر اسے مکمل طور پر مسترد کر دیا جائے گا۔

☆☆☆☆☆

جنوری 2010ء محرم/صفر 1431ھ پوہ/ماگھ 2066 بکرمی

ایام کے نام	محرم/صفر 1431ھ	جنوری 2010ء	پوہ/ماگھ 2066ب	نیک/نحس/میانہ	اسلامی معلومات و یادداشت
جمعہ	14	1	18	نحس اکبر	وفات علامہ سید حشمت علی نجفی۔ سن عیسوی کا آغاز
ہفتہ	15	2	19	نیک	قرض لینے دینے کے لئے بد
اتوار	16	3	20	نحس	
پیر	17	4	21	میانہ	قرض لینے دینے کے لئے بد
منگل	18	5	22	نیک	وفات علامہ غلام رضا ناصر نجفی بھلوال ۱۹۹۴ء
بدھ	19	6	23	نیک	
جمعرات	20	7	24	میانہ	
جمعہ	21	8	25	نحس	قمر
ہفتہ	22	9	26	نحس اکبر	در
اتوار	23	10	27	نیک	عقرب
پیر	24	11	28	نحس	سانحہ مومن پورہ لاہور
منگل	25	12	29	نحس اکبر	شہادت حضرت امام علی زین العابدینؑ ۹۵ ہجری۔ انتقال حضرت فضہؑ
بدھ	26	13	30	نیک	نکاح و سفر کے لئے بد
جمعرات	27	14	ماگھ	نیک	شہادت حضرت میثم تمار رضوان اللہ
جمعہ	28	15	2	نیک	وفات حافظ سید ذوالفقار علی شاہ 1982ء۔ نکاح کے لئے بد
ہفتہ	29	16	3	نیک	نکاح کے لئے بد
اتوار	صفر	17	4	نحس اکبر	شہادت سید محسن نقوی شہید ۱۹۹۶ء
پیر	2	18	5	نیک	شہادت حضرت زیدؑ شہید
منگل	3	19	6	نحس	وفات سید سبط حسن ترمذی جھنگ سٹی ۲۰۰۸ء
بدھ	4	20	7	نیک	سفر کے لئے بد
جمعرات	5	21	8	نحس	
جمعہ	6	22	9	نیک	وفات شیر افضل جعفری جھنگ ۱۹۸۹ء
ہفتہ	7	23	10	نیک	میلاد حضرت امام موسیٰ کاظمؑ ۱۲۸ھ۔ وفات اختر چینوٹی ۱۹۵۹ء
اتوار	8	24	11	نیک	سفر کے لئے بد
پیر	9	25	12	نیک	جنگ صفین ۳۷ھ۔ شہادت حضرت عمار یاسر رضوان اللہ
منگل	10	26	13	نحس اکبر	
بدھ	11	27	14	نیک	
جمعرات	12	28	15	نیک	شہادت علامہ اثیر جاڑوی مع فرزند کوثر ۱۹۹۲ء
جمعہ	13	29	16	نحس	شہادت حضرت سیدہ معصومہ سکینہؑ بنت الحسینؑ ۶۱ھ
ہفتہ	14	30	17	نیک	
اتوار	15	31	18	نیک	وفات علامہ عباس حیدر عابدی کراچی ۱۹۹۴ء۔ قرض لینے دینے کے لئے بد

نحس دنوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ "ایک منحوس اور طویل دن ہم نے ان کی طرف سرد، تیز اور وحشت ناک آندھی بھیجی (سورہ قمر آیت ۱۹)

Altimad 1color 27x75x20.25

فروری 2010ء صفر/ربیع الاول 1431ھ ماگھ/پھاگن 2066 بکرمی

ایام کے نام	صفر/ربیع الاول 1431ھ	فروری 2010ء	ماگھ/پھاگن 2066ب	نیک/نحس/میانہ	اسلامی معلومات و یادداشت
پیر	16	1	19	نحس	
منگل	17	2	20	نحس اکبر	
بدھ	18	3	21	نیک	
جمعرات	19	4	22	نیک	
جمعہ	20	5	23	نحس اکبر	قمر در عقرب — چہلم سید الشہداءؑ حضرت امام حسینؑ و شہدائے کربلا ۶۱ھ
ہفتہ	21	6	24	نحس	
اتوار	22	7	25	نیک	
پیر	23	8	26	نیک	
منگل	24	9	27	نحس	
بدھ	25	10	28	نحس	
جمعرات	26	11	29	نیک	نکاح و سفر کے لئے بد
جمعہ	27	12	پھاگن	نیک	
ہفتہ	28	13	2	نحس	رحلت حضرت پیغمبر اکرمؐ ۱۱ھ۔ شہادت حضرت امام حسنؑ ۵۰ھ
اتوار	29	14	3	نیک	نکاح کے لئے بد
پیر	30	15	4	نیک	بروایت شہادت حضرت امام علی رضا علیہ السلام ۲۰۳ھ نکاح کیلئے بد۔
منگل	ربیع الاول	16	5	نیک	
بدھ	2	17	6	نحس	شب ہجرت مطابق ستمبر ۶۲۲ء
جمعرات	3	18	7	نحس	
جمعہ	4	19	8	نحس اکبر	
ہفتہ	5	20	9	نحس	
اتوار	6	21	10	نیک	وفات ذاکر عاشق حسین بی اے ۱۹۹۹ء
پیر	7	22	11	نیک	
منگل	8	23	12	نحس	شہادت حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام ۲۶۰ ہجری
بدھ	9	24	13	نیک	عید شجاع۔ اہل بیتؑ نے سوگ بڑھایا
جمعرات	10	25	14	نحس اکبر	
جمعہ	11	26	15	نیک	
ہفتہ	12	27	16	نیک	حضرت رسول اللہؐ کا بوقت ہجرت مدینہ مقام قبا میں قیام ۱۳ سال بعثت
اتوار	13	28	17	نحس	

مارچ 2010ء ربیع الاول/ربیع الثانی 1431ھ پھاگن/چیت 2066 بکرمی

ایام کے نام	ربیع الاول/ربیع الثانی 1431ھ	مارچ 2010ء	پھاگن/چیت 2066ب	نیک/نحس/میانہ	اسلامی معلومات و یادداشت
پیر	14	1	18	نیک	روز مرگ یزید ملعون۔ وفات مولانا طالب حسین جعفری، پیر محل ۱۹۷۳ء
منگل	15	2	19	نیک	وفات ذاکر رحمت علی بوبکا نوالہ (گوجرانوالہ) ۱۹۸۵ء۔ قرض لینے دینے کو بد
بدھ	16	3	20	نحس	وفات حاجی آغا سید ذوالفقار علی کرمانی چک نواب شاہ ۱۹۷۹ء
جمعرات	17	4	21	نیک	قمر — میلاد پیغمبر اکرمؐ۔ یکم عام الفیل و میلاد امام جعفر صادقؑ ۸۳ھ
جمعہ	18	5	22	نیک	در — ولادت حضرت سیدہ ام کلثوم سلام اللہ علیہا
ہفتہ	19	6	23	نیک	عقرب
اتوار	20	7	24	نحس اکبر	شہادت ڈاکٹر محمد علی نقوی ۱۹۹۳ء۔ تعمیر کے لئے نیک
پیر	21	8	25	نحس	
منگل	22	9	26	نیک	حضرت پیغمبر اکرم کا مدینہ میں ورود
بدھ	23	10	27	نیک	وفات شیخ حاجی ولایت علی عارف والا ۱۹۸۶ء، شہادت محمد فیاض حیدری لاہور
جمعرات	24	11	28	نحس	
جمعہ	25	12	29	نحس	
ہفتہ	26	13	30	نحس	رحلت ابوالآئمہ حضرت ابوطالب علیہ السلام
اتوار	27	14	چیت	نیک	نکاح کے لئے بد
پیر	28	15	2	نیک	نکاح کے لئے بد
منگل	29	16	3	نیک	نکاح کے لئے بد
بدھ	30	17	4	نیک	
جمعرات	ربیع الثانی	18	5	نحس اکبر	
جمعہ	2	19	6	نیک	
ہفتہ	3	20	7	نحس	نوروز عالم افروز۔ رات ۱۰ بجکر ۳۳ منٹ پر
اتوار	4	21	8	نیک	سفر کے لئے بد
پیر	5	22	9	نحس	
منگل	6	23	10	نیک	یوم پاکستان
بدھ	7	24	11	نیک	
جمعرات	8	25	12	نیک	سفر کے لئے بد
جمعہ	9	26	13	نیک	
ہفتہ	10	27	14	نیک	میلاد مسعود حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام ۲۳۲ھ
اتوار	11	28	15	نحس اکبر	
پیر	12	29	16	نیک	
منگل	13	30	17	نحس	
بدھ	14	31	18	نیک	

قرآن مجید سے استخارہ یہ ہے کہ اس کو کھولو اور اس کے پہلے حصے کو دیکھو اس میں غور کرو اور اسے اپناؤ...... حضرت امام جعفر صادقؑ (وسائل الشیعہ ج ۴ ص ۸۷۵)

اپریل 2010ء، ربیع الثانی / جمادی الاول 1431ھ، چیت بیساکھ 2066 بکرمی

ایام کے نام	ربیع الثانی / جمادی الاول 1431ھ	اپریل 2010ء	چیت / بیساکھ 2066ب	نیک / نحس / میانہ	اسلامی معلومات و یادداشت
جمعرات	15	1	19	نیک	قرض لینے دینے کے لئے بد
جمعہ	16	2	20	نحس	تعمیر کے لئے نیک
ہفتہ	17	3	21	میانہ	قرض لینے دینے کے لئے بد
اتوار	18	4	22	نیک	سفر کے لئے بد
پیر	19	5	23	نیک	
منگل	20	6	24	میانہ	تعمیر مکان کے لئے نیک
بدھ	21	7	25	نحس	
جمعرات	22	8	26	نیک	
جمعہ	23	9	27	نیک	
ہفتہ	24	10	28	نحس	
اتوار	25	11	29	نحس	
پیر	26	12	30	نیک	نکاح وسفر کے لئے بد
منگل	27	13	بیساکھ	نیک	
بدھ	28	14	2	نحس اکبر	
جمعرات	29	15	3	نیک	
جمعہ	جمادی الاول	16	4	نیک	
ہفتہ	2	17	5	نیک	
اتوار	3	18	6	نحس	
پیر	4	19	7	نیک	سفر کے لئے بد
منگل	5	20	8	نحس	
بدھ	6	21	9	نیک	وفات ڈاکٹر علامہ محمد اقبالؒ ۱۹۳۸ء
جمعرات	7	22	10	نیک	وفات استاد العلماء علامہ نصیر حسین نجفی سرگودھا ۱۹۹۹ء
جمعہ	8	23	11	نیک	سفر کے لئے بد
ہفتہ	9	24	12	نیک	
اتوار	10	25	13	نحس اکبر	
پیر	11	26	14	نحس اکبر	
منگل	12	27	15	نیک	وفات استاد العلماء علامہ اختر عباس نجفی ۱۹۹۹ء۔ وفات مولانا راحت حسین گوپالپوری ۱۹۵۳ء
بدھ	13	28	16	نحس	قمر
جمعرات	14	29	17	نیک	در
جمعہ	15	30	18	نیک	عقرب — بقول علامہ علی نقی۔ ولادت امام علی زین العابدینؑ ۳۸ھ

مئی 2010ء، جمادی الاول / جمادی الثانی 1431ھ، بیساکھ / جیٹھ 2066ب

ایام کے نام	جمادی الاول / جمادی الثانی 1431ھ	مئی 2010ء	بیساکھ / جیٹھ 2066ب	نیک/نحس/میانہ	اسلامی معلومات و یادداشت
ہفتہ	16	1	19	نحس	تعمیر کے لئے نیک
اتوار	17	2	20	میانہ	
پیر	18	3	21	نیک	سفر کے لئے بد
منگل	19	4	22	نیک	
بدھ	20	5	23	میانہ	تعمیر مکان کے لئے نیک
جمعرات	21	6	24	نحس	
جمعہ	22	7	25	نیک	وفات مولانا حافظ فرمان علی ۱۹۶۱ء
ہفتہ	23	8	26	نیک	وفات علامہ سید ظفر حسن امروہوی ۱۹۸۹ء
اتوار	24	9	27	نحس	
پیر	25	10	28	نحس	
منگل	26	11	29	نیک	
بدھ	27	12	30	نیک	
جمعرات	28	13	31	نحس اکبر	
جمعہ	29	14	جیٹھ	نیک	
ہفتہ	30	15	2	نیک	
اتوار	جمادی الثانی	16	3	نحس اکبر	
پیر	2	17	4	نیک	
منگل	3	18	5	نحس	شہادت حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا ۱۱ھ وفات سید العلماء علامہ سید علی نقی لکھنوی ۱۹۸۸ء
بدھ	4	19	6	نیک	سفر کے لئے بد
جمعرات	5	20	7	نحس	
جمعہ	6	21	8	نیک	
ہفتہ	7	22	9	نیک	
اتوار	8	23	10	نیک	سفر کے لئے بد
پیر	9	24	11	نیک	وفات مولانا سید زاہد باہروی لاہور ۱۹۷۴ء
منگل	10	25	12	نیک	قمر در عقرب — وفات ذاکر غلام قنبر شیخوپورہ ۱۹۹۸ء
بدھ	11	26	13	نحس اکبر	قمر در عقرب
جمعرات	12	27	14	نحس اکبر	قمر در عقرب
جمعہ	13	28	15	نحس	
ہفتہ	14	29	16	نیک	
اتوار	15	30	17	نیک	
پیر	16	31	18	نحس	وفات حضرت داؤد بندگی کرمانی مدفون شیر گڑھ ۱۵۶۲ء۔ تعمیر کیلئے نیک

حضرت علیؑ سے پوچھا گیا کہ مخلوق کی اس قدر کثرت کے باوجود اللہ تعالیٰ ان سے کیسے حساب لے گا؟ امامؑ نے فرمایا جیسے انہیں رزق عطا فرماتا ہے......(بحار ج ۷ ص ۱۷۱، نہج البلاغہ)

جون 2010ء، جمادی الثانی / رجب 1431ھ، جیٹھ / ہاڑ 2066ب

ایام کے نام	جمادی الثانی / رجب 1431ھ	جون 2010ء	جیٹھ / ہاڑ 2066ب	نیک / نحس / میانہ	اسلامی معلومات و یادداشت
منگل	17	1	19	میانہ	قرض لینے دینے کے لئے بد
بدھ	18	2	20	نیک	شہادت شہید ثالث قاضی نور اللہ شوستری ۱۰۱۹ھ
جمعرات	19	3	21	نیک	
جمعہ	20	4	22	نیک	میلاد حضرت سیدہ زہرا سلام اللہ علیہا (بعثت کے پانچ سال بعد) رحلت امام خمینیؒ رضوان اللہ ۱۹۸۹ء
ہفتہ	21	5	23	نحس	
اتوار	22	6	24	نیک	
پیر	23	7	25	نیک	
منگل	24	8	26	نحس	وفات علامہ سید امداد حسین شیرازی ملتان ۲۰۰۱ء
بدھ	25	9	27	نحس	وفات استاد العلماء علامہ سید محمد باقر چکڑالوی ۱۹۶۶ء
جمعرات	26	10	28	نیک	عزاداری کانفرنس لاہور ۱۹۹۲ء
جمعہ	27	11	29	نیک	
ہفتہ	28	12	30	نیک	نکاح و سفر کے لئے بد
اتوار	29	13	31	نیک	نکاح و سفر کے لئے بد
پیر	رجب	14	ہاڑ	نیک	ولادت باسعادت حضرت امام محمد باقر علیہ السلام ۵۷ ہجری
منگل	2	15	2	نیک	
بدھ	3	16	3	نحس	شہادت حضرت امام علی نقی علیہ السلام ۲۵۴ ہجری
جمعرات	4	17	4	نیک	
جمعہ	5	18	5	نیک	ولادت باسعادت حضرت امام علی نقی علیہ السلام ۲۱۴ ہجری
ہفتہ	6	19	6	نیک	
اتوار	7	20	7	نیک	قمر
پیر	8	21	8	نیک	در سفر کے لئے بد
منگل	9	22	9	نیک	عقرب ولادت باسعادت حضرت شہزادہ علی اصغر علیہ السلام ۶۰ ہجری
بدھ	10	23	10	نیک	ولادت باسعادت حضرت امام محمد تقی علیہ السلام ۱۹۵ء
جمعرات	11	24	11	نحس اکبر	
جمعہ	12	25	12	نحس اکبر	
ہفتہ	13	26	13	نیک	ولادت باسعادت حضرت امیر المومنینؑ در کعبہ ۳۰
اتوار	14	27	14	نیک	
پیر	15	28	15	نحس	
منگل	16	29	16	نحس	تعمیر مکان کے لئے نیک۔ فتح جنگ جمل ۳۶ھ
بدھ	17	30	17	میانہ	قرض لینے دینے کے لئے بد

جولائی 2010ء، رجب/شعبان 1431ھ، ہاڑ/ساون 2066ب

ایام کے نام	رجب/شعبان 1431ھ	جولائی 2010ء	ہاڑ/ساون 2066ب	نیک/نحس/میانہ	اسلامی معلومات و یادداشت
جمعرات	18	1	18	نیک	فرزند حضرت پیغمبر اکرمؐ حضرت ابراہیمؑ کا انتقال ۸ھ — وفات علامہ نجم الحسن کراروی ۱۹۸۲ء
جمعہ	19	2	19	نیک	
ہفتہ	20	3	20	درمیانہ	
اتوار	21	4	21	نحس	
پیر	22	5	22	نیک	نیاز حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام
منگل	23	6	23	نحس	حضرت امام حسن علیہ السلام زخمی ہوئے
بدھ	24	7	24	نیک	روز فتح خیبر ۷ھ۔ شہادت مولانا طالب حسین کرپالوی ۱۹۹۷ء
جمعرات	25	8	25	نحس	شہادت حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام ۱۸۳ھ
جمعہ	26	9	26	نیک	نکاح و سفر کے لئے بد
ہفتہ	27	10	27	نیک	عید بعثت حضرت پیغمبر اکرمؐ ۶۱۱ء و شب معراج
اتوار	28	11	28	نحس	حضرت امام حسینؑ کی مدینہ سے روانگی ۶۰ ہجری
پیر	29	12	29	نیک	نکاح کے لئے بد
منگل	30	13	30	نیک	نکاح کے لئے بد
بدھ	شعبان	14	31	نیک	ولادت حضرت سیدہ زینب سلام اللہ علیہا
جمعرات	2	15	32	نیک	وفات مولانا نذر حسین ظفر سرگودھا ۲۰۰۱ء
جمعہ	3	16	ساون	نیک	ولادت حضرت امام حسین علیہ السلام ۴ ہجری
ہفتہ	4	17	2	نیک	ولادت حضرت ابوالفضل العباس علیہ السلام ۲۶ ہجری
اتوار	5	18	3	نحس	قمر
پیر	6	19	4	نیک	در — وفات مولانا آغا مہدی لکھنوی ۱۹۸۲ء
منگل	7	20	5	نیک	عقرب — ولادت حضرت شہزادہ امیر قاسمؑ ابن حسنؑ — وفات سرور کربلائی ڈی جی خان ۲۰۰۳ء
بدھ	8	21	6	نیک	سفر کے لئے بد
جمعرات	9	22	7	نیک	
جمعہ	10	23	8	نیک	
ہفتہ	11	24	9	نیک	ولادت باسعادت شہزادہ حضرت علی اکبر علیہ السلام
اتوار	12	25	10	نیک	
پیر	13	26	11	نحس	
منگل	14	27	12	نیک	شب برات۔ دن گزرنے کے بعد
بدھ	15	28	13	نیک	میلاد مسعود حضرت ولی العصر (عج) ۲۲۵ھ
جمعرات	16	29	14	نحس	تعمیر کے لئے نیک
جمعہ	17	30	15	میانہ	وفات مولانا عاشق حسین قیامت ۱۹۹۹ء، وفات مولا ذکی حیدر اسلام آباد
ہفتہ	18	31	16	نیک	وفات سائیں طالب حسین نقوی البخاری ۲۰۰۴ء

اگست 2010ء، شعبان/رمضان 1431ھ، ساون/بھادوں 2066ب

ایام کے نام	شعبان/رمضان 1431ھ	اگست 2010ء	ساون/بھادوں 2066ب	نیک/نحس/میانہ	اسلامی معلومات و یادداشت
اتوار	19	1	17	نیک	
پیر	20	2	18	نحس اکبر	تعمیر کے لئے نیک
منگل	21	3	19	نحس	
بدھ	22	4	20	نیک	
جمعرات	23	5	21	نیک	شہادت قائد ملت جعفریہ علامہ السید عارف حسین الحسینی ۱۹۸۸ء
جمعہ	24	6	22	نحس	شہادت مولانا عبدالکریم مشتاق لاہور
ہفتہ	25	7	23	نحس	
اتوار	26	8	24	نحس اکبر	
پیر	27	9	25	نیک	
منگل	28	10	26	نیک	
بدھ	29	11	27	نیک	
جمعرات	رمضان	12	28	نیک	نکاح کے لئے بد
جمعہ	2	13	29	نیک	
ہفتہ	3	14	30	نحس اکبر	
اتوار	4	15	31	نیک	قمر در عقرب — سفر کے لئے بد
پیر	5	16	بھادوں	نحس	
منگل	6	17	2	نیک	
بدھ	7	18	3	نیک	
جمعرات	8	19	4	نیک	سفر کے لئے بد
جمعہ	9	20	5	نیک	
ہفتہ	10	21	6	نحس	رحلت ام المومنین حضرت سیدہ خدیجۃ الکبریٰ سلام اللہ علیہا، رحلت مخدوم عطاء الرحمٰن بلوٹ شریف ۲۰۰۵ء
اتوار	11	22	7	نیک	
پیر	12	23	8	نیک	وفات علامہ سید مرتضیٰ حسین لکھنوی ۱۹۸۷ء
منگل	13	24	9	نحس	
بدھ	14	25	10	نیک	
جمعرات	15	26	11	نیک	ولادت حضرت امام حسن علیہ السلام ۳ ہجری
جمعہ	16	27	12	نحس	شہادت حضرت امیر مختارؒ ۶۷ ہجری
ہفتہ	17	28	13	میانہ	
اتوار	18	29	14	نیک	شب قدر دن گزرنے کے بعد۔ وفات قائد ملت جعفریہ علامہ مفتی جعفر حسینؒ ۱۹۸۳ء
پیر	19	30	15	نحس اکبر	شب ضربت حضرت امیر المومنینؑ شہادت آیت اللہ باقر الصدر شہید ۲۰۰۳ء
منگل	20	31	16	نحس	شب قدر۔ دن گزرنے کے بعد

ستمبر 2010ء ، رمضان/شوال 1431ھ، بھادوں/اسوج 2066ب

ایام کے نام	رمضان/شوال 1431ھ	ستمبر 2010ء	بھادوں/اسوج 2066ب	نیک/نحس/میانہ	اسلامی معلومات ویاداشت
بدھ	21	1	17	نحس اکبر	شہادت حضرت امیرالمومنینؑ در مسجد ۴۰ھ ۔ وفات استاد العلماء سید گلاب علی شاہ ۱۹۹۲ء
جمعرات	22	2	18	نیک	شب قدر، دن گزرنے کے بعد
جمعہ	23	3	19	نیک	نزول قرآن مجید
ہفتہ	24	4	20	نحس اکبر	وفات مولانا ناصر حسین فیض آبادی 1995ء
اتوار	25	5	21	نحس	
پیر	26	6	22	نیک	نکاح وسفر کے لئے بد
منگل	27	7	23	نیک	
بدھ	28	8	24	نیک	وفات مولانا ارشاد حسین نجفی ۱۹۸۷ء۔ نکاح کے لئے بد
جمعرات	29	9	25	نیک	نکاح کے لئے بد
جمعہ	30	10	26	نیک	جمعۃ الوداع۔ یوم القدس
ہفتہ	شوال	11	27	نیک	عیدالفطر۔ وفات قائداعظم محمد علی جناحؒ
اتوار	2	12	28	نحس اکبر	قمر در عقرب
پیر	3	13	29	نحس	وفات مولانا سید ذوالفقار نقوی برادر علامہ سید افتخار حسین نقوی النجفی
منگل	4	14	30	نیک	
بدھ	5	15	31	نحس	
جمعرات	6	16	اسوج	نحس اکبر	
جمعہ	7	17	2	نیک	
ہفتہ	8	18	3	نحس اکبر	یوم غم انہدام جنت البقیع ۱۳۴۴ھ شہادت ذاکر علمدار حسین شاہ شورکوٹ ۱۹۹۴ء
اتوار	9	19	4	نیک	
پیر	10	20	5	نیک	آغاز غیبت کبریٰ حضرت امام زمانہ (عج) ۳۲۹ھ۔ جنگ حنین ۸ھ
منگل	11	21	6	نیک	
بدھ	12	22	7	نیک	
جمعرات	13	23	8	نحس	
جمعہ	14	24	9	نیک	
ہفتہ	15	25	10	نحس اکبر	بروایت شہادت امام جعفر صادقؑ ۱۴۸ھ، شہادت سیدالشہداء حضرت امیر حمزہؑ ۳ھ
اتوار	16	26	11	نحس	تعمیر مکان کے لئے نیک
پیر	17	27	12	میانہ	
منگل	18	28	13	نیک	شہادت خورشید انور ایڈووکیٹ ۱۹۹۹ء
بدھ	19	29	14	نیک	
جمعرات	20	30	15	میانہ	یوم شہداء ڈیرہ اسماعیل خان۔ تعمیر مکان کے لئے نیک

اکتوبر 2010ء، شوال/ذیقعد، اسوج/کاتک 2066ب

ایام کے نام	شوال/ذیقعد 1431ھ	اکتوبر 2010ء	اسوج/کاتک 2066ب	نیک/نحس/میانہ	اسلامی معلومات ویادداشت
جمعہ	21	1	16	نحس	شہادت غضنفر علی کہاوڑ ۱۹۹۹ء سانحہ سیالکوٹ
ہفتہ	22	2	17	نیک	شہادت راجہ نصر اللہ بھلوال ۱۹۹۹ء
اتوار	23	3	18	نیک	
پیر	24	4	19	نحس	
منگل	25	5	20	نحس	شہادت حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ۱۴۸ھ (بحوالہ اصول کافی، شیخ مفیدؒ)
بدھ	26	6	21	نیک	نکاح وسفر کے لئے بد
جمعرات	27	7	22	نیک	شہادت سید عون محمد رضوی راولپنڈی ۱۹۹۹ء
جمعہ	28	8	23	نیک	
ہفتہ	29	9	24	نیک	قمر در عقرب
اتوار	ذیقعدہ	10	25	نیک	ولادت باسعادت سیدہ معصومہ قم سلام اللہ علیہا ۱۷۹ھ
پیر	2	11	26	نیک	شہادت ذاکر سید ریاض حسین شاہ موچھ ۱۹۹۸ء
منگل	3	12	27	نحس	
بدھ	4	13	28	نیک	سفر کے لئے بد
جمعرات	5	14	29	نحس	
جمعہ	6	15	30	نحس اکبر	
ہفتہ	7	16	31	نیک	
اتوار	8	17	کاتک	نیک	سفر کے لئے بد
پیر	9	18	2	نیک	
منگل	10	19	3	نحس اکبر	وفات مولانا ریاض حسین شاہ کوٹ ۲۰۰۱ء
بدھ	11	20	4	نیک	ولادت باسعادت حضرت امام علی رضا علیہ السلام ۱۴۸ھ، وفات باواذاکر خادم حسین شاہ چک ۳۸ـ ۲۰۰۱ء
جمعرات	12	21	5	نیک	
جمعہ	13	22	6	نحس	
ہفتہ	14	23	7	نیک	وفات حضرت پیر فضل حسین شاہ ۱۹۶۶ء
اتوار	15	24	8	نیک	وفات مولانا محمد مصطفیٰ جوہر کراچی ۱۹۸۳ء۔ قرض لینے دینے کے لئے بد
پیر	16	25	9	نحس	تعمیر مکان کے لئے نیک
منگل	17	26	10	میانہ	قرض لینے دینے کے لئے بد
بدھ	18	27	11	نیک	
جمعرات	19	28	12	نیک	
جمعہ	20	29	13	میانہ	تعمیر کے لئے نیک
ہفتہ	21	30	14	نحس	
اتوار	22	31	15	نیک	

نومبر 2010ء، ذیقعد/ذالحجہ 1431ھ، کاتک/ اگھر 2066ب

ایام کے نام	ذیقعد/ذالحجہ 1431ھ	نومبر 2010ء	کاتک/اگھر 2066ب	نیک/نحس/میانہ	اسلامی معلومات و یادداشت
پیر	23	1	16	نحس اکبر	بروایت شہادت حضرت امام علی رضا علیہ السلام ۲۰۳ھ
منگل	24	2	17	نحس	
بدھ	25	3	18	نیک	ولادت باسعادت حضرت ابراہیم علیہ السلام وحضرت عیسیٰ علیہ السلام
جمعرات	26	4	19	نیک	وفات حافظ سید فضل حسین کاظمی مدرس جامعہ امام خمینیؒ۔ نکاح وسفر کے لئے بد
جمعہ	27	5	20	نیک	
ہفتہ	28	6	21	نحس اکبر	
اتوار	29	7	22	نحس	شہادت حضرت امام محمد تقی علیہ السلام ۲۲۰ھ شہادت مولانا محمد جعفر زیدی لاہور ۱۹۸۰ء
پیر	ذوالحجہ	8	23	نیک	عقد حضرت امیر المومنین علیہ السلام بہ سیدہ فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا ۲ھ
منگل	2	9	24	نیک	شہادت ذاکر صمیم عباس جنجوراہ
بدھ	3	10	25	نحس	
جمعرات	4	11	26	نیک	سفر کے لئے بد
جمعہ	5	12	27	نحس	قمر — رحلت حضرت ابوذر غفاری رضوان اللہ
ہفتہ	6	13	28	نیک	در
اتوار	7	14	29	نحس اکبر	عقرب — شہادت حضرت امام محمد باقرؑ ۱۱۴ھ
پیر	8	15	30	نحس	
منگل	9	16	مگھر	نحس اکبر	شہادت حضرت مسلم بن عقیلؑ ۶۰ھ، روز عرفہ حج بیت اللہ
بدھ	10	17	2	نیک	عیدالاضحیٰ
جمعرات	11	18	3	نیک	
جمعہ	12	19	4	نیک	
ہفتہ	13	20	5	نحس	
اتوار	14	21	6	نیک	
پیر	15	22	7	نیک	
منگل	16	23	8	نحس	شہادت انور علی اخونزدہ پشاور ۲۰۰۰ء
بدھ	17	24	9	میانہ	محفل مشاعرہ بسلسلہ جشن عید غدیر (بمقام مدرسہ امام خمینیؒ ماڑی انڈس میانوالی)
جمعرات	18	25	10	نیک	عید غدیر ۱۰ھ، جشن ولایت مدرسہ امام خمینیؒ ماڑی انڈس میانوالی
جمعہ	19	26	11	نیک	
ہفتہ	20	27	12	نحس اکبر	تعمیر مکان کے لئے نیک
اتوار	21	28	13	نحس	
پیر	22	29	14	نیک	
منگل	23	30	15	نیک	وفات مولانا سید ابرار حسین شیرازی لاہور

دسمبر 2010ء، ذوالحجہ/محرم 1431ھ، مگھر/پوہ 2066ب

ایام کے نام	ذوالحجہ/محرم 1431ھ	دسمبر 2010ء	مگھر/پوہ 2066ب	نیک/نحس/میانہ	اسلامی معلومات و یادداشت
بدھ	24	1	16	نیک	عید مباہلہ ۱۰ ہجری
جمعرات	25	2	17	نحس	قمر
جمعہ	26	3	18	نیک	در — وفات محسن الملت علامہ سید صفدر حسین نجفی لاہور ۱۹۸۹ء
ہفتہ	27	4	19	نیک	عقرب
اتوار	28	5	20	نحس اکبر	
پیر	29	6	21	نیک	
منگل	30	7	22	نیک	وفات ذاکر ملک علی جعفری علوی چونیاں
بدھ	محرم	8	23	نیک	سال نو ہجری ۱۴۳۲ھ وفات استاد العلماء سید محمد یار شاہ نجفی ۱۹۹۰ء
جمعرات	2	9	24	نیک	ورود سید الشہداء امام حسین علیہ السلام در کربلا ۶۱ ہجری
جمعہ	3	10	25	نحس	وفات مولانا سید اظہر حسن زیدی لاہور
ہفتہ	4	11	26	نیک	وفات مولانا سید کلب عابد اجتہادی ۱۹۸۶ء
اتوار	5	12	27	نحس	
پیر	6	13	28	نحس	
منگل	7	14	29	نیک	بندش آب در کربلا ۶۱ھ
بدھ	8	15	پوہ	نیک	
جمعرات	9	16	2	نیک	
جمعہ	10	17	3	نحس اکبر	یوم شہادت حضرت امام حسین علیہ السلام و شہدائے کربلا ۶۱ ہجری
ہفتہ	11	18	4	نحس اکبر	روانگی اسیرانِ اہل بیتؑ بہ کوفہ ۶۱ ہجری
اتوار	12	19	5	نحس	
پیر	13	20	6	نحس	
منگل	14	21	7	نحس اکبر	وفات نذر حسین ارشاد جھنڈیر ۱۹۹۹ء
بدھ	15	22	8	نیک	شہادت سید صفدر علی نقوی راولپنڈی ۱۹۴۸ء
جمعرات	16	23	9	نحس	
جمعہ	17	24	10	میانہ	قرض لینے دینے کے لئے بد
ہفتہ	18	25	11	نیک	
اتوار	19	26	12	نیک	
پیر	20	27	13	میانہ	
منگل	21	28	14	نحس	شہادت سید ذوالفقار نقوی مع فرزند چندرائے لاہور ۱۹۹۹ء
بدھ	22	29	15	نحس اکبر	
جمعرات	23	30	16	نیک	
جمعہ	24	31	17	نحس	



مولانا سید محمد تقی سرسوی اعلی اللہ مقامہ
انتخاب و ترتیب: سید محسن رضوی (راولپنڈی)

(زادالصالحین ج ششم طبع لکھنو سے ماخوذ)

الف: جس قدر اسماء اعظم باری تعالیٰ کے آئمہؑ سے منقول ہیں وہ سب صحیح اور پر اثر ہیں مگر شرط صدق مقال و جامہ و رزق حلال کی ہو علاوہ اس کے یہ بھی شرط ہو کہ جب تمام مخلوق کی جانب سے انسان اپنی امیدیں قطع کر کے جس اسم باری تعالیٰ یا جس دعائے آئمہؑ کے ساتھ دعا کرے ضرور مستجاب ہوتی ہے اس پر میرا تجربہ ہے اور حدیث بھی مؤید اس کی ہے چنانچہ جناب شہید ثانی علیہ الرحمہ اسرار الصلوۃ میں یہ حدیث تحریر فرماتے ہیں۔

حدیث: کسی شخص نے جناب رسولخداؐ سے اسماء اعظم باری تعالیٰ کا سوال کیا آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ہر اسم باری تعالیٰ کا اسم اعظم ہے اپنے دل کو خدا کی جانب رجوع کر کے غیر جانب سے منقطع کر...... پس جس اسم باری تعالیٰ سے دعا کرے گا قبول ہوگی جو اسم اعظم کفعمی علیہ الرحمہ نے تحریر فرمائے ہیں وہ ذیل میں نقل کیے جاتے ہیں۔

"اللہ" اسم اعظم باری تعالیٰ کا اللہ ہے یہ سب اسماء میں مشہور اور اعلیٰ ہے اور باعث استجابت دعا ہے اور جمیع اسماء کے قبل ہے اور اس کے ساتھ سورہ اخلاص خاص ہوا ہے اور اسی اسم کے ساتھ آیہ "شهد الله" واقع ہوا ہے اور سب اسموں میں ممتاز ہے چنانچہ کافی میں حدیث ہے کہ جو شخص دس مرتبہ "یا اللہ" کہہ کر جو دعا طلب کرے خدائے تعالیٰ مستجاب فرماتا ہے اور ابن فہد نے عدۃ الداعی میں بھی تحریر فرمایا ہے اور حدیث بھی حضرت رسولخداؐ سے ہے کہ اللہ اسم اعظم ہے۔

☆۲: اسم اعظم قرآن شریف میں ہے قطعاً۔

☆۳: اسم اعظم قطعی ننانوے اسماء باری تعالیٰ میں ہے۔

اسم اعظم باری تعالیٰ

☆۴: اسم اعظم "اللہ الرحمٰن" میں ہے۔

☆۵: "یاحي یا قیوم" ہے اور زبان عبرانی میں "اھیاً شراھیاً" ہے۔

☆۶: اسم اعظم "يا ذالجلال والاكرام" ہے۔

☆۷: "يا الها واله كل شيء الها واحدا لا اله الا انت" اسم اعظم ہے۔

☆۸: "الله والحي والقيوم" ہے۔

☆۹: فرمایا جناب امام جعفر صادقؑ نے کہ "بسم الله الرحمن الرحيم" اسم اعظم ہے۔

☆۱۰: "یابدیع السموات والارض يا ذالجلال والاكرام" ہے۔

☆۱۱: فرمایا جناب رسول خداؐ نے کہ تین آیات آخر سورہ حشر میں اسم اعظم ہے۔

☆۱۲: فرمایا جناب رسول خداؐ نے کہ آیہ "قل اللهم مالک الملک" میں اسم اعظم ہے۔

☆۱۳: فرمایا جناب رسول خداؐ نے کہ سورہ بقرہ میں آیۃ الکرسی ہے اور سورہ آل عمران میں "الله لا اله الا هو الحی القیوم" ہے اور سورہ طہٰ میں "وعنت الوجوه للحی القیوم" اسم اعظم ہے۔

☆۱۴: محمد نجار نے اپنی کتاب تنزیل میں لکھا ہے کہ فرمایا جناب رسول خداؐ نے کہ یہ آیہ "والهكم اله واحد لا اله الا هو الرحمن الرحيم" میں اسم اعظم ہے اور وارد ہے کہ جب آفتاب برج اسد میں ہو اس آیہ کو انگشتری نقرہ پر کندہ کرا کر ہاتھ میں پہنے اور بعد نماز کے بھی ہر روز کسی تعداد کے موافق اس آیہ پر مداومت کرے جمیع خلائق مسخر و مطیع اسکی ہووے اور کوئی شخص اس پر غالب نہ آوے۔

☆۱۵: حدیث ہے کہ یہ "الله لا اله الا هوا لحی القیوم" میں اسم اعظم ہے۔

☆۱۶: اسم اعظم "انت الله لا اله الا هو الرحمن الرحيم" میں ہے۔

☆۱۷: فرمایا جناب امام جعفر صادقؑ نے کہ اسم اعظم "ربنا" ہے جو کوئی اس کو پڑھے باری تعالیٰ اس کو نجات دے اس چیز سے کہ جس سے خوف کرتا ہے اور اس کو عطا کرے وہ چیز کہ جس کا ارادہ رکھتا ہے اس کو پانچ مرتبہ پڑھ کر جو دعا کرے مستجاب ہے۔

☆۱۸: قضاعی نے اپنی دستور سالم الحکم میں جناب امیرؑ سے نقل کیا ہے کہ اسم اعظم اول سورہ حدید "عليم بذات الصدور" اور آخر سورہ حشر "لو انزلنا هذا القرآن" تا آخر سورہ حشر میں ہے پس بعد پڑھے ان کے دونوں ہاتھ اُٹھا کر کہے "يا من هو هكذا اسئلک بحق هذه الاسماء ان تصلي على محمد و آل محمد" پس حاجت طلب کرے کہ مستجاب ہے۔

☆۱۹: اسم اعظم "یا ارحم الراحمین" ہے حدیث ہے کہ فرمایا جناب امام جعفر صادقؑ نے کہ جو شخص سات مرتبہ کہے "یا ارحم الرحمین" پس ایک فرشتہ آسمان اول سے ندا کرتا ہے کہ "ارحم الراحمین" نے تیری آواز سنی جو حاجت رکھتا ہے طلب کر پس اول سات مرتبہ ان اسماء کو پڑھ کر حاجت طلب کرے مستجاب ہے۔

☆۲۰: اسم اعظم "لا اله الا انت سبحانک انی کنت من الظلمین" ہے۔

☆۲۱: "خیر الوارثین" "اسم اعظم" ہے۔

☆۲۲: "حسبنا الله و نعم الوکیل" "اسم اعظم" ہے اور مداومت کرنا اس آیہ پر اسے طلب نعمت مفید تر اور نہایت موثر ہے۔

☆۲۳: اسم اعظم "القریب" ہے وارد ہے کہ جو کوئی "القریب المهیمن" کو نگیں کے عقیق سرخ یمنی پر کندہ کراوے اور گرد اس کے آیہ "بدیع السموات والارض نا لطیف الخبیره" سورہ انعام سے کندہ کراوے اور اپنے پاس رکھے اور ہمیشہ باوضو رہے اور طاعت و عبادت میں مصروف رہے اور ان ہر دو اسماء کو حسب اعداد ان کے پڑھے جمیع حاجات بخیر و خوبی بر آئے اور ابواب رزق و برکت اس پر کشادہ ہوں اور چشم خلائق میں عزیز و مکرم ہووے۔

☆۲۴: اسم اعظم "الوهاب" ہے وارد ہے کہ جو کوئی حالت سجدہ میں چودہ مرتبہ "یا وهاب" کہے برائے ترقی رزق نہایت مجرب ہے چنانچہ سجدہ شکر میں بعد ہر نماز واجبہ کے بعد پڑھے۔

☆۲۵: "الغفار" "اسم اعظم" ہے۔

☆۲۶: "سمیع الدعاء" "اسم اعظم" ہے۔

☆۲۷: "سمیع العلیم" "اسم اعظم" ہے۔

☆۲۸: "الودود ذوالعرش العظیم المجید فعال لما یرید" "اسم اعظم" ہے۔

☆۲۹: "توکلت علی الحی الذی لا یموت" "اسم اعظم" ہے۔

☆۳۰: سورہ انعام میں مابین دو اسم "الله" کے اسم اعظم ہے پس جو دعا مابین ہر دو اسم جلالہ کے طلب کی جاوے مستجاب ہوتی ہے پس سورہ انعام کو واسطے جس حاجت کے ہر روز اس طرح پر پڑھے کہ مابین ہر دو "الله" کے اپنی حاجت طلب کرے مجربات سے ہے۔

☆۳۱: اسم اعظم "حوامیم" ہے۔

☆۳۲: اسم اعظم "یسین" ہے۔

☆۳۳: اسم اعظم "مابین حوامیم" اور "یسین" کے ہے یعنی ان سورہائے قرآنی میں ہے۔

☆۳۴: حروف مقطعات کہ جو اوائل سورہائے قرآنی میں وارد ہیں اسم اعظم ہیں جب ان کو بعد حذف مکررات کے جمع کیا جاوے تو یہ عبارت پیدا ہوتی ہے "علی صراط حق تمسکه" بعض تمسکہ میں بجائے حرف نون کے حرف تا تحریر کرتے ہیں یہ صحیح نہیں ہے اس سبب سے کہ حروف مقطعات میں حرف تا کسی جگہ نہیں ہے حرف نون ہے چنانچہ جناب کفعمی علیہ الرحمہ نے بھی حرف نون ہی تحریر فرمایا ہے اور اعداد جمل اس کے چھ سو ترانوے (۶۹۳) ہیں کفعمی نے اسی طرح تحریر میں فرمایا ہے اور بعض نے "صراط علی حق تمسکه" لکھا ہے فی زمانہ اسی کو عقیق سفید پر کندہ کرا کر پہنتے ہیں اور یہ حروف نورانی ہیں اور یہ کل چودہ حروف ہیں ان کے خواص علماء نے بہت تحریر فرمائے ہیں چنانچہ وارد ہے کہ جس وقت طالع ثور ہو اور قمر ثور میں ہو انگشتری نقرہ پر "صراط علی حق تمسکه" کو کندہ کرا کر پہنے جمیع مرادات اس کے بخیر و خوبی بر آویں اور ہرگز وہ شخص محتاج نہ ہو۔

☆۳۵: "المتکبر" "اسم اعظم" ہے اس کے اعداد بھی چھ سو ترانوے (۶۹۳) حسب اعداد حروف مفردات کے ہیں۔

☆۳۶: فرمایا جناب امام جعفر صادقؑ نے اپنے بعض اصحاب سے کہ ہم تم کو اسم اعظم تعلیم کریں عرض کیا کہ ارشاد فرمایئے پس فرمایا حضرت نے کہ رو بقبلہ ہو کر "سورہ حمد اور سورہ توحید اور آیۃ الکرسی اور سورہ قدر" پڑھو پس اس کے بعد جو حاجت چاہو خدا سے طلب کرو اس کو شیخ محمد ابن الحسن ابن فروخ الصفار نے اپنی کتاب فضل الدعا میں تحریر کیا ہے۔

☆۳۷: اسم اعظم "لا اله الا هو" ہے اور یہ جمیع احادیث کے موافق ہے۔

☆۳۸: فرمایا جناب امام جعفر صادقؑ نے کہ سورہ فاتحہ میں اسم اعظم ہے اگر سورہ فاتحہ ستر مرتبہ پڑھے اور مردہ زندہ ہو جاوے اور یہ تعجب نہیں ہے جناب شیخ مفید علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب تبصرہ میں اس کو تحریر کیا ہے۔

☆۳۹: فرمایا جناب امام رضاؑ نے کہ بعد نماز صبح کے ایک سو مرتبہ کہنا "بسم الله الرحمن الرحیم ولا حول ولا قوة الا بالله العلی العظیم" نزدیک تر ہے اسم اعظم سے کہ جیسے سیاہی سفیدی چشم سے اور اس حدیث سے اسم اعظم ہے۔

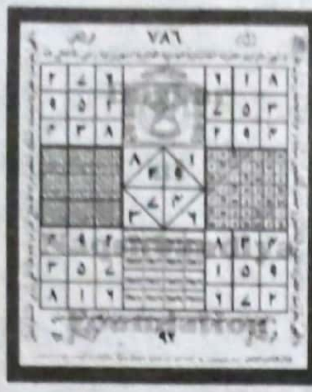
☆۴۰: اسم اعظم اس دعا میں ہے "اللهم انت الله لا اله الا انت ذاالمعارج والقوی اسئلک بسم الله الرحمن الرحیم وبما انزلته فی لیلة القدر ان تجعل لی من امری فرجا و مخراجا و اسئلک ان تصلی علی محمد و آل محمدؐ و انتغفرلی خلیلتی و تقبل توتبی یا ارحم الراحمین" اس کو صاحب کتاب فوائد جلیلہ نے تحریر کیا ہے۔

: کتاب نہی میں کہ جو دعوات ہی میں ہے ابی محمد حری نے جناب پیغمبرؐ سے نقل کیا ہے کہ اس دعا میں اسم اعظم ہے "اللهم انی اسئلک بان لک الحمد لا اله الا انت یاحنان یا منان یا بدیع السموات والارض یا ذالجلال والاکرام"۔

☆☆......☆......☆☆



تعویز
لکھنے اور دم کرنے کے بارے میں
معصومین علیہم السلام کے ارشادات



تحقیق وترتیب......ذاکرہ عاصمہ ڈوگر ایم اے انگلش (راولپنڈی)

نوٹ: معزز قارئین! عام شخص یا نقاد حضرات کے ذہن میں سوال اُبھرتا ہے کہ کیا خالی ہندسے لکھ دینے سے یا کسی آیت قرآنی لکھ کر گلے میں تعویذ باندھنے یا پانی یا انسانی جسم پر دَم کرنے کے کوئی اثرات ہو سکتے ہیں؟ ہم نے اس سلسلے میں محمدؐ وآلِ محمدؐ کے فرامین اور ان کے لکھے ہوئے تعویز اور دَم کردہ دعاؤں کو تفاسیر اہل بیتؑ سے تلاش کیا تو اس کا انتہائی مثبت جواب ملا۔ ہم اپنے معزز قارئین کی نذر ان روایات و اوراد و تعویز کو نقل کر رہے ہیں جس سے ان کا نہ صرف ابہام جاتا رہے بلکہ انہیں وہ روزمرہ کی زندگی میں کام لاسکیں ہم تمام ثقہ کتب کے حوالے بھی نقل کر رہے ہیں......(مرتب)

حضرت رسول اللہ حسنینؑ کے لئے تعویز بناتے ہیں

الشافی ترجمہ اصول کافی ج ۵ مترجم ص ۲۴۰ پر علامہ کلینیؒ "باب حرز و تعویز" یہ روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے ارشاد کیا کہ حضرت رسول اللہؐ نے حسنؑ اور حسینؑ کے لئے تعویز بنایا آپؐ نے فرمایا "میں تم دونوں کو اللہ کے کلمات تامہ اور اس کے اسمائے حسنیٰ کی پناہ میں دیتا ہوں اور تمہارے لئے پناہ مانگتا ہوں فقر سے، ہر آزار دہندہ سے اور ہر حاسد کے شر سے پھر حضرت نبی اکرمؐ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا یہی وہ تعویز ہے جو حضرت ابراہیمؑ نے حضرت اسماعیلؑ و حضرت اسحاقؑ کیلئے تجویز فرمایا تھا۔

علامہ مجلسی علیہ الرحمہ بحار الانوار ج ۱۰ مترجم کے ص ۹۰ پر ابن عباسؓ سے روایت لکھتے ہیں کہ ہم حضرت نبی اکرمؐ کی خدمت میں بیٹھے تھے کہ ادھر سے امام حسنؑ اور امام حسینؑ گزرے جو ابھی بہت کم سن تھے آنحضرتؐ نے فرمایا میرے ان دونوں بچوں کو میرے پاس لاؤ میں ان دونوں پر وہی دعا پڑھ کر دم کروں گا جو حضرت ابراہیمؑ نے اپنے دونوں فرزندوں اسماعیلؑ۔ اسحاقؑ پر دَم کی تھی، پھر حضرت نبی اکرمؐ نے مندرجہ بالا دعا فرمائی جو الشافی کے حوالے سے نقل ہو چکی ہے۔

ام الصبیان کے تعویز

الشافی ج ۵ ص ۲۲۳ پر راوی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقرؑ سے بچوں کی مرگی (ام الصبیان) کیلئے ایک تعویز مانگا آپؑ نے اپنے دستِ مبارک سے دو تعویز لکھے (جو حوالہ بالا میں موجود ہیں)

حضرت امام علی نقی علیہ السلام کا بخار کیلئے تعویز دینا

اصول کافی ج ۱ ص ۵۰۹، اعلام الوریٰ ص ۳۵۷، ارشاد ص ۳۲۳، مناقب ج ۴ ص ۴۳۱، بحار الانوار ج ۹ مترجم ص ۳۱۳ پر نقل ہے

حسن بن ظریف نے حضرت امام علی نقی علیہ السلام سے بذریعہ خط حضرت امام زمانہ (عج) کے بارے میں سوالات لکھ بھیجے مگر باری کے ساتھ ہر چوتھے روز کے بخار کیلئے تعویز مانگنے کا بھول گیا۔ حضرت امام علی نقیؑ نے تمام سوالات کے جوابات لکھ کر تحریر فرمایا "نیز تمہارا ارادہ یہ تھا کہ چوتھیا بخار کیلئے کوئی تعویز مانگو مگر تم لکھنا بھول گئے خیر کوئی بات نہیں جس کو چوتھیا بخار آرہا ہو اس کے گلے میں ایک کاغذ پر یہ آیت لکھ کر ڈال دو

"یا نار کونی بردا وسلاماً علیٰ ابراھیمؑ"

حسن بن ظریف کہتا ہے کہ میں نے یہ آیت لکھ کر مریض کے گلے میں ڈال دی اور وہ اچھا ہو گیا

حضرت رسول اللہؐ کا حسنین علیہما السلام کو دَم کرنا

بحار الانوار ج ۱۰ مترجم ۹۰ پر علامہ مجلسی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ اکثر تفاسیر میں آیا ہے کہ حضرت رسول اللہؐ، حضرات حسنین علیہما السلام کو معوذتین (سورہ الفلق۔ سورہ الناس) پڑھ کر دم کیا کرتے تھے اسی بنا پر ان سوروں کا نام "معوذتین" پڑھ گیا۔

حضرت امیر المومنین علیہ السلام کا سورہ الحمد سے دَم کرنا

علامہ حسین بخش جاڑا تفسیر انوار النجف ج ۲ ص ۸ پر لکھتے ہیں علامہ علی اکبر نہاوندی نے کتاب خزینۃ الجواہر ص ۲۸۵۔ ۵۷۲ میں کتاب جامع النورین سے نقل فرمایا ہے کہ حضرت امیر المومنینؑ کے کسی صحابی کا ہاتھ ایک جنگ میں کٹ گیا پس وہ حضرت امیر المومنینؑ کی خدمت میں پہنچا تو آپؑ نے اس کا کٹا ہوا ہاتھ اپنے مقام پر جوڑ کر آہستہ سے کچھ پڑھا پس وہ تندرست ہو گیا اور خوشی سے چلا گیا پھر دوسرے دن حضرت امیر المومنینؑ کی خدمت میں پہنچا اور عرض کی کہ یا مولاؑ! آپؑ نے میرے دستِ بریدہ پر کیا پڑھا تھا کہ وہ ٹھیک ہو گیا آپؑ نے فرمایا میں نے سورہ فاتحہ پڑھا تھا تو اس شخص نے حقارت آمیز لہجے میں کہا اچھا آپؑ نے سورہ فاتحہ پڑھا تھا بس یہ کہنا تھا کہ اس کا وہی ہاتھ اسی مقام سے دوبارہ جدا ہو کر گر گیا اور مرتے دم تک ویسے کا ویسا رہا۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کا پانی پہ دم کر کے دینا

رجال کشی ص ۲۷۹ پر ابن بطائن نے اپنے باپ علی سے روایت کی ہے کہ میں اتنا بیمار ہو گیا کہ میں بیماری کی وجہ سے اتنا بدحواس ہو گیا کہ عیادت کو آنے والے احباب کو بھی نہ پہچانتا تھا جب مجھے کچھ آفاقہ ہوا تو میں نے اپنے احباب سے کہا کہ حضرت ابوالحسن موسیٰ بن جعفر علیہما السلام کے پاس ایک پیالہ پانی کا بھیجو تا کہ وہ دم کر کے دیں لے جانیوالے نے کہا کہ حضرت ابوالحسن علیہ السلام نے پانی پر دَم کر کے فرمایا کہ اسے کہنا یہ پانی پی لو انشاء اللہ اسی سے تم کو شفا ہو جائے گی میں نے وہ پانی پی لیا تو میں رفع حاجت کیلئے اٹھا میرے پیٹ میں جو فاسد مادّے تھے وہ سب نکل گئے اور میں روبہ صحت ہو گیا اس کے بعد میں حضرت ابوالحسن علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؑ نے فرمایا اے علیؑ! تمہاری اجل مرتبہ آنے کے بعد پھر گئی۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا دم کرنے اور تعویذ کے بارے میں ارشاد

طب الائمہ ص ۴۸، بحار الانوار ج ۹۵/۴، رسوم الشیعہ ص ۵۴ پر یہ روایت درج ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا "نظر بد، بخار، داڑھ کے درد، زہریلے یا ڈنگ مارنے والے کو معلوم ہونا چاہیے کہ وہ کیا دَم کر رہا ہے؟ عبداللہ بن سنان کی روایت ہے کہ امامؑ نے فرمایا: "اے ابن سنان! دَم کرنے، تعویذ کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے جبکہ یہ قرآنی آیات پر مشتمل ہو جس کو قرآن شفا نہ دے اس کو اللہ تعالیٰ شفا نہ دے گا"۔

بچہ جو کلام نہ کر سکے

تفسیر البرہان کے حوالے سے تفسیر انوار النجف ج ۸ پر ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے ارشاد ہے کہ جو چھوٹا بچہ کلام نہ کر سکتا ہو تو سورہ بنی اسرائیل کو زعفران سے لکھ کر دھو کر بچہ کو پلایا جائے تو بحکم خدا اسکی زبان کھل جائے گی اور بچہ بولنے لگے گا۔

دانتوں کے درد کا تعویذ

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ درد والے دانت پر ہاتھ رکھ کر سورہ حمد، سورہ توحید اور سورہ قدر پڑھے (مفاتیح الجنان ص ۱۳۲۰)

بہرے پن اور بدن کے ورم و سوجن کیلئے دم

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ بہرے پن کو دُور کرنے کیلئے ہاتھ کو کان پر رکھے اور سورہ حشر کی آیت "**لو انزلنا هذا القرآن علی جبل** ...... تا آخر دم کرے (ص ۱۳۱۹)
اور یہی آیت جب بدن پر کہیں وَرم آ جائے فریضہ نماز کے لئے وضو کرنے کے بعد پڑھے اور پھر نماز کے بعد بھی پڑھے اور اس آیت پر غور و فکر کرے انشاء اللہ ورم جاتا رہے گا (۱۳۲۵)

مرگی کے مریض کو دم کرنے کا امام علی رضاؑ کا طریقہ

حضرت امام علی رضا علیہ السلام کے بارے میں مروی ہے کہ آپؑ نے مرگی کے ایک مریض کو دیکھا کہ جس پر دورہ پڑا ہوا تھا تب آپؑ نے پانی کا ایک جام طلب فرمایا اور اس پر سورہ حمد، سورہ فلق اور سورہ والناس پڑھ کر دَم کیا پھر حکم دیا کہ یہ پانی اس کے سر اور چہرے پر چھڑکا جائے اس طرح وہ شخص ہوش میں آ گیا آپؑ نے فرمایا اب یہ مرض نہیں ہوگا (ص ۱۳۴۲)

حضرت ابراہیمؑ نے آسمانی قمیض حضرت اسحاقؑ کے گلے میں بطورِ تعویذ باندھی

الشافی ترجمہ اصول کافی ج ۲ ص ۱۱۳ کے حوالے سے تفسیر انوار النجف ج ۱۵ میں علامہ حسین بخش جاڑا ص ۱۳ پر لکھتے ہیں

"حضرت ابراہیمؑ کو جب آتش نمرود میں ڈالا گیا تھا تو حضرت جبرئیلؑ نے جنت سے ایک قمیض لا کر حضرت ابراہیمؑ کو پہنادی تھی اور وہی قمیض آپؑ نے بطور تعویذ حضرت اسحاقؑ کے گلے میں باندھ دی تھی اور انہوں نے حضرت یعقوبؑ کے گلے میں بطور تعویذ ڈالی تھی اور انہوں نے چاندی کی تختی میں بند کر کے حضرت یوسفؑ کے بازو میں تعویذ کے طور پر باندھ دی تھی چنانچہ زندان مصر میں وہی قمیض حضرت یوسفؑ نے باہر نکالی اور بشیر (قاصد) کے حوالہ کی تو اس کی خوشبو حضرت یعقوبؑ نے ملکِ شام میں محسوس فرمائی کیونکہ جنتی لباس کی خوشبو مومن کو ایک ہزار سال کی مسافت سے بھی محسوس ہو سکتی ہے اور وہی قمیض تبرکاتِ انبیاءؑ میں حضرت پیغمبر اکرم ختمی مرتبت تک پہنچی اور مروی ہے کہ جب قائم آل محمد (عج) خروج کریں گے تو وہ قمیض ان کے پاس ہوگی۔

امام حسن علیہ السلام کا شہزادہ قاسمؑ کو تعویز باندھنا

علامہ سید ہاشم بحرانی کا حوالہ

مدینۃ المعاجز ج ۲ مترجم کے ص ۹۴-۹۵ پر علامہ سید ہاشم بحرانی لکھتے ہیں

"امام حسینؑ نے اپنے بھائیوں کو جہاد پر روانہ کیا قاسمؑ سر جھکا کر حیران ہو کر یہ منظر دیکھنے لگے پھر اچانک انہیں یاد آیا کہ ان کے والد حضرت امام حسنؑ نے ان کے بازو پر ایک تعویز باندھا تھا اور فرمایا تھا کہ "جس دن تجھ پر سخت مصیبت آئے تو تم اس تعویز کو کھول کر پڑھنا اور میرے حکم پر عمل کرنا"۔

قاسمؑ نے اپنے دل میں کہا کہ آج کے دن کی مصیبت سے بڑھ کر اور کونسی مصیبت نازل ہوگی یہ سوچ کر انہوں نے اپنے بازو کے تعویذ کو کھول کر اور اس کو پڑھنے لگے تعویذ میں یہ عبارت تحریر تھی "اے میرے فرزند قاسمؑ! جب تم اپنے چچا حسینؑ کو کربلا میں دشمنوں کے نرغہ میں دیکھو تو میری وصیت یہ ہے کہ تم اپنے چچا پر اپنی جان قربان کر دینا اور خدا اور رسولؐ کے دشمنوں سے جنگ کرنا...... تا آخر۔

اس روایت کے دیگر حوالے

- آیت اللہ الشیخ جعفر الشوستری مجالس امام حسین مطبع اسلام آباد ص ۸۴
- مجموعہ مصائب طبع لاہور ص ۷۸ تا ۸۱، مجالس الموعظہ والعزا طبع ایران ص ۱۱۴ تا ۱۱۶، ص ۲۲۵، ۲۲۶۔ محاربہ کربلا ص ۶۷۔۶۸
- معیار مودت علامہ سید محمد یار شاہ نجفی ص ۲۳۱
- عرفان المجالس علامہ سید صفدر حسین نجفی ص ۱۱۴

نوٹ: اس عنوان پر بیسیوں حوالوں کے ساتھ صحیفہ حقائق ج دوم پر ص ۴۵۳ تا ۴۷۷ مکمل مدلل بحث کی گئی ہے محقق حضرات ملاحظہ کر سکتے ہیں۔

مفاتیح الجنان میں تعویذ و دَم کا باب

- مفاتیح الجنان کلاں مترجم علامہ سید ریاض حسین نجفی نے تیسرا باب ص ۱۳۰۷ تا ۱۳۴۸ پر محدث الشیخ عباس قمیؒ کے نقل کردہ تعویذ، اوراد و وظائف اور دَم کرنے والی دعاؤں کا ترجمہ کیا ہے جسے ضرورت مند اور محقق حضرات ملاحظہ کر سکتے ہیں۔

حرز ہائے معصومینؑ

مندرجہ بالا ترجمہ شدہ مفاتیح الجنان میں مندرجہ ذیل صفحات پر معصومین علیہم السلام کے لکھے ہوئے حرز درج ذیل ہیں جنہیں خواہش مند نقل کر کے اس سے فیض حاصل کر سکتے ہیں پانچواں باب ص ۱۴۳۸ تا ۱۴۴۶ حرز ہائے معصومینؑ ملاحظہ فرمائیں۔

- حرز حضرت فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا
- حرز امام زین العابدینؑ
- حرز امام جعفر صادقؑ
- حرز امام موسیٰ کاظمؑ
- حرز امام محمد تقیؑ
- حرز امام علی نقیؑ
- حرز امام حسن عسکریؑ
- حرز امام العصر (عج)۔
- مہج الدعوات ص ۱۳۔۱۴ طبع بیروت بحار ج ۹۴ ص ۲۲۸ طبع بیروت میں "حرز حضرت امیر المومنینؑ علی ابن ابی طالبؑ بازو پر باندھنے کیلئے نقل ہے۔
- مہج الدعوات ص ۳۴ پر حضرت امام محمد باقرؑ سے منقول حرز نقل ہے جسے بازو کے تعویذ کے طور پر باندھنے کیلئے کہا گیا ہے۔
- سید ابن طاؤس نے حرز ہائے معصومینؑ کو نقل فرمایا ہے جن کے ثقہ ہونے میں کوئی شک نہیں
- آیت اللہ سید محمد تقی مقدم کی کتاب "ختوم و اذکار" طبع ایران مکمل اوراد و وظائف کے ساتھ ساتھ تعویذ، حرز اور دَم کرنے کی دعائیں کثرت سے نقل ہیں۔

☆☆......☆......☆☆

بقیہ...... چالیس کے عدد بارے......

چالیس سال کے لئے عذاب کا اٹھ جانا

حذیفہ بن یمان رضوان اللہ سے منقول ہے کہ حضرت نبی اکرمؐ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ حتمی اور فیصلہ شدہ عذاب جب کسی قوم کیلئے بھیجتا ہے اور اس وقت اُن کے بچوں میں سے کوئی بچہ قرآن میں سے "الحمد لله رب العالمین" پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس آیت کی تلاوت کی وجہ سے چالیس سال کیلئے عذاب اٹھا لیتا ہے اور موخر کر دیتا ہے" (تفسیر کبیر ج ا ص ۱۷۸، تفسیر انوار النجف ج ۱۴، ص ۱۱۳)

عرش کے گرد چالیس انوار

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے حدیث معراج پر روشنی ڈالتے ہوئے ایک طویل حدیث میں بیان فرمایا "خدائے عزیز و جبار نے حضرت نبی اکرمؐ پر نُور کی ایک محمل نازل کی جس میں چالیس طرح کے انوار تھے جو عرش الٰہی کے اطراف میں اس طرح حلقہ کئے ہوئے تھے کہ ہر دیکھنے والے کی آنکھیں خیرہ ہو جاتی تھیں"...... حدیث تا آخر (علل الشرائع ج ۲ ص ۳۱۲، باب عدل حدیث، آداب نماز ص ۱۹۱) امام خمینی رضوان اللہ اس حدیث کے بارے میں فرماتے ہیں کہ "اس میں بڑے اسرار ہیں جن تک ہماری ذہنی اور روحانی رسائی نہیں"۔

- حضرت موسیٰؑ نے اپنے بھائی حضرت ہارونؑ کو اپنا جانشین مقرر کیا اور قوم سے رخصت ہو کر پروردگار سے ملاقات کے مقام پر پہنچے وہاں بعض مصالح کی بناء پر خدا کی طرف سے دس راتیں بڑھا دی گئیں (پہلے حضرت موسیٰؑ کو وہاں تیس راتیں گزارنے کا حکم تھا) اور حضرت موسیٰؑ چالیس راتیں قوم کے درمیان سے غائب رہے (حکایات القرآن ص ۱۶۸، ناشر جامعہ تعلیمات اسلامی کراچی)
- تب خدا نے انہیں وحی بھیجی کہ فلسطین کی سرزمین ان لوگوں کے لئے حرام ہے اور یہ چالیس سال تک بیابانوں میں بھٹکتے پھریں گے...... الخ (حکایات القرآن ص ۱۷۳)

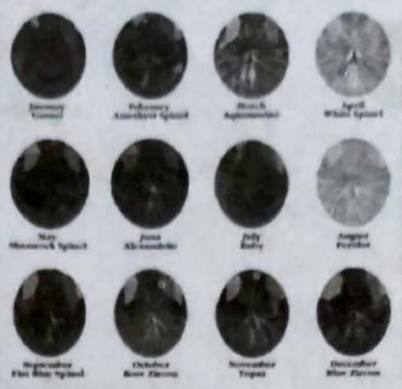
چنانچہ وہ چالیس سال اسی بیابان میں گزار گئے اور حضرت موسیٰؑ اور حضرت ہارونؑ نے وہیں رحلت کی (حکایات القرآن ص ۱۷۳)

- حضرت یونسؑ مچھلی کے شکم میں چالیس روز رہے (حیات القلوب ج ۱ مترجم ص ۸۶۵)

حضرت عیسیٰؑ نے چالیس شب و روز کا روزہ رکھا

تفسیر نمونہ ج ا ص ۱۴۰ پر ہے کہ "جیسا کہ انجیل سے ظاہر ہوتا ہے حضرت عیسیٰؑ نے بھی چالیس دن روزے رکھے اس وقت عیسیٰؑ قوت روح کے ساتھ بیابان میں لے جائے گئے تاکہ ابلیس انہیں آزمالے پس انہوں نے چالیس شب و روز، روزہ رکھا اور وہ بھوکے رہے"۔ (انجیل متی باب ۴ شمارہ ۱۔۲)





حضرات معصومین علیہم السلام کے نگینوں کے بارے میں ارشادات اور انکے نقش ہائے خاتم

ترتیب و پیشکش..... ڈاکٹر سیدہ فروہ ترمذی (اسلام آباد)

پہلے اس گزارش کو پڑھ لیں

ولی العصرؑ جنتری کیلئے یہ تحقیقی مضمون بیسیوں کتب سے لکھا گیا ہے آپ اسمیں ملاحظہ فرمائینگے کہ معصومین (علیہم السلام) کی انگوٹھیوں کے نقش ہائے خاتم مختلف رواتیوں کے لحاظ سے مختلف ہیں اسکی ایک وجہ تو یہ ہے کہ حضرات معصومین (علیہم السلام) کے پاس کئی کئی انگوٹھیاں ذکر ہوئی ہیں راویان حدیث نے جو جو لکھا ہے ہم نے اس میں سے مذہب حقہ کی باوقار کتب سے معتبر اسناد کے ساتھ روایت کی ہوئی احادیث کو لکھا ہے۔

انگوٹھی کس ہاتھ میں پہنی جائے

سیرت امیر المومنینؑ ج ۱ ص ۱۳۳ پر علامہ مفتی جعفر حسین حاشیہ میں لکھتے ہیں کہ

❁ دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہننا مسنون و مستحب ہے حضرت رسول اللہؐ داہنے ہاتھ ہی میں انگوٹھی پہنتے تھے چنانچہ ابن اثیر جزری نے تحریر کیا کہ آنحضرت دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنا کرتے تھے۔

❁ مستطرف ج ۲ ص ۷۶ پر جناب عائشہ کی روایت ہے کہ "حضرت رسول اللہؐ داہنے ہاتھ میں انگوٹھی پہنا کرتے تھے اور جب دنیا سے رحلت فرمائی تو اس وقت بھی آپؐ کے داہنے ہاتھ میں انگوٹھی تھی"۔

❁ حضرت رسول اللہؐ کے بعد خلفاء دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔

❁ (سب سے پہلے) معاویہ بن ابوسفیان نے بائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہننا شروع کر دی جسے امویوں نے شعار بنا لیا۔

زیر نظر مقالے میں حضرات معصومینؑ کے نقش ہائے خاتم علیحدہ علیحدہ بھی باحوالہ تحریر کر دیئے ہیں اور اس سے قبل والی تحریر مولانا سید محمد تقی لکھنویؒ کی کتاب زاد الصالحین طبع دوم کے حصہ دوم کے ص ۱۴ تا ۲۲ سے لی گئی ہے (فروہ ترمذی)

❁ حدیث از حلیۃ المتقین..... خلاصہ اسکا یہ ہے کہ "فرمایا حضرت امام حسینؑ نے کہ حضرت موسیٰؑ آنکھیں نیچی کر کے مناجات کیا کرتے تھے خدائے تعالیٰ نے انکے چہرے کے نور سے عقیق کو پیدا کیا اور فرمایا کہ قسم ہے مجھ کو اپنی ذات اقدس کی کہ عذاب نہ کرونگا میں آتش جہنم سے اس ہاتھ کو کہ جس میں انگشتری عقیق کی ہو بشرطیکہ محبت علی ابن ابی طالبؑ کی رکھتا ہو"۔

❁ حضرت امیر المومنین (علیہ السلام) نے حضرت رسول خداؐ سے عرض کیا کہ عقیق کیا چیز ہے؟ فرمایا کہ پہاڑ ہے یمن میں کہ اقرار کیا ہے اس نے خدا کی وحدانیت کا اور میری رسالت کا اور یا علیؑ تیری اور تیرے بیٹوں کے لئے امامت کا اور تیرے شیعوں کیلئے جنت کا اور تیرے دشمنوں کیلئے جہنم کا۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ نماز اس شخص کی کہ جس کے ہاتھ میں انگوٹھی عقیق کی ہو چالیس درجہ زیادہ ہے اس شخص کی نماز سے کہ جس نے بلا عقیق کے پڑھی ہو۔

❁ حضرت امیر المومنینؑ نے فرمایا کہ دو رکعت نماز با انگشتر عقیق بجالائے بہتر ہے ہزار رکعت نماز سے کہ بلا انگشتری عقیق کے پڑھی ہو مردوں کو انگوٹھی سونے کی پہننا حرام ہے اور انگوٹھی لوہے اور پیتل کی مرد اور عورتوں کو پہننا مکروہ ہے۔

❁ ایک شخص نے جناب رسول اللہؐ سے عرض کیا کہ راہ میں مال میرا چور لے گیا فرمایا کہ انگشتری عقیق کی ہاتھ میں کیوں نہیں رکھتا تھا؟ کہ وہ ہر بدی سے محفوظ رکھتی ہے اور حاکم ظالم اور ہر بلا سے محفوظ رہتا ہے اور خیر اور فراغ روزی ہوتی ہے اور محفوظ رہتا ہے اس چیز سے کہ جس سے خوف کرتا ہے اور پریشانی و فقر و درویشی کو رفع کرتا ہے اور نفاق کو دور کرتا ہے اور خدائے تعالیٰ دوست رکھتا ہے اسکو کہ جس کے ہاتھ میں انگشتری عقیق کی ہو اور ہاتھ واسطے دعا کے بلند کرے اور وہ ہاتھ روپیہ سے خالی نہیں رہتا اور باعث رواں ہونے حاجات کا ہوتا ہے اور عقیق محفوظ رکھتا ہے ہاتھ کٹنے سے اور امان بخشتا ہے خوف سے من مولف میں نے جہاں تک امتحان کیا اور جس قدر مجھ کو تجربہ حاصل ہوا ہے وہ یہ ہے کہ یہ سب خواص عقیق میں ضرور ہیں نہ دوسرے عقیق میں مثل کھماچی وغیرہ کے دو مرتبہ مجھ کو امتحان ہوا ہے اور ایک مرتبہ میں سخت علیل تھا جو انگشتری عقیق یمنی کی میرے ہاتھ میں تھی اسکا نگینہ ٹوٹ گیا اسکے بعد ہی مجھ کو افاقہ ہونا شروع ہوا یہاں تک کہ مجھ کو شفائے کاملہ حاصل ہوئی دوسری مرتبہ میں گھوڑے پر سوار تھا گھوڑا، ندی میں بیٹھ گیا میں اسکے نیچے دب گیا کہ خدائے تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے اسکے نیچے سے نکالا جب میں باہر آیا تو میں نے عقیق یمنی کو جو انگشتری میں تھا ٹوٹا ہوا پایا اس تحریر سے میری غرض یہ ہے کہ جمیع سختی کو عقیق اپنے اوپر لے لیتا ہے اور اس سختی کی وجہ سے ٹوٹ جاتا ہے پس جب ٹوٹ جائے تو پھر اس عقیق یمنی کو نہ پہنے عقیق یمنی قیمتی چیز ہے اور یہ سب خواص جو

احادیث میں وارد ہیں عقیق یمنی سرخ میں ضرور ہیں اور جناب رسول خداؐ نے بھی عقیق یمنی کی نسبت ارشاد فرمایا ہے عقیق یمنی سرخ کے حکماء نے بھی بہت خواص لکھے ہیں (سید محمد تقی سرسوی

انگشتری کے نقوش کیا ہوں؟

حضرت امام محمد باقر (علیہ السلام) نے فرمایا کہ عقیق سرخ کا پہاڑ بہشت میں ہے اور وہ پہاڑ قریب ہے حضرت رسول خداؐ کے گھر سے، عقیق سرخ یمنی پر" محمد نبی الله علی ولی الله "کندہ کردے یا یہ کندہ کرادے "امن المتو کلون "کندہ کرانا اس کلمہ کا واسطے حفاظت اموال و اولاد وغیرہ اور واسطے دفع دشمن و محافظت از جن وانس و جمع مکارہ کی تاثیر عظیم رکھتا ہے اور کندہ کرانا" الله ولی عصمتی من خلقه" کا واسطے حفاظت کے مجربات سے ہے اور کندہ کرانا" حسبی الله حافظی" کا عقیق سرخ یمنی پر واسطے کفایت مہمات و دافع اعداء کے مجرب ہے یہ نقش نگین حضرت امام محمد تقیؑ کا ہے اور کندہ کرانا عقیق سرخ یمنی پر" الشکر بدوا النعیم" کا واسطے وسعت رزق و نعمت کے نہایت موثر ہے یہ نقش نگین بھی جناب امام محمد تقیؑ کا ہے اور" امن امتو کلون" جو اوپر تحریر ہو چکا یہ نقش نگین حضرت امیرؑ کا ہے اور" الله ولی عصمتی من خلقه" نقش نگین حضرت امام جعفر صادقؑ کا ہے اور" حسبی الله حافظی" نقش نگین حضرت امام رضاؑ کا ہے اور یہ سب آزمودہ ہیں اور اگر عقیق سرخ یمنی پر" الملک لله الواحد القهار" کندہ کرائے تو واسطے خلاصی حبس و شر ظالم کو نہایت موثر ہے اور یہ نقش نگین حضرت امام علی نقیؑ کا ہے۔

مولف کا کہنا ہے ایک میرے دوست صلحاء میں سے تھے انہوں نے مجھ سے اس تذکرہ میں فرمایا کہ میں ایک مرتبہ بیمار ہوا حقہ پی رہا تھا اور ہاتھ میں انگشتری عقیق یمنی سرخ کی تھی کہ میرے کان میں آواز آہستہ چٹاخہ کی آئی اس طرح پر کہ کوئی چیز ٹوٹتی ہے اس وقت میں تنہا تھا میں نے اپنے نزدیک دیکھا تو کچھ معلوم نہ ہوا پھر میری نظر عقیق پر پڑی تو نگینہ عقیق یمنی کا ٹوٹا ہوا تھا اور اس سے قبل صبح کو میں دیکھ چکا تھا نگینہ ثابت تھا اس وقت مجھ کو یقین ہوا کہ جو مشہور ہے کہ بختی اپنے مالک کی عقیق یمنی اپنے اوپر لے لیتا ہے صحیح ہے اور مجھ کو اسی دن سے صحت ہونا شروع ہوگئی دوسرے دن وہ عارضہ بالکل رفع ہوگیا۔

عقیق زرد

حضرت امام محمد باقر (علیہ السلام) نے فرمایا کہ عقیق زرد کا پہاڑ بہشت میں قریب ہے جناب سیدہ فاطمہؑ کے گھر سے...... عقیق زرد یمنی پر یہ کندہ کرائے" ماشاء الله لاقوة الا بالله استغفر الله" اور نیچے نگینہ کے دوسری طرف" محمد و علی" کندہ کرائے پس چور اور راہ زن سے محفوظ رہے گا کلمہ" ماشاء الله لاقوة الا بالله" نقش نگین حضرت امام رضاؑ کا ہے پس کندہ کرنا جمع کلمات مذکور کا عقیق زرد یمنی پر واسطے تونگری کے بہت مفید ہے اور فقر و درویشی رفع ہوتی ہے" ماشاء الله لا قوة الا بالله" سورہ کہف میں ہے۔

عقیق سفید

حضرت رسول اللہؐ نے فرمایا کہ عقیق سفید کا ایک پہاڑ بہشت میں قریب ہے حضرت امیرؑ کے گھر سے اس نگینہ پر یہ کندہ کرائے" صراط علی حق نمسکه" اور جناب کفعمیؒ نے ان کلمات کو اسم اعظم تحریر فرمایا ہے کہ حروف تہجی جو اوائل قرآن میں وارد ہیں اسم اعظم ہیں جب ان کو بعد حذف مکررات کے جمع کیا جائے تو عبارت مذکور پیدا ہوتی ہے یہ حروف نورانی ہیں اور یہ کل چودہ حروف ہیں ان کے خواص علماء نے بہت تحریر فرمائے ہیں چنانچہ وارد ہے کہ جس وقت طالع ثور ہو اور قمر برج ثور ہو نگین نقرہ پر" صراط علی حق نمسکه" کو کندہ کرائے اور اس کی انگشتری پہنے جمع مرادات اسکے بخیر و خوبی برآئیں اور ہرگز وہ شخص فقیر نہ ہوگا برائے ترقی رزق مثل انگشتری کا پہننا مجربات صحیحہ سے ہے۔

فصل دوسری فضیلت فیروزہ میں

حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ جو کوئی انگوٹھی فیروزہ کی ہاتھ میں رکھے ہاتھ اسکا فقیر نہ ہوگا۔

حضرت رسول اللہؐ نے فرمایا کہ خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں شرم کرتا ہوں اس ہاتھ سے کہ جو آسمان کی طرف دعا کیلئے بلند کرے اور اسمیں انگوٹھی فیروزے کی ہو کہ کیونکہ اس ہاتھ کو ناامید پھیروں۔

خادم،، حضرت امام علی نقیؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرتؑ نے فرمایا کہ ایک طرف فیروزہ پر "الله الملک" کندہ کرے اور دوسری طرف" الملک لله الواحد القهار کندہ کرے پس خواص اسکے یہ ہیں کہ ہر حیوان درندہ سے محفوظ رکھتا ہے اور باعث ظفر و غالب ہونے کا لشکر مخالف پر لڑائیوں میں ہوتا ہے اور یہ نقش نگین حضرت امیرؑ کا ہے کہ فیروزہ پر تھا اور حضرت امام موسیٰ کاظمؑ کی انگشتری فیروزہ کی تھی" الله الملک کندہ تھا اور دوسری حدیث میں کہ انگشتری حضرت امام علی نقیؑ کی فیروزے کی تھی اس کے ایک طرف "الله الملک" کندہ تھا اور دوسری طرف" الملک لله الواحد القهار" کندہ تھا۔

حضرت امام علی نقیؑ نے فرمایا کہ واسطے فرزند پیدا ہونے کے فیروزے پر اس آیت کو کندہ کرائے" رب لا تذرنی فرداً وانت خیر الوارثین' پہننا اس انگشتری اور نیز پڑھنا اس آیہ کا قنوت نماز واجبہ میں واسطے اولاد ہونے کے مجرب ہے۔

حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا" فیروہ آنکھوں کو قوت دیتا ہے اور سینہ کو کشادہ کرتا ہے اور قوت دل کو زیادہ کرتا ہے اور جب واسطے کسی کام کے جائے انگشتری فیروزے کی ہاتھ میں پہنے کہ حاجت اسکی برآئے گی"۔

فصل تیسری......فضیلت در نجف میں

حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ" جو کوئی در نجف کو ہاتھ میں رکھے اور اس پر نظر کرے تو خدا تعالیٰ ہر نظر پر ثواب حج و عمرہ کا عطا فرماتا ہے کہ ثواب اسکا پیغمبروں اور صالحین کا ہے اور

خدا تعالیٰ اسکو ظاہر کرتا ہے جو کوئی کہ در نجف کو ہاتھ میں رکھے۔

حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ اے مفضل! یہ نگینہ سیر گاہ دیدہائے مردان مومن وزنان مومنہ کا ہے اور درد کو دور کرنیوالا ہے انکی آنکھوں سے اور در نجف صحرائے نجف میں ملتا ہے جو لوگ زیارت کو جاتے ہیں وہ لاتے ہیں اور اسکو کٹوا کر نگینے اس کے بنواتے ہیں۔

فصل چوتھی......فضیلت حدید میں

حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ اسکو دوست نہیں رکھتا ہوں کہ جو انگشتری حدید کی ہمیشہ ہاتھ میں رکھے مگر اس وقت کہ جس حاکم سے خوف کرتا ہو اسکے پاس پہن کر جائے تا کہ اسکے شر سے محفوظ رہے اور حدید شیاطین کو دور کرتا ہے اس سبب سے کہ میں اسکو دوست رکھتا ہوں۔

سید ابن طاؤسؒ نے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے بخدمت حضرت امام جعفر صادقؑ میں عرض کیا کہ میرے دشمنوں نے حاکم جزیرہ کو مجھ پر غضبناک کر دیا ہے لہٰذا مجھ کو نہایت خوف ہے کہ وہ مجھ کو قتل کرے حضرتؑ نے فرمایا کہ انگشتری حدید چینی کی تیار کرا اور نگینہ کے اوپر تین سطروں میں اس طرح پر کہ پہلی سطر میں "اعوذ بجلال اللہ" اور دوسری سطر میں 'اعوذ بکلمات اللہ' اور تیسری سطر میں "وانی واثق باللہ و رسلہ" اور گرد نگینہ کے "اشھد ان لا الہ الا اللہ مخلصا"۔

پس اس انگوٹھی کو ہاتھ میں پہنے جس وقت کوئی حاجت دشوار ہو یا جس سے خوف کرے بہ تحقیق کہ حاجتیں تیری بر آئیں گی اور خوف تیرا ایمنی سے مبدل ہوگا اور جس عورت پر جننا دشوار ہو اس پر باندھ کہ بمشیت خدا جلد وضع حمل ہوتا ہے اور اسی طرح دور کرتا ہے اثر چشم بد کو اور پرہیز کر کہ کوئی نجاست یا چکنائی اس نگینہ کو نہ لگے اور حمام اور بیت الخلاء نہ لے جا اور بہت حفاظت سے رکھ کہ اسرار خدا سے ہے اور اگر حدید چینی پر "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" کندہ کرے تو باعث تسلط بر خلق وخرت بنظر مردم ہے حدید دو طرح کا ہے ایک بالکل سیاہ ہوتا ہے اس کے یہ خواص نہیں ہیں اور ایک حدید چینی ہوتا ہے ذرا سفیدی مائل ہوتا ہے اسی نگینہ کے یہ خواص ہیں کہ جو مذکور ہوئے اگر حدید چینی کو صرف پانی میں دھو کر اس پانی کو حاملہ کو پلائے وضع حمل با آسانی ہو آزمودہ ہے۔

فصل پانچویں......فضیلت یاقوت سرخ میں

حضرت علیؑ ابن موسیٰ الرضا (علیہ السلام) نے فرمایا کہ انگوٹھی یاقوت کی ہاتھ میں پہننا پریشانی کو دور کرتا ہے اور دوسری حدیث میں ہے کہ انگشتری یاقوت سرخ کی پہننا مستحب ہے اور حضرت امیرؑ کی یاقوت سرخ کی انگشتری پر" لا الہ الا اللہ الملک الحق المبین" کندہ تھا یاقوت سرخ کا پہننا باعث شجاعت وعزیز ومکرم ہونے کا نظر خلائق میں ہوتا ہے اور واسطے قضائے حاجات کے مفید ہے۔

حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) نے فرمایا کہ میں دوست رکھتا ہوں واسطے ہر مومن کے کہ پانچ انگوٹھیاں ہاتھ میں رکھتا ہو یاقوت کی دوسری فیروزے کی تیسری در نجف کی چوتھی عقیق کی پانچویں حدید چینی کی مگر حدید چینی کی ہر وقت نہ پہنے مگر بوقت ضرورت۔

فصل چھٹی......فضیلت یاقوت زرد یعنی پکھراج

حضرت علیؑ بن موسیٰ الرضا (علیہم السلام) نے فرمایا کہ جو شخص انگوٹھی یاقوت زرد کی (یعنی پکھراج کی) پہنے فقیر ومحتاج نہ ہو۔

فصل ساتویں......فضیلت زبرجد یعنی زمرد میں

حضرت امام علیؑ بن موسیٰ الرضا (علیہم السلام) نے فرمایا کہ انگشتری زمرد کی ہاتھ میں رکھنا فقر کو ساتھ تو انگری کے مبدل کرتا ہے اور یہ آزمودہ ہے کہ زمرد خواہائے متوحش و پریشانی سے محفوظ رکھتا ہے اور باعث نشاط وسرور کا ہوتا ہے اور حکماء نے اپنے اپنے تالیفات میں احادیث سے بھی زیادہ خواص وفوائد وجواہرات کے لکھے ہیں یعنی عقیق یمنی سرخ وفیروزہ، یاقوت سرخ وپکھراج وزمرد کے پس زمرد کی طرح کا ہوتا ہے جو زمرد سبز ہوتا ہے وہ فائدہ بخشتا ہے اور جو زمرد زردی مائل ہوتا ہے وہ فائدہ نہیں دیتا اور نگینہ ہائے مذکور کا بے عیب ہونا چاہیے اگر نگینہ میں سقم یا کوئی عیب ہو تو وہ پورا فائدہ نہیں بخشتا۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انگوٹھی کا نقش

علامہ مجلسیؒ حیات القلوب ج ۲ چھٹا باب ص ۲۰۱ پر لکھتے ہیں کہ شیخ طوسیؒ نے بسند معتبر حضرت امام زین العابدین (علیہ السلام) سے روایت کی ہے کہ ایک روز حضرت رسول اللہؐ نے اپنی انگوٹھی حضرت امیر المومنین (علیہ السلام) کو دے کر فرمایا کہ اس پر کہ اس پر "محمد بن عبداللہ" نقش کرالاؤ حضرت امیر المومنین (علیہ السلام) نے کاریگر کو نقش کیلئے انگوٹھی دے دی اس نے اس پر "محمد بن عبداللہ" نقش کر دیا۔

دوسرے روز حضرت امیر المومنینؑ نے کاریگر سے انگوٹھی واپس لی تو دیکھا کہ اس پر "محمد رسول اللہ" کندہ تھا حضرت علیؑ ابن ابی طالبؑ نے فرمایا میں نے تجھے یہ کندہ کرنے کو تو نہیں کہا تھا اس نے کہا یا حضرتؑ! آپؑ بجا فرماتے ہیں مجھ سے غلطی ہوگئی میرے ہاتھوں سے ایسا ہو گیا حضرت امیر المومنین (علیہ السلام) وہ انگوٹھی لے کر حضرت نبی کریمؐ کے پاس آئے اور واقعہ بیان کیا آپؐ نے اسکو اپنی انگلی میں پہن لیا اور فرمایا میں محمدؐ بن عبداللہ بھی ہوں اور محمدؐ رسول اللہ بھی ہوں۔

"علی ولی اللہ"

دوسرے روز صبح کو حضرت نبی اکرمؐ نے دیکھا تو اس انگوٹھی کے نیچے بھی نقش تھا حضرت نبی اکرمؐ کو حیرت ہوئی اس وقت حضرت جبرائیلؑ نازل ہوئے اور کہا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے میرے حبیبؐ! جو آپؐ نے چاہا نقش کرایا اور جو ہم نے چاہا ہم نے نقش کیا۔

ترجمہ: محمدؐ اللہ کے رسول ہیں علی اللہ کے ولی ہیں

حضرت امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ آنحضرتؐ چاندی کی انگوٹھی پہنتے تھے اور انگوٹھی آپؐ کے دائیں ہاتھ میں ہوتی تھی۔

حضرت امیرالمومنین علیہ السلام کی انگوٹھی کا نقش

سیرت امیرالمومنینؑ علامہ مفتی جعفر حسین ج۱ ص ۱۳۳ پر کفایت الطالب ص ۲۵ کے حوالہ سے لکھا ہے کہ حضرت امیرالمومنینؑ حضرت رسول اکرمؐ کی طرح دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے انگوٹھی کا نگینہ کبھی یاقوت، کبھی فیروزہ، کبھی حدید چینی اور کبھی عقیق کا ہوتا تھا اور نقش خاتم 'الملک لله' تھا اور بعض روایات میں "لله الملک" تھا

ترجمہ: مملکت و ملک اللہ ہی کیلئے مخصوص ہے۔

بعض تفاسیر میں ذکر ہوا ہے کہ جس انگوٹھی کو مولا علی (علیہ السلام) حالت رکوع میں صدقہ کے طور پر دیا تھا اسکے نگینہ پر یہ تحریر درج تھی "سبحان من فخری بانی عبده الملک له"

ترجمہ: پاک ہے وہ ذات جو میرا فخر ہے کہ میں اسکا عبد و غلام ہوں مملکت و ملک اسی کے واسطے ہے

حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا کا نقش خاتم

بحار الانوار ج ۳ مترجم ص ۶ مصباح کفعمی میں مرقوم ہے کہ حضرت سیدہ زہراء (سلام اللہ علیہا) کا نقش خاتم "امن المتوکلون" تھا۔

ترجمہ: توکل کرنیوالے ہی محفوظ ہیں۔

حضرت امام حسن علیہ السلام کا نقش خاتم

عیون الاخبار الرضا، امالی شیخ صدوقؒ کے حوالے سے بحار الانوار ج ۱۰ مترجم ص ۲۵ پر مرقوم ہے کہ حضرت امام علی رضاؑ فرماتے ہیں کہ حضرت امام حسن (علیہ السلام) کا نقش خاتم یہ تھا "العزة لله" (ترجمہ: عزت، شان، برتری اللہ کیلئے مخصوص ہے)

حضرت امام حسین علیہ السلام کی انگوٹھیاں اور نقش

امالی میں شیخ صدوقؒ ص ۱۴۳ پر روایت لکھتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ میرے والد گرامی حضرت محمد باقر علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ حضرت امام حسین علیہ السلام کی دو انگوٹھیاں تھیں کہ ایک کا نقش "لا اله الا الله عدة لقاء الله"

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی الہ و معبود نہیں ہے اللہ کی ملاقات کرنا ہی اصل سرمایہ اور سامان ہے۔

اور دوسری انگوٹھی کا نقش " ان الله بالغ امره"

ترجمہ: اللہ اپنے امر کو پورا کرنیوالا ہے۔

حضرت علیؑ ابن الحسینؑ علیہما السلام کی انگوٹھی کا نقش

امالی میں شیخ صدوق لکھتے ہیں کہ حضرت علی ابن الحسینؑ کی انگوٹھی کا نقش یہ تھا 'خزی وشقی قاتل الحسین بن علی"

ترجمہ: حسینؑ بن علیؑ کے قاتل بدبخت ہیں رسوا ہیں برباد ہیں۔

امالی شیخ صدوقؒ، بحار الانوار ج ۴ مترجم ص ۱۳ پر حضرت امام علی رضا (علیہ السلام) سے روایت ہے کہ حضرت امام حسین (علیہ السلام) کی انگوٹھی پر "ان الله بالغ امره" نقش تھا۔

نیز امالی شیخ صدوقؒ ص ۴۵۸ بحار الانوار ج ۴ مترجم ص ۱۴ پر ہے کہ حضرت سید الشہداء امام حسینؑ کی جس انگوٹھی پر " ان الله بالغ امره"

ترجمہ بے شک اللہ اپنے امر کو پہچانے والا ہے۔

نقش تھا یہی انگوٹھی حضرت امام زین العابدینؑ بھی پہنتے تھے اور پھر حضرت امام محمد باقرؑ نے بھی اپنے جد بزرگوار حضرت امام حسینؑ کی انگوٹھی پہنی جس پر وہی نقش کندہ تھا۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی انگوٹھی کا نقش

حضرت امام محمد باقر (علیہ السلام) کی انگوٹھی کے بارے میں ایک روایت کشف الغمہ ج ۲ ص ۳۲۲، تفسیر ثعلبی، عیون الاخبار، بحار الانوار ج ۴ مترجم ص ۱۴ پر حضرت امام علی رضا (علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ حضرت امام محمد باقرؑ کی انگوٹھی اور مہر پر یہ الفاظ کندہ تھے

ظنی بالله حسن وبالنبی المؤتمن

وبالوصی ذی المنن وبالحسینؑ والحسنؑ

ترجمہ: میرا اللہ کے بارے گمان اچھا ہے اور اس نبیؐ کے بارے جو امین ہے اور اسکا وصی جن کی مہربانیاں بہت ہیں اور حسنؑ و حسینؑ (سب اچھے ہیں)

حضرت امام جعفر صادقؑ سے مکارم الاخلاق ص ۱۲۰ بحار الانوار ج ۴ مترجم ص ۱۴ پر نفس المصدر ج ۶ ص ۴۷۳، تہذیب ج ۱ ص ۳۲ پر روایت ہے کہ حضرت امام محمد باقرؑ کی انگوٹھی کا نقش "العزة لله جمعیاً"

ترجمہ: عزت، شان سب کی سب اللہ کیلئے ہے۔

اصول کافی ج ۶ ص ۴۷۳ میں یہی روایت بیان کی گئی ہے جس میں لفظ "جمیعاً" نہیں ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا نقش خاتم

اس سلسلے میں بحار الانوار ج ۸ مترجم ص ۳ پر کئی روایات اسناد کیساتھ درج ہیں ہم قارئین کی دلچسپی کے پیش نظر تمام درج کر رہے ہیں۔

امالی شیخ صدوقؒ ص ۴۵۸ پر مرقوم ہے کہ حسین بن خالد سے روایت ہے کہ حضرت امام علی رضا (علیہ السلام) نے مجھ سے فرمایا کہ حضرت جعفرؑ بن محمد الصادق (علیہ السلام) کی انگوٹھی (خاتم) پر یہ کندہ تھا" والله ولی وعصمتی من خلقه"

ترجمہ: اللہ میرا ولی ہے اور اپنی مخلوق سے میری حفاظت ہے۔

فصول المہمہ میں حضرت امام جعفر صادقؑ کا نقش خاتم یہ ہے "ماشاء الله لاقوة الا بالله استغفر الله"

ترجمہ: مشیت اللہ کی ہے طاقت اور قوت نہیں ہے مگر اللہ ہی ہے اللہ کی مغفرت کی طلب کرتا ہوگا

مصباح کفعمی ص ۵۲۲ پر آپ کی انگوٹھی کا یہ نقش درج ہے "الله خالق کل شئی"

ترجمہ: اللہ ہر شئی کا خالق ہے۔

مکارم الاخلاق ص ۹۵ پر محمد بن عیسیٰ نے صفوان سے روایت کی ہے کہ حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) نے انگوٹھی نکالی تو میں نے دیکھا کہ اسکا نقش نگین یہ تھا "انت ثقتی فاعصمنی من خلقک"

ترجمہ: تو میرا بھروسہ ہے پس تو ہی اپنی مخلوق سے مجھے بچا۔

حفص بن غیاث نے الکافی ج ۶ ص ۴۷۳ پر حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا کہ میری انگوٹھی پر یہ نقش ہے

"یاثقتی قنی شر جمیع خلقک"

ترجمہ: اے میرے بھروسہ، مجھے اپنی مخلوق کے شر سے بچا۔

الکافی ج ۶ ص ۴۷۳ پر حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) کا نقش خاتم یہ درج ہے

"اللھم انت ثقتی فقنی شر خلقک"

ترجمہ: اے اللہ تو میرا بھروسہ و اعتماد ہے پس مجھے اپنی مخلوق کے شر سے بچا۔

الکافی ج ۶ ص ۴۷۳ پر بزنطی سے روایت ہے کہ میں حضرت امام علی رضاؑ کی خدمت میں حاضر تھا آپؑ نے ابوعبداللہ حضرت امام جعفر صادقؑ کی انگوٹھی نکالی تو میں نے دیکھا کہ اس پر یہ نقش ہے "انت ثقتی فاعصمنی من الناس"

ترجمہ: اے اللہ تو میرا اعتماد ہے پس تو مجھے لوگوں سے بچا۔

بحار الانوار میں اسی صفحہ پر یہ نقش خاتم بھی درج ہیں

الله عونی وعصمتی من الناس　انت ثقتی فاعصمنی من خلقک

ربی عصمنی من خلقه

ترجمہ: اللہ میری مدد ہے اور لوگوں سے میری حفاظت ہے۔

اے اللہ تو ہی میرا اعتماد ہے پس تو مجھے اپنی مخلوق سے بچا۔

میرے رب نے مجھے اپنی مخلوق سے محفوظ رکھا ہے۔

حضرت امام ابوالحسن موسیٰ بن جعفر علیہما السلام کا نقش خاتم

امالی شیخ صدوق ص ۴۵۱، بحار الانوار جلد ۷، مترجم ص ۲۰ پر حسین بن خالد سے روایت ہے کہ حضرت امام علی رضاؑ نے فرمایا کہ حضرت امام ابوالحسن موسیٰ بن جعفرؑ کا نقش خاتم "حسبی الله" تھا۔

ترجمہ: اللہ ہی کافی ہے۔

روای کا بیان ہے کہ حضرت امام علی رضاؑ نے اپنا ہاتھ بڑھایا تو آپؑ کی انگشت مبارک میں آپؑ کے پدر بزرگوار کی انگوٹھی تھی اور آپؑ نے اس انگوٹھی کا نقش مجھے دکھایا۔

حیات القلوب ج ۲ ص ۲۰۳ پر علی بن مہزیار سے منقول ہے کہ حضرت امام موسیٰ کاظمؑ کے ہاتھ میں فیروزہ کی انگوٹھی تھی جس پر "ان الله الملک" ترجمہ: اللہ ہی مالک ہے۔ نقش تھا حضرتؑ نے فرمایا یہ وہ پتھر ہے، جس کو حضرت جبرئیل، حضرت رسول اللہ کیلئے بہشت سے ہدیہ کے طور پر لائے تھے۔

فصول مہمہ ص ۲۱۸، بحار الانوار ج ۷ مترجم ص ۲۰ پر درج ہے کہ آپؑ کا نقش خاتم "الملک لله وحده" تھا۔

ترجمہ: مملکت اللہ وحدہ کیلئے ہے اور بس۔

حضرت امام علی رضا علیہ السلام کا نقش نگین

الکافی ج ۶ ص ۴۷۳، بحار الانوار ج ۵ مترجم ص ۱ پر حسین بن خالد اور یونس کا بیان ہے کہ حضرت امام علی رضاؑ نے مجھ سے خود فرمایا کہ میری انگوٹھی کے نگینہ پر "ماشاء الله ولا قوة الا بالله" کندہ ہے۔

ترجمہ: "مشیت اللہ کی" جو اللہ نے چاہا اور طاقت وقدرت نہیں ہے مگر اللہ کے واسطے۔

حضرت امام محمد تقی علیہ السلام کا نقش خاتم

فصول المہمہ بحار الانوار ج ۹ مترجم ص ۱۹ پر ہے کہ حضرت امام محمد تقی (علیہ السلام) کا نقش خاتم "نعم القادر الله" تھا۔

ترجمہ: بہترین قدرت والا اللہ ہے۔

حضرت امام علی نقی علیہ السلام کا نقش خاتم

بحار الانوار ج ۱۰ مترجم ص ۱۱۹، روضۃ الواعظین، فصول المہمہ میں مرقوم ہے کہ حضرت امام علی نقی (علیہ السلام) کا نقش خاتم یہ تھا "الله ربی وهو عصمتی من خلقه"

ترجمہ: اللہ میرا رب ہے اور وہی اپنی مخلوق سے میرا محافظ ہے۔

مصباح کفعمی میں ہے کہ حضرت امام علی نقیؑ کا نقش خاتم یہ تھا "حفظ العهود من اخلاق المعبود"

ترجمہ: وعدوں کا پاس کرنا معبود کے اخلاق سے ہے۔

حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کا نقش خاتم

فصول المہمہ اور بحار الانوار ج ۹ مترجم ص ۲۳۲ پر مرقوم ہے کہ حضرت امام حسن عسکریؑ کا نقش خاتم یہ تھا "سبحان من له مقالید السموات والارض"

ترجمہ: پاک ہے وہ ذات جس کی ملک میں زمین اور آسمانوں کی چابیاں۔

حجت خدا حضرت ولی العصر (عج) کا نقش خاتم

احسن المقال ترجمہ منتہی الامال ج ۲ ص پر آقای شیخ عباس لکھتے ہیں کہ حضرت امام زمانہ (عج) کا نقش خاتم "انا حجة الله" ہے۔ ترجمہ: میں اللہ کی حجت ہوں۔

☆☆......☆......☆☆

جشن ولایت

ہر سال جامعہ امام خمینیؒ میں 18 ذوالحجہ روز عید غدیر کی مناسبت سے جشن ولایت منعقد ہوتا ہے۔ اس کی دو نشستیں ہوتی ہیں۔

پہلی نشست

17 اور 18 ذوالحجہ کی درمیانی رات شب شعر ہوتی ہے اس میں اہل سنت اور شیعہ کے نامور شعرائے کرام اپنا کلام پیش کرتے ہیں یہ بہت ہی روحانی اور دلوں کو سرور بخشنے والا پروگرام ہوتا ہے۔ بعد از مغرب شروع ہو کر سحری تک چلا جاتا ہے اس میں ضلع میانوالی کے سارے شعراء شریک ہوتے ہیں ان کے علاوہ لاہور، اسلام آباد، ڈیرہ غازی خان، تونسہ شریف اور سرائیکی پٹی کے علاوہ اور بھی ملک بھر سے شعراء شرکت کرتے ہیں جن کی تعداد 30 کے قریب ہوتی ہے اس میں ہم اپنے تمام معاونین اور چاہنے والوں سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ ہمارے اس پروگرام میں ضرور شرکت کیا کریں اس پروگرام کے دوران باقاعدہ رہائش اور طعام کا بہترین قسم کا انتظام ہوتا ہے اور اگر کوئی شعراء حضرات اس پروگرام میں آنا چاہیں تو ان کیلئے بھی دعوت عام ہے۔

دوسری نشست

18 ذوالحجہ کے دن کو پروگرام کو ہوتا ہے جو کہ صبح آٹھ بجے شروع ہوتا ہے اور شام مغربین تک رہتا ہے۔ اس پروگرام کی خصوصیت یہ ہے کہ پچھلے بارہ سال سے یہ پروگرام چل رہا ہے اس میں جہاں پر اپنے علماء کرام اور خطباء حضرات ہوتے ہیں وہاں ذاکرین اپنے مخصوص انداز میں ولایت علیؑ مولا بیان کرتے ہیں وہیں پر علمائے اہل سنت بھی ہوتے ہیں اور تقریباً ہر فرقہ کے لوگ ہوتے ہیں جن میں بریلوی، دیوبندی، اہل حدیث وغیرہ شامل ہیں یہ جشن ولایت حقیقت میں وحدت امت مسلمہ کا مظہر بن جاتا ہے۔ اس میں تمام لوگوں کے لئے دعوت عام ہے جو ہمارے شعبہ جات سے متعلق لوگ ہیں اور جو ہمارے جاننے والے ہیں ان کے لئے اور جہاں تک یہ ہمارا پیغام پہنچے ان سب کے لئے ہماری طرف سے دعوت عام ہے کہ وہ اس پروگرام میں شرکت کریں اور ولایت اہل البیتؑ سے اپنے تعلق کا عملی مظاہرہ کریں اور واضح رہے کہ ضلع میانوالی میں یہ 18 ذوالحجہ کی مناسبت سے واحد پروگرام ہوتا ہے۔ اس دن پورے ضلع میں کسی اور جگہ پروگرام نہیں ہوتا اور یہی ہمارے جامعہ امام خمینیؒ کا جلسہ بھی ہے۔ جس میں ہمارے معاونین خصوصی طور پر شرکت کرتے ہیں۔ اس پروگرام میں بعض اوقات سیاسی شخصیات بھی تشریف لے آتی ہیں یہ اپنی نوعیت کا منفرد پروگرام ہوتا ہے۔ آپ حضرات شریک ہو کر جہاں ہمیں شکریہ کا موقع دیں گے وہاں پر اہل البیت علیہم السلام کے حضور سے اجر عظیم پائیں گے اور حضرت ولی العصر امام زمانہ (عج) کے جد امجد کی تاج پوشی کی مبارک انہیں دیں گے۔

جہاں پر مولا کی ولایت کا اعلان غدیر خم میں ہوا وہاں پر ظاہری خلافت بھی آپؑ کو اسی دن نصیب ہوئی۔

18 ذوالحجہ

آپ کے تعاون کا منتظر
السید افتخار حسین نقوی النجفی
سربراہ امام خمینیؒ ٹرسٹ میانوالی پاکستان

جشن مسرت

ہر سال جامعہ سیدہ خدیجۃ الکبریٰ سلام اللہ علیہا میں بمناسبت ۲۰ جمادی الثانیہ خواتین عالم کی سردار بی بی دختر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، مادر حسنین علیہم السلام، زوجہ امیر المومنین علیہ السلام حضرت فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا کی نورانی ولادت باسعادت کی خوشی میں خواتین کا بہت بڑا پروگرام منعقد ہوتا ہے اس دن اس پروگرام کی بھی دو نشستیں ہوتی ہیں۔

پہلی نشست

اس نشست میں مدرسہ کی طالبات تعلیمی حوالے سے مختلف خاکے پیش کرتی ہیں اس پر انہیں اسناد دی جاتی ہیں اور اس پروگرام میں کسی خاتون کو بطور مہمان خصوصی دعوت دی جاتی ہے اور پہلی نشست ظہر تک جاری رہتی ہے۔

دوسری نشست

یہ نشست بعد از نماز ظہر شروع ہوتی ہے۔ اس میں بی بی سیدہ زہراء سلام اللہ علیہا کی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی جاتی ہے اور بی بی کی مدح میں خصوصی قصائد پڑھے جاتے ہیں اور مدح اہل بیتؑ میں لکھنے والی خواتین تشریف لاتی ہیں۔ یہ بہت ہی پر مسرت پروگرام ہوتا ہے کیونکہ بی بی زہراء سلام اللہ علیہا تمام کائنات کی ماؤں کے لئے اسوہ اور ماڈل اس لئے یہ بجا طور پر اس دن کو یوم مادر کے طور پر منایا جانا چاہیے اور اس پہلو کو بھی خطابات میں اور بینرز کی صورت میں نمایاں کیا جاتا ہے اس پروگرام میں جو ہماری طالبات فارغ التحصیل ہو چکی ہیں وہ بھی اپنے اس مادر علمی سے تعلق برقرار رکھنے کے لئے تشریف لاتی ہیں جو طالبات موجود ہوتی ہیں ان کی رشتہ دار خواتین بالخصوص ان کی مائیں تشریف لاتی ہیں ضلع میانوالی کے تمام دیہاتوں سے بہت ساری خواتین وفود کی شکل میں شرکت کے لئے تشریف لاتی ہیں۔ اس اشتہار کے ذریعہ بھی تمام خواتین کو ہماری طرف سے دعوت عام ہے کہ اس پروگرام میں شرکت کریں۔ بلا مبالغہ اس پروگرام میں ہزاروں خواتین شریک ہوتی ہیں۔ اس پروگرام کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ مختلف عناوین پر بچیاں نمائش بھی لگاتی ہیں بالخصوص بی بی زہراءؑ کا ایک حجرہ بنایا جاتا ہے اس میں بی بیؑ کے جہیز میں جو کچھ دیا گیا ہے اس کی نمائش ہوتی ہے اس کے علاوہ بی بی کے علم کے موضوع پر تبلیغ کے حوالے سے جدید ذرائع ابلاغ کے حوالے سے بہت سارے خاکے پیش کئے جاتے ہیں۔ یہ بہت بڑا روحانی پروگرام ہوتا ہے جس سے بھرپور استفادہ کیا جاتا ہے۔

ماتم حسینؑ

عزاداری ہماری شہ رگ حیات ہے اور دینی مدارس ہی عزاداری امام حسین علیہ السلام کے محافظ و نگہبان ہیں اور علماء ہی نے عزاداری کا شعور اہل البیت علیہم السلام سے لے کر لوگوں کو دیا ہے اس وقت ہمارے پاکستان میں جو ذاکری ہے یا مرثیہ ہے یا دوہڑہ پڑھا جاتا ہے یا نثر ہے اگر اس کے ماضی کی طرف چلے جائیں تو یہ سب کچھ وہ ہے جو علماء سے لیا گیا ہے اور علماء ہی تھے جنہوں نے اس کی بنیاد رکھی کیونکہ آئمہ اطہار علیہم السلام نے عزاداری کے لئے اپنے شاگردوں کو خصوصی طور پر تاکید کی اور آپؑ کے شاگرد جو آپؑ کے حضور سے علم کی سوغات وصول کرتے تھے وہی علماء تھے ان کے ذریعہ یہ علم ان کے شاگردوں کو منتقل ہوا اور اس طرح نسلاً یہ علم ابھی ہمارے مراجع تقلید کے پاس آیا ان سے یہ شعائیں پھوٹی ہوئی ہیں جو مختلف دینی مدارس میں علمائے کرام موجود ہیں۔ تو اس طرح یہ عزاداری کا جتنا بھی سلسلہ ہے اس کی نگہبانی، اس کی حفاظت اور اس کی تبلیغ و ترویج ہمیشہ علماء نے کی ہے اور اب بھی حقیقی محافظ علماء کرام اور دینی مدارس ہی ہیں۔

اسی پہلو کو مدنظر رکھتے ہوئے جامعہ امام خمینیؒ میں ہر سال 10 صفر المظفر کو "ماتم حسینؑ" کی تقریب عزاداری کے حوالے سے ہوتی ہے اور اس کا فلسفہ یا آئیڈیا اس طرح ہے کہ دینی مدرسہ در حقیقت امام زمانہ (عج) سے مربوط جگہ ہے اور یہ ان کا مرکز ہے اور انہی کے مال سے مدرسہ قائم ہوتا ہے اور انہی کے خصوصی اموال سے مدرسہ کو چلایا جا رہا ہوتا ہے اور نہی کے پروگرام کو ان کے آباء واجداد کے پروگرام کو طلباء پڑھ رہے ہوتے ہیں اور اس وقت وارث عزاداری حضرت ولی العصر امام زمانہ (عج) ہی ہیں تو جتنے بھی عزادار ہیں جو سارا سال عزاداری کرتے رہتے ہیں بالخصوص محرم اور صفر میں امام بارگاہوں، مساجد اور گھروں میں عزاداری کے خصوصی پروگرام منعقد ہوتے ہیں تو ان عزاداروں کو یہ موقع دیا جاتا ہے کہ وہ حضرت امام زمانہ (عج) کے گھر میں آکر ان کے ادارے میں آکر حضرت امام زمانہ (عج) کی خدمت میں ماتم حسینؑ کر کے عزاداری کریں اور انہیں تعزیت پیش کریں۔

جیسا کہ عام دنیا میں بھی یہی ہے کہ جس کے گھر کوئی فوتگی ہو جاتی ہے یا جس کے گھر کوئی سانحہ ہو جاتا ہے تو اس کے گھر جا کر تعزیت پیش کی جاتی ہے اس لحاظ سے کیونکہ اس وقت عزاداری کے وارث حضرت امام زمانہ (عج) ہیں اور مدرسہ انہی سے مربوط ہے تو یہ پروگرام جامعہ امام خمینیؒ میں اس حوالے سے باقاعدہ منعقد ہوتا ہے صبح 8 بجے سے ماتمی دستے آنا شروع ہو جاتے ہیں میانوالی کے ہر گاؤں سے اس پروگرام میں ماتمی دستے آتے ہیں اور باہر سے بھی ماتمی دستے تشریف لاتے ہیں اس کے لئے بھی دعوت عام ہے کہ جو اس ثواب میں شریک ہونا چاہتا ہے اور اس بڑی اندوہ و غم کی مجلس میں آکر اور اس عزاداری میں اپنا حصہ ملانا چاہتا ہے وہ شریک ہوں ہماری طرف سے نوحہ خوانوں کو اور ماتم داروں کو باقاعدہ دعوت دی جاتی ہے۔ لنگر کا انتظام بھی ہوتا ہے اور علم کی شبیہ بھی برآمد ہوتی ہے۔ البتہ ایک ماتمی سنگت ماتم داری کرنے کے بعد جاتی ہے پھر اس کی جگہ دوسری سنگت آتی ہے اس طرح علماء کرام طلباء عزام ماتمیوں کی خدمت کے لئے موجود ہوتے ہیں اور اس میں جیسے ہی مدرسہ کے گیٹ سے داخل ہوتے ہیں تو ننگے پاؤں ماتم کرتے ہوئے آنا ہوتا ہے ہمیں توقع ہے کہ ہمارے اداروں سے مربوط اور دیگر مومنین کرام اس پروگرام میں شرکت فرما کر ہمیں شکریہ کا موقع دیں گے۔

چالیس کے عدد کے بارے میں قرآن و معصومین علیہم السلام اور علماء کرام کے ارشادات

مومن کی شان اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس قدر ہے کہ یہ ممکن ہی نہیں کہ چالیس دن گزر جائیں اور پھر بھی اللہ اسے گناہوں سے پاک نہ کرے

تحقیق و ترتیب...... سیدہ وجیہہ زہراء نقوی

چالیس کے عدد کے بارے میں زیر نظر مقالے میں معلومات فراہم کی گئی ہیں۔ عمل و اوراد و وظائف بجالانے والوں کیلئے یقیناً یہ ایک معلوماتی ذخیرہ اور تحفہ ہے اس کے بارے میں ایک مفصل کتاب لکھی جاسکتی ہے، بہر حال حسب ضرورت مختصراً ایک اجمالی طور پر استفادہ کرنے والوں کیلئے اس میں بہت کچھ ہے۔ قارئین کا بھرپور تقاضا رہا ہم نے اسے جنتری کی زینت بنادیا تا کہ سال بھر کیلئے یہ مقالہ محفوظ بھی ہوجائے۔

قرآن مجید میں چالیس کے عدد کا تذکرہ

- سورہ اعراف آیت ۱۴۲ میں ارشادِ خداوندی ہے "اور ہم نے موسیٰ" سے تیس راتوں کا وعدہ کیا اور اسے ہم نے (مزید) دس کے ساتھ پورا کیا اس طرح اسکے رب کی مقررہ مدت چالیس راتوں میں تمام ہوئی (ترجمہ ابو منصور)
- سورہ بقرہ آیت ۵۱ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "اور جب ہم نے موسیٰ" سے چالیس راتوں کا وعدہ کیا"۔

چالیس کے عدد کے مطابق اوراد و وظائف

- یہ حدیث مبارک عیون اخبار الرضا شیخ صدوقؒ ج ۲ مترجم ص ۱۵۴، بحار الانوار ج ۶۷ ص ۲۴۲، کتاب الایمان والکفر باب اخلاص حدیث ۱۰، آداب نماز از امام خمینیؒ ص ۴۹۴ پر نقل ہے کہ: "حضرت رسول کریم کا ارشاد ہے "جو شخص بھی چالیس صبح تک خدا کیلئے اخلاص برتے۔ اسکے دل سے حکمت کے چشمے پھوٹ کر اس کی زبان پر جاری ہوجاتے ہیں"۔
- آداب نماز مترجم ص ۱۹۱ پر امام خمینی رضوان اللہ لکھتے ہیں کہ حضرت رسول اللہؐ کا فرمان ہے کہ "چالیس کے عدد کا راز اور اسے نازل کرنے کا الٰہی راز بڑے اسرار میں سے ہے"

چالیس دن خلوص کے ساتھ عمل کرنے کے آثار

چالیس احادیث مترجم از امام خمینی رضوان اللہ ص ۴۹۴ پر لکھتے ہیں کہ "چالیس دن کے اخلاص کے یہ آثار و فوائد ہیں کہ بطور تجربہ اخلاص نیت کے ساتھ دل کو کدورت اور آلودگی سے پاک کرنے کی کوشش کیجئے اگر اس کا کچھ اثر دکھائی دیتا ہے تو پھر پابندی سے اس کی کوشش کریں یقیناً خلوص سے بند دروازے کھلنے کی امید لگ جاتی ہے"۔

چالیس دن کی دعا کا نتیجہ

ایک نوجوان نے ایک خوفناک اور گھناؤنے گناہ کا تذکرہ حضرت نبی اکرمؐ سے کیا تو آپؐ نے اسے اپنے پاس سے بھگا دیا جوان ایک پہاڑ پر جا کر چالیس شبانہ روز اللہ تعالیٰ سے گریہ کر کے معافی مانگتا رہا یہاں تک کہ آیت "والذین اذا فعلوا فاحشه ......" نازل ہوئی تو حضرت رسول اللہؐ نے اسکے پاس جا کر خوشخبری دی کہ اللہ تعالیٰ نے تیرے گناہ معاف کردیئے ہیں (تفسیر معانی ذیل آیہ ۱۲۵ سورہ آلعمران۔ چہل احادیث از امام خمینیؒ ص ۳۶۷، کتاب العدل والمعاد حدیث ۲۶، بحار الانوار ج ۶ ص ۲۳)

- بحار الانوار ج ۸۱ ص ۱۹۱، میزان الحکمت ج ۱ ص ۱۴۷ پر ہے کہ حضرت امام جعفر صادقؑ نے یونس بن یعقوب سے فرمایا "ملعون ہے ملعون ہے وہ بندہ جسے ہر چالیس دن کے بعد کوئی مصیبت نہ پہنچے" راوی نے پوچھا "ملعون ہے؟" آپؑ نے فرمایا "ہاں ملعون ہے" راوی کے تعجب پر امام جعفر صادقؑ نے فرمایا "اے یونس! جسم کی چوٹ، منہ پر طمانچہ، پاؤں پھسل جانا، دکھ، درد اور جوتے کے تسمہ کا ٹوٹنا بھی مصیبت میں شمار ہوتے ہیں۔ اے یونس! مومن کی شان اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس قدر ہے کہ یہ ممکن ہی نہیں کہ چالیس دن گزر جائیں اور پھر بھی اللہ اسے گناہوں سے پاک نہ کرے خواہ گناہوں سے یہ پاکیزگی نامعلوم وجوہات کی بناء پر حاصل ہونے والے غم کی وجہ سے ہی کیوں نہ ہو روپیہ پیسہ یا کسی چیز کے وزن کرنے میں کمی بیشی آنے سے بھی جو اسے اضطراب اور دکھ ہوتا ہے اس صدمے کے آنے سے بھی گناہ مٹادیئے جاتے ہیں"۔

چالیس احادیث کا حامل

حضرت نبی اکرمؐ فرماتے ہیں جو شخص رضائے الٰہی اور آخرت میں گھر کے طلب کیلئے چالیس احادیث یاد کرے گا تو وہ بروزِ قیامت انبیاءؑ، صدیقین، شہداء، صالحین کے ساتھ محشور ہوگا"۔

(بحار الانوار ج ۲ ص ۱۵۴)

دعا کی قبولیت اور چالیس کا عدد

ابوخالد کابلی روایات کرتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ "کسی گروہ کے چالیس افراد مل کر دعا کریں تو اللہ تعالیٰ وہ دعا ضرور قبول فرماتا ہے اگر چالیس نہ ہوسکیں تو چار آدمی، دس، دس مرتبہ ایک دعا کو پڑھیں یا ایک ہی شخص چالیس مرتبہ پڑھے تو دعا قبول ہوتی ہے" (الشافی ترجمہ اصول کافی ج ۵ ص ۱۰۲)

خاکِ شفا کی تسبیح کا دانہ

شیخ طوسیؒ لکھتے ہیں کہ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا کہ "جو شخص تسبیح خاکِ شفا پر کچھ ذکر کرے تو اس کے لئے ہر دانہ پر چالیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں" (زادالصالحین ج ۳ ص ۱۷)

حروفِ مقطعات کا عمل

علامہ حسین بخش جاڑا تفسیر انوار النجف میں لکھتے ہیں کہ "جس شخص نے چالیس روز تک حروف مقطعات کو ان کی معین مقدار کے مطابق پڑھا تو اس کی ہر مشکل آسان ہوگی اور غم و پریشانی دور ہوگی"

آیت اللہ سید مہدی، بحرالعلوم لکھتے ہیں

رسالہ سیر و سلوک میں آیت اللہ سید مہدی، بحرالعلوم فرماتے ہیں کہ حضرت رسول اکرمؐ جو رسولوں کے سردار اور ہادی برحق ہیں ان سے متعدد ذرائع سے یہ بات روایت ہوئی ہے کہ "جو شخص چالیس صبحیں اللہ تعالیٰ کیلئے خالص کردے تو اس کے دل سے اس کی زبان پر حکمت کے چشمے جاری ہوگئے" حدیث کی بعض عبارات بعض کتابوں میں مختلف ہیں اور بعض میں فرق ہے مگر مضمون سب کا ایک ہے۔

پھر آقای، بحرالعلوم فرماتے ہیں "میں نے یہ بات اپنی آنکھوں سے دیکھی ہے اور اس بیان سے اسے سمجھا بھی ہے کہ جتنے بھی عدد اور تعداد کے مراحل ہیں ان سب میں چالیس کے عدد کا مرتبہ بہت ہی عمدہ، موزوں، باوقار اور شان والا ہے اور اس تعداد کی بڑی خاصیت ہے۔ سلوک کے مراحل اور منازل طے کرنے میں اور عبور کرنے میں جو انسان کے اندر صلاحیتیں پیدا ہوتی ہیں ان کو پورا کرنے اور طاقت و قوت کے ظہور میں اس چالیس کے عدد کا بڑا اثر ہے البتہ راستے کی منزلیں بہت زیادہ ہیں کیونکہ ہر منزل تک پہنچنے کا ایک ہدف ہوتا ہے اور جتنے بھی مراحل ہیں ایک مرحلہ دوسرے مرحلے کی رہنمائی کرتا ہے۔ چند مثالیں ملاحظہ کریں

- اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کی طینت کو چالیس صبح گوندھا، حدیث قدسی میں بھی یہی ارشاد ہے۔
- چالیس کے عدد میں اللہ تعالیٰ نے قابلیت اور صلاحیت کے جتنے جہان ہیں ان کو لپیٹ کر رکھ دیا ہے۔
- حضرت موسیٰؑ ابن عمرانؑ کی میقات اور ان کے جتنے امور تھے ان کی مدت چالیس راتوں میں پوری ہوئی۔ اسی طرح حضرت موسیٰؑ نے اپنی قوم کو ویرانی اور ہلاکت سے چالیس سال بعد چھڑایا۔

چالیس کے عدد کے بارے میں روایات و واقعات

- حضرت نبی اکرمؐ فرماتے ہیں کہ "جس شخص نے میری امت میں سے چالیس احادیث حفظ کرلیں اس پر جنت میں داخل ہونا لازمی ہوجائے گا"۔
- حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالبؑ بعد وفات رسول اکرمؐ فرماتے ہیں اگر مجھے چالیس افراد مل جاتے تو میں اس گروہ کے خلاف انقلاب اور جنگ و جدال کرتا"۔

حضرت امام حسین علیہ السلام پر چالیس دن گریہ

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے زرارہؒ سے فرمایا کہ "اے زرارہ! آسمان چالیس دن تک حضرت امام حسین علیہ السلام اور حضرت یحییٰؑ بن زکریاؑ پہ خون رویا اور زمین چالیس دن تک سیاہ اشکوں سے روئی اور آفتاب اس طرح رویا کہ اس کو چالیس دن گہن رہا اور اسکی رنگت سرخ ہوگئی اور دریا جوش میں آئے اور ملائکہ نے آپؑ پر چالیس دن تک گریہ کیا" (بحارالانوار ج ۲ مترجم ص ۸۶۔۸۷)

- معصومین علیہم السلام سے مروی ہے کہ "رزق حرام کھانے والے کی چالیس دن تک دعا قبول نہیں ہوتی"۔
- جب حضرت امام مہدی (عج) ظہور فرمائیں گے تو آپؑ چالیس سال کے ہوں گے۔
- حضرت ولی العصر (عج) کے ہمراہ چالیس انبیاءؑ ماسلف موجود ہوں گے۔

سورج کا غروب، طلوعِ آفتاب کے وقت چالیس دن کا گریہ

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ "حضرت امام حسین علیہ السلام کی شہادت کے بعد بھی سورج چالیس دن رویا" جب امام جعفر صادقؑ سے سوال کیا گیا کہ سورج کے رونے کا طریقہ کیا تھا؟ تو امام علیہ السلام نے فرمایا "طلوع و غروب کے وقت اس سورج کا رنگ سرخ ہوجایا کرتا" لہٰذا بیان کیا گیا ہے کہ واقعہ کربلا سے پہلے اس طرح کی سرخی غروب و طلوع آفتاب سے پہلے نہ ہوتی تھی۔

حضرت نوحؑ کی قوم پر عذاب سے چالیس سال پہلے

حضرت امام علی رضا علیہ السلام عیون اخبار الرضا ج ۲ مترجم ۱۶۴ پر ہے کہ عبدالسلام بن صالح ہروی نے حضرت امام علی رضاؑ سے پوچھا کہ فرزند رسولؐ حضرت نوح علیہ السلام کے زمانے میں اللہ تعالیٰ نے پوری روئے زمین کو غرق کیوں کیا؟ جب کہ غرق ہونے والوں میں بچے اور بے گناہ بھی تھے؟ آپؑ نے فرمایا "ان میں بچے سرے سے تھے ہی نہیں کیونکہ جب اللہ تعالیٰ نے عذاب کا ارادہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کے مردوں اور عورتوں کو چالیس سال تک بانجھ بنادیا اور یوں عذاب کے نزول سے چالیس برس قبل بچوں کی پیدائش بند ہوچکی تھی اور حضرت نوحؑ کی قوم غرق ہوئی تو ان میں کوئی بچہ نہ تھا"۔

قیامت سے چالیس سال پہلے

شیخ صدوقؒ اکمال الدین ج اول مترجم کے ص ۲۵۳ پر نقل کرتے ہیں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ "زمین پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہمیشہ ایک حجت خدا رہا ہے جو حلال و حرام جانتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے راستے کی طرف دعوت دیتا ہے اور قیامت سے پہلے چالیس روز کے لئے اللہ تعالیٰ اس حجت خدا کو زمین سے اٹھائے گا تو، توبہ کا دروازہ بند ہوجائے گا اور جو لوگ حجت خدا کے چلے جانے کے بعد ایمان لائیں گے وہ بدترین خلق ہوں گے ان کو ایمان کوئی فائدہ نہ دے گا پھر ان کیلئے قیامت قائم ہوگی"۔

(بقیہ..... صفحہ نمبر ۳۱ کالم نمبر ۲ پر ملاحظہ فرمائیں)



فروغ عزاداری

امام خمینیؒ ٹرسٹ کے شعبہ جات میں سے ایک اہم شعبہ فروغ عزاداری ہے۔ جن علاقوں میں عزاداری نہیں ہوتی ہماری کوشش ہوتی ہے کہ وہاں پر جا کر عزادری حضرت امام حسین علیہ السلام کا بندوبست کیا جائے۔ مثلاً آزاد کشمیر میں بہت سارے گاؤں ایسے تھے جہاں پر مجلس امام حسین علیہ السلام کا انعقاد نہیں ہوتا تھا تو وہاں پر ہمارے ادارہ کی طرف سے افراد بھیجے گئے اور وہاں پر عزاداری کا سلسلہ شروع کرایا گیا الحمد للہ اب بہت ساری جگہوں پر عزاداری ہو رہی ہے اور جن جگہوں پر عزاداری کرنے والا کوئی نہیں ہے وہاں پر ہمارے نمائندے جاتے ہیں پہلے جگہوں کا تعین کیا جاتا ہے اور پھر وہاں پر عزاداری کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ ادارے کی طرف سے ہی مجلس پڑھنے والے بھیجے جاتے ہیں نذر نیاز کا اہتمام ادارہ کی طرف سے کیا جاتا ہے۔

انہی جگہوں میں سے ایک جگہ تحصیل جام پور کی یونین کونسل ٹبی لنڈان جسکا علاقہ وسیع ہے اور یہ کوہ سلیمان کا دامن ہے جہاں پر دو تین سال پہلے جب ہم وارد ہوئے تو وہاں کی صورت حال یہ تھی کہ لوگ اہل البیت علیہم السلام سے محبت کرنے والے موجود تھے اور صدیوں سے وہاں آ کر آباد ہوئے ہیں بلوچ قبائل ہیں لیکن ان کے لئے سب سے مشکل بات پانی تھی پرانے کنوئیں تھے جن سے پانی بھرتے تھے تو پچیس منٹ کے بعد ایک ڈول پانی مہیا ہوتا تھا اور وہ بھی تین تین چار کلو میٹر اور بعض جگہ آٹھ کلو میٹر کی دوری پر تھے دوسرا طریقہ یہ تھا کہ جو پانی بارش کے بعد جوہڑوں میں جمع ہو جاتا تھا وہاں سے پانی بھرتے تھے۔ سڑکوں، بجلی، ہسپتال، مسجد، سکول، امام بارگاہ موجود نہیں تھے لیکن اہل البیت علیہم السلام سے ان کا تعلق تھا اور بقول ان کے کہ ہمارے چودہ گھرانے تھے جو حلب سے نکالے گئے کیوں کہ ہم حضرت امام حسن علیہ السلام اور حضرت امام حسین علیہ السلام سے محبت کرتے تھے اور انہی خاندانوں میں سے یہاں آ کر آباد ہوئے ان کے کچھ خاندان ترکی میں آباد ہوئے اور ان کی ایک شاخ کویت میں بھی موجود ہے تو ہم نے وہاں پر ایک سلسلہ شروع کیا خدا نے توفیق دی اور امام خمینیؒ ٹرسٹ کی طرف سے اور لنور ویلفیئر ٹرسٹ کی طرف سے اور پاکستان کے اندر جو اہل خیر موجود ہے ان کے توسط سے اور بیرون ملک جو پاکستان اہل خیر موجود ہے ان کے تعاون سے کوشش کی گئی اور سترہ بستیوں میں پانی کا انتظام کیا گیا پانچ بستیوں میں باقاعدہ مساجد بنائی گئی ہیں اور بارہ بستیوں میں باقاعدہ علماء دیئے ہوئے ہیں جہاں وہ بچوں کو نماز قرآن اور دینی احکام کی تعلیم دیتے ہیں۔ ایک اہم کام جو ہم نے وہاں پر شروع کیا اور وہ ۱۴۳۰ ہجری کا محرم تھا وہ پہلا محرم تھا جو باقاعدہ ہمارے پیام زینبؑ کے منتظم اعلیٰ مولانا عبدالرؤف عابدی صاحب کی قیادت میں پندرہ جگہوں پر عزاداری کی مجالس منعقد کی گئیں اور وہاں کے لوگوں کو باقاعدہ ماتم کرنے کا طریقہ سکھایا گیا، درود پڑھنے کا طریقہ سکھایا گیا اور علم اٹھانے اور جلوس نکالنے کا طریقہ سکھایا گیا اس میں نذر نیاز کا انتظام بھی کیا گیا یہ سلسلہ اب جاری و ساری ہے شہروں میں ہمارے لوگ بہت زیادہ نیاز دیتے ہیں بعض دفعہ یہ جو نیازیں پکائی جاتی ہیں وہ بے احتیاطی کی وجہ سے ضائع بھی ہو جاتی ہیں لیکن ایسے علاقے جہاں پر غربت و فقر ہے اور وہاں پر ولایت امام حسینؑ رکھنے والے عزاداران موجود ہیں لیکن ان کے پاس کوئی انتظام نہیں ہے تو وہاں پر اگر آپ یہ نذر نیاز جو شہروں میں تقسیم کرتے ہیں اور اپنے گھروں میں تقسیم کرتے ہیں اس میں سے آدھا بچا کر ان علاقوں کے لئے ہمارے ٹرسٹ کے ذریعہ بھیج دیں تو اس کا ثواب ہزار گنا زیادہ ہوگا اور حضرت امام زمانہ (عج) بہت ہی آپ سے خوش ہوں گے تو یہ سلسلہ ہماری طرف سے جاری و ساری ہے امسال بھی یہ پروگرام ہے اور پچھلے سال خواتین کی مجالس کا انتظام بھی کیا گیا ظاہر ہے وہاں سڑکیں بھی نہیں ہیں اور یہ علاقے شہروں سے بہت دور ہیں وہاں بجلی کا انتظام بھی نہیں ہے۔ بہت مشکل ہے وہاں پر جا کر تبلیغ کرنا، عزاداری و ماتم داری کرنا تو اس سلسلے میں ہماری ان تمام لوگوں سے اپیل ہے کہ جو عزاداری کو عام کرنا چاہتے ہیں کیونکہ عزاداری کی بقاء سے اسلام کی بقاء ہے جو لوگ عزاداری کو فروغ دینا چاہتے ہیں ان سے اپیل ہے کہ وہ ہماری اس سلسلے میں مدد کریں اور جہاں پر پہلے سے عزاداری ہو رہی ہے اگر ان میں سے ایک شخص پیسے نہیں ڈالے گا تب بھی عزاداری میں فرق نہیں پڑے گا تو لوگوں کو چاہیے کہ ایسی جگہ پر خرچ کرنے کی بجائے جہاں پہلے سے انتظام موجود ہے ایسے علاقوں کے لئے پیسہ دیں کہ جن علاقوں میں عزاداری نہیں ہو رہی ہے اور وہاں پر وہ لوگ موجود ہیں جو حضرت امام حسین علیہ السلام سے عشق رکھتے ہیں اور اسی عزاداری کے ذریعہ مشن اہل البیتؑ کو عام کیا جا سکتا ہے۔

ہماری آپ سے خصوصی اپیل ہے کہ فروغ عزاداری کے لئے دامے، درمے، سخنے جتنا تعاون ہو سکتا ہے ہمارے ساتھ کیا جائے۔ بالخصوص یہ جو پہاڑی علاقے ہیں اور دور دراز علاقے ہیں جہاں کوئی عالم وذاکر نہیں جاتا۔ اور یقیناً وہاں کوئی نہیں جائے گا کیونکہ اس وقت ہر شخص مادی سوچ رکھتا ہے اور اس کے ذہن میں یہ ہے کہ میں اگر عزاداری کے لئے مجلس پڑھنے جاؤں تو وہاں سے مجھے کچھ ملے گا تو جاؤں گا۔

تو ایسے علاقے محروم رہ جاتے ہیں تو ان میں عزاداری قائم کرنے کے لئے آپ ہمارا ہاتھ بٹائیں ہمارے ساتھ تعاون کریں اور آپ دیا ہوا ایک روپیہ بھی بی بی زہراء سلام اللہ کی خوشنودی کا سبب بنے گا کیونکہ عزاداری حضرت امام حسین علیہ السلام پر جو بھی پیسہ خرچ ہوتا ہے وہ ضائع نہیں ہوتا اور پھر اہمیت کے حوالے سے بعض جگہوں پر اس وقت نام ونمود درمیان میں آ جاتا ہے لیکن گمنام جگہ پر اگر آپ بھیجیں گے جہاں بظاہر کوئی آپ کی تعریف کرنے والا نہیں ہوگا تو ظاہر ہے اس کا اجر بہت زیادہ ملے گا اور کیونکہ حضرت امام زمانہ (عج) کے ہاں تو آپ معروف ہوں گے۔

تو ہماری دردمندانہ اپیل ہے کہ آپ لوگ اہل خیر بلکہ یہ تو عام لوگ بھی کر سکتے ہیں ہماری خصوصی اپیل ہے کہ فروغ عزاداری کے لئے ہمارے ٹرسٹ کو مضبوط کریں تا کہ پاکستان میں کوئی بھی ایسی جگہ باقی نہ رہے مگر یہ کہ وہاں پر عزاداری قائم ہو یہ لوگوں کے ذہن میں ہے کہ عزاداری تو ہر جگہ ہو رہی ہے لیکن افسوس ہے کیونکہ میرا کام زیادہ تر دیہاتوں میں ہے میں بہت سارے دیہاتوں سے

واقف ہوں کہ وہاں کے لوگ چاہتے ہیں کہ وہ عزاداری امام حسین علیہ السلام قائم کریں لیکن ان کے پاس وسائل نہیں ہیں، پیسے نہیں ہیں اور پھر امام بارگاہ تو تصور ہی نہیں کہ وہ بیچارے امام بارگاہ بنا سکیں بعض تو کھلے میدانوں میں بیٹھ کر مولاؑ کو یاد کر کے رو لیتے ہیں اب یہ آپ کا اور ہمارا فرض ہے کہ ان کے لئے امام بارگاہ بنائیں مساجد بنائیں۔ تو ایسی جگہوں پر ایسے افراد کو تقویت دینا اور عزاداری کے انعقاد کے لئے رقم فراہم کرنا اس کا بہت زیادہ اجر ہے کہ جسکا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا ہے۔

ہم تمام قارئین سے توقع کرتے ہیں کہ وہ ہمارے اس پیغام کو اہمیت دیں گے اور ہمارا ساتھ دیں گے بالخصوص تحصیل جام پور کا جو پہاڑی علاقہ ہے جہاں ہم نے پانی کا انتظام کیا ہے وہاں پر عزاداری کے انتظام کے لئے اور کشمیر میں جہاں پر سینکڑوں سادات کے گاؤں ہیں اور سادات ہی بھول گئے ہیں کہ انہوں نے اپنے جدِ امجدؑ کی عزاداری کیسے منانا ہے اور اسی طرح باقی اضلاع بھی ہیں مثلاً خود بڑے بڑے معروف اضلاع جو ہیں ان میں بھی ایسے دیہات موجود ہین کہ جہاں پر سادات و مومنین موجود ہیں لیکن وہاں عزاداری نہیں ہوتی تو اس عزاداری کے فروغ کے لئے ہماری خصوصی حمایت اور سپورٹ کی جائے۔

منتظر تعاون
السید افتخار حسین نقوی النجفی

☆☆☆☆☆

سبیل سقائے تشنگان کربلا حضرت عباسؑ علمدار

اس عنوان سے ہی اس کا معنی و مفہوم آپ سمجھ گئے ہوں گے۔ ہمارے ٹرسٹ کی کوشش ہے کہ ایسی جگہیں جہاں پر لوگ پانی کے لئے ترستے ہیں اور پانی کسی کو پلانا گناہوں کو بخشش کا ذریعہ ہے جب تک پانی رہے گا اس وقت تک ثواب ملتا رہے گا۔ جس کسی نے پانی مہیا کیا ہے تو اس پانی سے اگر کوئی وضو کرے گا، غسل کرے گا، کوئی پانی پیئے گا، جانور پیں گے تو اس پانی فراہم کرنے والے شخص کو اس کا ثواب ملتا رہے گا اور یہ ایک بہت بڑا صدقہ جاریہ ہے۔

ہمارے آئمہ اطہار علیہم السلام سے کتنی حدیثیں وارد ہوئی ہیں کسی نے آ کر پوچھا کہ کوئی ایسا عمل بتائیں کہ جس کا ثواب ہمیشہ جاری رہے تو معصومینؑ نے فرمایا کہ راستے میں ایک کنواں کھودو اور اسے راہ خدا میں وقف کردو۔

حضرت عباس علیہ السلام کا نام سقائے تشنگان کربلا کے نام سے مشہور ہے کہ آپؑ کربلا کے پیاسوں کو پانی پلانے والے تھے تو ان کے نام سے ہم نے یہ شعبہ قائم کر رکھا ہے اور ایسی جگہیں یا سادات و مومنین کے ایسے گھرانے جو خود اپنے لئے پانی کا انتظام نہیں کر سکتے بعض دفعہ سادات کی بچیاں دوسروں کے گھروں میں پانی لینے کے لئے جاتی ہیں انہیں پانی نہیں بھرنے دیتے اور اسی طرح ہم نے بہت ساری ایسی آبادیاں دیکھی ہیں کہ وہاں پر لوگوں کو گندے جوہڑوں سے پانی اس لئے نہیں بھرنے دیا جاتا ہے کہ ان کے گھروں پر حضرت عباس علیہ السلام کا علم لگا ہوا ہے......

تو ایسے بہت ساری جگہیں ہمارے سامنے ہیں اگر کوئی ان کی تفصیل جاننا چاہے تو وہ بھی ہم مہیا کر سکتے ہیں مختلف علاقوں میں یہ دیکھا گیا ہے بالخصوص آزاد کشمیر کے دیہاتوں میں کہ سادات و مومنین کی بچیاں دو دو کلومیٹر پیدل سفر کر کے چشموں سے پانی بھر کر گھر لے کر آتی ہیں ان کی بڑی دردناک کیفیت ہوتی ہے اسی طرح جام پور کی یونین کونسل ٹبی لنڈان وغیرہ میں تو بالکل بری حالت وہاں پر پانی نہ ہونے کی وجہ سے لوگوں نے بغیر غسل کے اپنے جنازے دفن کئے، حیوانات پانی نہ ہونے کی وجہ سے تڑپ تڑپ کر مر گئے۔ تو ہم نے ان علاقوں میں یہ سلسلہ شروع کیا ہے الحمدللہ اس وقت سترہ (۱۷) جگہوں پر پانی کا انتظام ہو چکا ہے لیکن ۳۰ آبادیاں ایسی ہیں جہاں پر ابھی پانی کا انتظام کرنا ہے۔ البتہ مختلف جگہوں پر مثلاً جب نرم زمین میں پانی مہیا کرنا ہوتا ہے تو 12000 روپے میں بھی ایک نلکا لگ جاتا ہے لیکن جو سخت جگہیں ہیں مثلاً جیسے ہمارے میانوالی کا علاقہ کیونکہ پہاڑی سائیڈ ہے تو وہاں پر تیس سے پینتیس ہزار روپے لگ جاتے ہیں اور اسی طرح جام پور اور ٹبی لنڈان وغیرہ کے علاقوں میں چھ لاکھ روپے سے بارہ لاکھ روپے تک ایک ٹربائن پر خرچ ہوتے ہیں۔ آزاد کشمیر میں کیونکہ قدرتی چشمے موجود ہیں اور ان چشموں سے نیچے آبادی کو پانی مہیا کرنے کے لئے پائپ درکار ہوتا ہے ٹینک بنانے ہوتے ہیں تو پہلے ہم نے وہاں پر یہ کام کیا بھی ہے کہ مثلاً آٹھ بستیوں میں پانی مہیا کرنے کے لئے ہم نے انتظامات کئے تو وہ بھی مختلف جگہوں کے حوالے سے مختلف خرچ ہوتا ہے مثلاً دو لاکھ سے لے کر پانچ چھ لاکھ روپے تک تو پانی کے حوالے سے بھی ہماری اپیل ہے کہ جو لوگ چاہتے ہیں کہ اس راہ میں ان کا پیسہ خرچ ہو تو وہ خود کوئی نلکا یا ٹربائن وغیرہ لگوا سکیں یا بعض مساجد ہیں جن کے لئے پانی کا انتظام نہیں ہے یا ایک نلکا لگا ہوا ہے تو اس پر موٹر لگائی جاسکتی ہے تو اس حوالے سے بھی ہماری اپیل ہے کہ ہمارے ٹرسٹ کی مدد کریں اور تفصیلات آپ ہم سے طلب کر سکتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

معصومین علیہم السلام کی دنیا و آخرت کیلئے تعلیم کردہ توبہ و استغفار کی دعائیں

تحقیق و ترتیب: صفدر حسین ڈوگر کربلائی

اوراد کے بارے میں ایک مشاہدہ

راقم الحروف 21 اگست سے 3 ستمبر 2005ء تک زیارات ایران پر تھا حرم حضرت امام علی رضا علیہ السلام کا وداعی سلام کرنے کے لئے کھڑا تھا کہ ضریح اقدس کی دہلیز پر آیت اللہ سید حسن ابطحی سے اچانک ملاقات ہوگئی یہ ملاقات کچھ عرصہ کے وقفہ کے بعد تھی لیکن دو طرفہ شناسائی نے جذبوں کے در کھول دیئے گریہ کی کیفیت تو طاری ہی تھی انہوں نے گلے لگالیا اور خیریت و عافیت پوچھنے کے دوران بھی گریہ کی کیفیت طاری رہی ان کے فرزندار جمند بھی ہمراہ تھے انہوں نے ان سے میرا تعارف کرایا تو انہوں نے کہا کہ میں نے ان کی ماہنامہ القائم میں تصویریں دیکھی ہوئی ہیں...... تو میں نے "پرواز روح" کا حوالہ دیتے ہوئے گزارش کی کہ آپ نے ایک توبہ کا ذکر کیا ہے وہ لکھ دیں کاغذ قلم دیا تو انہوں نے وہ مطلوبہ توبہ لکھنے کی بجائے "استغفر اللہ ربی واتوب الیہ" لکھ دی اور روتے ہوئے تبسم بھی کیا اس واقعہ کے ذکر کا مقصد یہ ہے کہ کوئی بھی اعلیٰ ترین صفات کا مخفی اسم بتانے کیلئے کسی شخصیت کی آمادگی آسان نہیں۔

کچھ حضرات دعا لینے سے واقف ہیں

قدیم علماء نے جو کچھ انہیں ملا یقیناً لکھ دیا ہے مگر انتہائی ماضی قریب سے جب سے ہر شخص کا اس طرف رجحان ہوا ہے عارف باللہ شخصیتیں سائل کو بڑے اعمال دینے سے گریزاں ہیں آیت اللہ عبدالکریم رضوی نجفیؒ لکھتے ہیں کہ جب بھی کوئی عامی شخص مجھ سے ایران میں اسم لینے آیا میں نے اسے آزمانے کیلئے تعداد بھی زیادہ بتائی اور بعض دفعہ اسے مزاح کے طور پر کہا "یا ماست یا چقندر" پڑھ تو مجھے اس کی صلاحیت کا اندازہ ہو جاتا۔

عرفاء کے حلقہ ارادت کے لوگ چونکہ ان کے پاس اکثر ہوتے ہیں اس لئے وہ اسماء دعائیں، اوراد، وظائف، دستور لینے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔

شاید کسی کو توفیق حاصل ہو جائے

میں نے ایران سے ذاتی سطح پر عرفان پر شائع شدہ کتب خود خرید رکھی ہیں اور جب علامہ سید افتخار حسین نقوی مدظلہ العالی وہاں جاتے ہیں تو وہ بھی یہ کتب لانا فراموش نہیں کرتے بہر حال ان کتب کے دقیق مطالعہ سے جو ملتا ہے وہ اس لئے کتب یا پیام زینبؑ میں لکھ دیتے ہیں کہ شاید کسی کو توفیق حاصل ہو جائے۔

معزز قارئین کے خطوط ٹیلی فون اس امر کے شاہد ہیں کہ دعاؤں کے پڑھنے کا رجحان دن بدن بڑھتا جا رہا ہے اور مومنین ان دعاؤں سے استفادہ فرماتے ہیں۔

توبہ و استغفار کے بارے میں

پیام زینبؑ ایک کثیر الاشاعت جریدہ ہے اتنے سارے خاندانوں کے قارئین کی طرف سے توبہ واستغفار کی چار اقساط پر تصور سے بھی زیادہ پذیرائی فرمائی ان چار اقساط کے علاوہ مزید زیر نظر مقالے میں "توبہ واستغفار" کے بارے میں کافی ساری معلومات پیش کی جا رہی ہیں (توبہ واستغفار کیلئے ان چار اقساط کے مطالعے کی گزارش کی جاتی ہے) اور معصومینؑ کی تعلیم کردہ نایاب استغفار کی دعائیں بھی پیش ہیں امید ہے کہ ہمارے معزز قارئین ان سے بھرپور استفادہ کریں گے اب اصل موضوع کی طرف آتے ہیں ملاحظہ فرمائیں۔

کیا توبہ کی دعائیں صرف آخرت کیلئے ہیں؟

اس مقالے میں ہم نے معصومین علیہم السلام کے حوالے سے یہ تحریر کیا ہے کہ توبہ واستغفار کا ورد، قبر و برزخ اور اُخروی نجات کیلئے ہونے کے ساتھ ساتھ دنیا میں بھی مفید ہیں کیونکہ جب اللہ تعالیٰ توبہ قبول فرمائے گا تو دعائیں بھی قبول ہونگی معصومینؑ کے کتنی ساری دعاؤں میں استغفار کو رزق، عزت، وقار، درازی عمر کا ذریعہ قرار دیا ہے ہم نے معزز قارئین کیلئے ہر بات اپنی ثقہ کتب کے حوالوں سے نقل کی ہے تا کہ وہ کامل یقین کے ساتھ کسی بھی دعا کو پڑھ کر فیض یاب ہوں۔

حضرت رسول اللہؐ فرماتے ہیں

حضرت نبی اکرمؐ کا ارشاد ہے کہ جو شخص مسلسل دو ماہ تک روزانہ چار سو (۴۰۰) مرتبہ یہ دعا پڑھے تو اللہ تعالیٰ اسے بہت زیادہ علم و دولت عنایت فرمائے گا (مفاتیح الجنان ص ۱۲۷ ازاد الصالحین ج ۵ ص ۱۳۹)

نوٹ: مصباح کفعمی ہزار و یک نکتہ ص ۲۰۸، خزائن عراقی میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے بھی یہی دعا نقل ہے دعا یہ ہے

" اَسْتَغْفِرُ اللّٰهِ الَّذِیْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مِنْ جَمِیْعِ ظُلْمِیْ وَجُرْمِیْ وَاِسْرَافِیْ عَلٰی نَفْسِیْ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ ".

ایک معروف استغفار کی تعداد اور وقت

ہمارے ہاں مشہور توبہ کی دعا یہ ہے

"اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّیْ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ"

اب ہم ذیل میں اس کی تعداد اور وقت کے بارے میں نقل کرتے ہیں۔

❁ حضرت نبی اکرمؐ فرماتے ہیں جو شخص نماز عصر کے بعد ایک سو (۱۰۰) مرتبہ یہ دعا مانگے تو اللہ تعالیٰ اسکے عوض تین انعام دے گا اس کے گناہ معاف کردے گا اس کا رزق کشادہ کردے گا اور اس کی دعا قبول فرمائے گا (ہدیۃ الشیعہ ص ۱۲۱)

❁ حضرت رسول اللہؐ نے فرمایا جو گناہ کرنے کے بعد یہ دعا مانگے تو اسکا خاتمہ بالخیر ہوگا (ہدیۃ الشیعہ ص ۱۸۲)

❁ حضرت پیغمبر اکرمؐ فرماتے ہیں کہ جب گناہ ہو جائے تو "استغفر اللہ" کہو (یہاں صرف اتنا ہی درج ہے پورا جملہ نہیں) (ہدیۃ الشیعہ ص ۱۹۴)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کا فرمان

ابن بابویہ نے معتبر سند کے ساتھ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے جو شخص نماز فجر کے بعد ستر (۷۰) مرتبہ "استغفر اللہ ربی واتوب الیہ" کہے تو اللہ تعالیٰ اس کے سات سو گناہ معاف کر دیتا ہے (مفاتیح الجنان ص ۱۲۰۳)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام استغفار تعلیم فرماتے ہیں

شیخ یعقوب کلینیؒ نے اصول کافی ج ۵ ص ۱۵۰ آقای شیخ عباس قمیؒ نے مفاتیح الجنان طبع مصباح القرآن ٹرسٹ لاہور ص ۱۱۸۸، زاد الصالحین ج ۵ ص ۱۵۰ مولانا محمد تقی سرسوی، آیت اللہ سید عبدالکریم کشمیری رضوی النجفی نے روح وریحان ص ۸۸ پر نقل کی ہے کہ

"حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جو شخص نماز فریضہ کے بعد پاؤں کو پلٹانے سے پہلے تین مرتبہ یہ دعا پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہ معاف کردے گا خواہ وہ گناہ کثرت میں سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں وہ دعا یہ ہے: "اَسْتَغْفِرُ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ"

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں

شیخ صدوق علیہ الرحمہ ثواب الاعمال مترجم کے ص ۳۶۳ پر لکھتے ہیں

کہ گناہان کبیرہ کے مرتکب گنہگاروں کیلئے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام یہ دعا تعلیم فرماتے ہیں آپؑ نے ارشاد فرمایا جو شب وروز کے گناہان کبیرہ پر پشیمان ونادم ہو تو یہ دعا پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف کردے گا دعا یہ ہے

"اَسْتَغْفِرُ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ بَدِیْعُ السَّمٰوٰاتِ وَالْاَرْضِ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام وَاَسْئَلُهٗ اَنْ یَتُوْبَ عَلَیَّ".

استغفار مغفرت کے ساتھ ہر مسئلے کا حل ہے

توبہ، آغوش رحمت تالیف استاد حسین انصاریان طبع قم ص ۱۳۱، تفسیر انوار النجف ج ۱۴ ص ۱۰۸ پر تفسیر مجمع البیان کے حوالے سے یہ بہترین روایت نقل کی گئی ہے

"ایک شخص حضرت امام حسن علیہ السلام کی خدمت میں آ کر قحط اور مہنگائی کی شکایت کرتا ہے حضرت امام حسن علیہ السلام نے اس سے فرمایا اے شخص! اپنے گناہوں سے استغفار کرو ایک دوسرے شخص نے غربت وناداری کی شکایت کی اس سے بھی حضرت امام حسن علیہ السلام نے فرمایا اپنے گناہوں کی مغفرت طلب کرو تیسرے شخص نے آپؑ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی مولا دعا کریں اللہ تعالیٰ مجھے اولاد عطا کرے تو امام حسن علیہ السلام نے اس سے بھی یہی فرمایا کہ اپنے گناہوں سے استغفار کرو اس وقت آپؑ کے اصحاب نے عرض کیا فرزند رسولؐ آنے والوں کی درخواستیں اور شکایات مختلف تھیں لیکن آپؑ نے سب کو توبہ واستغفار کا حکم دیا۔ حضرت امام حسن علیہ السلام نے فرمایا میں نے یہ چیز اپنی طرف سے نہیں کہی ہے بلکہ سورہ نوح کی آیات سے بھی یہی نتیجہ نکلتا ہے جہاں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

"استغفر وا ربکم ......الخ" (اپنے رب کی بارگاہ میں توبہ واستغفار کرو)

لہٰذا میں نے سبھی کو استغفار کیلئے کہہ دیا تا کہ ان کی مشکلات توبہ واستغفار کے ذریعہ حل ہو جائیں اور حضرت نوح علیہ السلام نے بھی اپنی قوم کو استغفار کی تعلیم دی تھی۔

حضرت امام حسن علیہ السلام نے استغفار کا "حوالہ" ارشاد فرمایا

وسائل الشیعہ کے حوالے سے تفسیر انوار النجف ج ۱۴ ص ۱۰۸ پر درج ہے کہ معاویہ کے دربان کو حضرت امام حسن علیہ السلام نے طلب اولاد کیلئے استغفار کا ورد بتایا اور اس نے شروع کیا تو آخر میں دس اولادوں کا باپ ہوا معاویہ کے کہنے پر جب دربان نے استغفار کے وظیفے کا حوالہ پوچھا تو امام حسن علیہ السلام نے فرمایا کہ استغفار کرنے والے کیلئے سورہ ہود میں "یزدکم قوۃ الی قوتکم" اور سورہ نوح میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "یمدد کم باموال وبنین ......الخ"۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں

زاد الصالحین ج ۵ ص ۱۲۳ تالیف مولانا محمد تقی سرسویؒ لکھتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جو شخص ایک ہی نشست میں ایک ہزار (۱۰۰۰) مرتبہ روزانہ یہ استغفار پڑھے "استغفر اللہ ربی واتوب الیہ" ۴۰ دن پڑھنے تک اس کے اثرات شروع ہو جائیں گے تنگدستی اور قرض کی ادائیگی کیلئے یہ موثر ہے۔

زاد الصالحین کے مولف لکھتے ہیں کہ یہ میرا آزمودہ اور مجرب عمل ہے اگر ہو سکے تو بعد نماز عصر کے پڑھیں۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کا ارشاد

شیخ احمد بن فہد اور دیگر علماء نے روایت کی ہے کہ ایک شخص حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور شکایت کی کہ میرا کاروبار بند ہو چکا ہے جدھر کا رخ کرتا ہوں ناکام

رہتا ہوں اور جو حاجت پیش آتی ہے وہ پوری نہیں ہوتی حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا نماز فجر کے بعد دس مرتبہ یہ دعا پڑھو

"سبحان الله العظیم وبحمده استغفر الله واسئله من فضله"

راوی کہتا ہے کہ میں نے یہ دعا تھوڑا عرصہ ہی پابندی کے ساتھ پڑھی تھی کہ کچھ لوگ گاؤں سے آئے اور انہوں نے بتایا کہ تمہارا ایک رشتہ دار فوت ہو گیا ہے اور سوائے تمہارے اسکا کوئی وارث نہیں ہے پس اس طرح مجھ کو بہت سا مال وزر مل گیا

دنیا اور آخرت کیلئے یکساں دعا

کافی اور مکارم میں روایت نقل ہوئی ہے کہ ہلکام نامی ایک شخص حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا مجھے کوئی ایسی دعا تعلیم فرمائیں جو میری دنیا اور آخرت کیلئے جامع و یکساں مفید اور آسان ہو حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے اسے یہی مندرجہ بالا دعا تعلیم فرمائی اور کہا کہ اسے نماز فجر کے بعد طلوع آفتاب تک پڑھا کرو اس نے یہ دعا پابندی کے ساتھ پڑھنا شروع کردی تو اس کے حالات بہتر ہو گئے ((مفاتیح الجنان ناشر مصباح القرآن ٹرسٹ لاہور ص ۱۲۰۶، چشمہ رستگارے تالیف شہیب زادگان طبع قم ص ۴۴)

حضرت رسول اللہ کا ارشاد

مہج الدعوات میں عارف باللہ حضرت سید ابن طاؤس علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ حضرت نبی اکرم کا ارشاد ہے کہ جو کوئی رزق، روزی کی تنگی کی وجہ سے شدت سے پریشان ہو تو تیس ہزار (۳۰۰۰۰) مرتبہ یہ استغفار پڑھے تو اللہ تعالیٰ سے بہت جلد اس مصیبت سے نجات دے گا استغفار یہ ہے "استغفر الله واتوب الیه" (ہزار و یک ختم ص ۲۰۸)

وسعت رزق کیلئے حضرت امیر المومنینؑ کا ارشاد

حضرت امیر المومنین علیہ السلام دعا تعلیم فرماتے ہیں کہ "اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہترین کلام یہ ہے کہ بندہ سجدے میں تین مرتبہ یہ کہے

"رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ"

سید الاستغفار......آیت کریمہ

قرآن حکیم میں یہ دعا سورہ الانبیاء آیت ۸۷ ہے یہ حضرت یونس علیہ السلام نے مچھلی کے پیٹ میں ذکر فرمائی اور اللہ تعالیٰ نے انہیں مچھلی کے پیٹ کی تاریک قید سے رہائی اور نجات عطا فرمائی اسے ہمارے مراجع عظام نے اس کا "ذکر یونسیہ" کے نام سے بھی ذکر فرمایا ہے آیت میں دعا یہ ہے: "لا اله الا انت سبحنک انی کنت من الظالمین"

اس ذکر کی تعداد اور طریقہ

راقم الحروف نے کتب کے مطالعہ کے علاوہ جن عرفا سے رجوع کیا انہوں نے تعداد بتانے سے گریز کیا یقیناً وہ مخاطب کے ظرف کو متحمل نہیں پاتے یہی کہا گیا کہ کھلی تعداد کے ساتھ پڑھو دوبارہ کتب کی طرف رجوع کیا تو مجھے اس ∞ □ ی تعداد مل گئی جس کے خاطر خواہ اثرات بھی مرتب ہوتے ہیں اب ملاحظہ فرمائیں

آیت اللہ سید عبدالکریم رضوی النجفی

آیت اللہ سید عبدالکریم رضوی النجفی "آفتاب خوباں" میں سوال وجواب کے ذیل میں اس بارے میں کہتے ہیں سوال وجواب ملاحظہ فرمائیں

س:۔ سالک کے لئے بہترین عبادتی اعمال میں سے کون سا عمل ہے؟

ج:۔ اس کا بہترین عمل سجدہ ہے اور سجدہ میں ذکر یونسیہ "لا الـه الا انت سبحانک انی کنت من الظلمین" کا پڑھنا ہے (آفتاب خوباں ص ۷۱)

س:۔ آثار ذکر یونسیہ کیا ہیں؟

ج:۔ اگر کوئی ذکر یونسیہ کو جاری رکھے تو اس کے باقاعدگی سے پڑھنے والوں سے اتصال ہو جاتا ہے اور انسان کی برزخی آنکھ کھل جاتی ہے۔

س: کیا آپ نے شیخ علی زاہد قمی شاگرد ملا حسین قلی ہمدانی کو دیکھا ہے اور ان سے کوئی سوال کیا ہے؟

ج: میں نے ان سے پوچھا تھا راہ بندگی کیلئے کچھ فرمائیں تو انہوں نے فرمایا تھا "ذکر یونسیہ" حالت سجدہ میں کیا جائے (آفتاب خوباں ص ۱۰۰)

روح وریحان کے حوالے

آیت اللہ سید عبدالکریم نجفی "ذکر یونسیہ" کا تذکرہ اپنی کتاب روح وریحان میں اس طرح فرماتے ہیں: آخری صدی کے عرفا کا سلسلہ جن میں آیت اللہ سید علی شوستری، آیت اللہ حسین قلی ہمدانی (جو سید علی شوستری اور شیخ مرتضیٰ انصاری ایسے جلیل القدر اساتذہ کے شاگرد تھے) آیت اللہ سید احمد کربلائی، عارف کامل آیت اللہ سید علی آقا قاضی تبریزی ان سب کا اس پر اتفاق تھا کہ اس کو سجدہ میں پڑھتے تھے اور اسی کی تاکید کرتے تھے (روح وریحان ص ۹۱)

تعداد کے بارے میں وضاحت

آیت اللہ سید عبدالکریم رضوی النجفیؒ اپنے ان اساتذہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ تمام اساتذہ اپنے شاگردوں کے ذہنی، قلبی اور روحانی ظرف کو دیکھ کر اس ذکر کی تعداد بتاتے تھے فرماتے ہیں ذکر یونسیہ کا آغاز سجدہ میں چار صد مرتبہ (۴۰۰) سے کیا جائے پھر چھ صد مرتبہ اور پھر اپنی ذہنی استعداد کو بڑھاتے جائیں اور اس کو صرف استغفار کے نظریہ سے پڑھا جائے پھر روحانی استعداد پر اثرات مرتب ہوتے دیکھ کر کسی روحانی استاد کی طرف رجوع کریں (روح وریحان ص ۹۲)

آیت اللہ سید عبدالکریم مزید اثرات بتاتے ہیں

- ذکر یونسیہ کے اثرات اور مسلسل پڑھنے اور مکمل طور پر توبہ کرنے اور ترک گناہ کے بعد مشاہدات ایسے ہیں جو ایک سال کے بعد ظاہر ہونا شروع ہونگے۔
- معرفت نفس ومعرفت الٰہی کیلئے یہ بہترین دعا ہے جیسا کہ آقای سید ہاشم حداد نے ذکر کیا ہے۔

● نورانی حجابات کے مشاہدات اور روحانی ارتقاء کیلئے خوب ہے۔

● قبولیت دعا، نجات اخروی کیلئے بہترین استغفار ہے۔

● ذکر میں فنا ہونے کے بعد تجرد روح کا کمال حاصل ہوتا ہے جیسے مرحوم سید ہاشم حداد تین روز حالت تجرد برزخی میں رہے۔

● مکاشفہ کی حالت بھی، ذکر کے دائمی پڑھنے سے اثرات آجاتے ہیں

(روح وریحان ص ۹۲، ۹۳)

آیت اللہ جواد ملکی تبریزیؒ

آیت اللہ محمد تقی بہجت "فریاد گر توحید" کے ص ۹۲ پر...... سالک ربانی آیت اللہ جواد ملکی تبریزی نے جو دستور پڑھنے کیلئے آیت اللہ شیخ محمد حسین کمپانی کو خط کے ذریعے تحریر کئے وہ تمام تحریر کرتے ہیں کتاب کے ص ۹۶ پر آقای جواد تبریزی "ذکر یونسیہ" کے بارے میں لکھتے ہیں

"ذکر یونسیہ کو مسلسل شب و روز سجدہ میں پڑھا جائے اور اس کو جاری رکھا جائے جو زیادہ پڑھ سکتا ہے وہ زیادہ پڑھے مگر چار صد (۴۰۰) مرتبہ پڑھ کے میں نے بڑے مشاہدے کئے ہیں کئی اور لوگوں نے بھی مجھ سے یہی ذکر کیا ہے"۔

● حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ "میں اس شخص پر حیران ہوں جو غمزدہ بھی ہے اور چاروں طرف سے اندوہ سے گھرا ہوا بھی اور وہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّی كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ " کا ذکر نہیں کرتا۔

(ہدیۃ الشیعہ ص ۲۲۲، ہزار و یک ختم تالیف محمد ابراہیم نصر اللہی بروجردی طبع قم ص ۱۵۴)

ذکر یونسیہ مہمات اور زندان سے رہائی کیلئے

آقای محمد ابراہیم ہزار و یک ختم کے ص ۱۵۴ پر لکھتے ہیں کہ "ذکر یونسیہ" کسی خاص مقصد کیلئے خصوصاً زندان سے رہائی کیلئے ستر (۷۰) ہزار مرتبہ سات روز یا دس روز یا چالیس روز میں ختم کرے مجرب ہے۔

ہر قسمی مصیبت، صحت بیماری، دفع دشمن کیلئے

ذکر یونسیہ کو ہر روز ۷۳۰ مرتبہ پڑھا جائے تو ہر قسم کا دکھ، غم واندوہ دور ہوگا بیماری سے صحت ملے گی اور دشمن زیر ہوگا (ہزار و یک ختم ص ۱۵۴)

ہر حاجت کیلئے

کوئی حاجت درپیش ہوتی تو نماز عشاء کے بعد اس استغفار کو ستر (۷۰) مرتبہ یوں پڑھیں

(چشمۂ رستگارے ص ۳۰)

"یا حی یاقیوم بحق لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین"۔

☆☆☆☆☆

بقیہ...... جادو آسیب ٹونہ

اسم الٰہی کا ورد

● جس مرد وزن پر جادو کا اثر ہو وہ دن رات، چلتے پھرتے، اٹھتے بیٹھتے "یامُمِیتُ" کا ورد کرے تو اللہ تعالیٰ اسے صحت کاملہ سے سرفراز فرمائے گا۔

سورہ رحمان کا عمل

● سورہ رحمان کا کیسٹ یا سی ڈی، ٹیپ ریکارڈر یا سی، ڈی پلیئر پر چلا کر سامنے پانی رکھیں اور آنکھیں بند کر کے سنیں جب تلاوت پاک ختم ہونے کو پہنچے تو اس پانی کو مریض کو پلائیں گھر میں چھڑکیں اللہ تعالیٰ اپنے مقدس کلام کے اعجاز سے صحت کاملہ عطا فرمائے گا۔

● سورہ یونس کی مندرجہ ذیل آیت مریض خود پڑھے، لکھ کر گلے میں ڈالے یا کسی پیالے میں لکھ کر پیے، سب سے بہتر ہے کہ خود پانی پر دم کر کے پی لے اور آیت کا باقاعدہ ورد کرتا رہے۔ آیت یہ ہے: "علما القو قال موسیٰ ماجستم بہ السحر سے لے کر لوکرہ المجرمون تک"

اساتذہ کے مجربات

● سورہ یونس، سورہ طہٰ اور سورہ اعراف کا پہلا رکوع پڑھ کر اول وآخر ۹ مرتبہ درود پاک پڑھ کر پانی پر دم کریں اور متاثرہ مریض کو پلائیں۔ انشاء اللہ روز بروز مریض پر سے اثرات ختم ہونا شروع ہو جائیں گے۔

● چاروں قل اور سورہ یونس کی آیت ۸۰، ۸۱ سات سات مرتبہ اول وآخر نو مرتبہ درود پاک کے ساتھ پڑھیں پانی پر دم کر کے مریض کو پلائیں گھر میں بھی اس دم ہوئے پانی کو چھڑکیں۔

قارئین سے گزارش

معزز قارئین! جن حضرات کو شک یا یقین ہے ان اعمال پر عمل پیرا ہونے سے پہلے گزارش ہے کہ:

● رزق حلال کھائیں، اللہ تعالیٰ کے واجبات ادا کریں۔

● اسی (۸۰) روپے حضرت امام زمانہ ع (ج) کا صدقہ نکالیں۔

● ہر عمل کے اول وآخر میں نو مرتبہ درود پاک پڑھیں۔

● غیبت اور جھوٹ سے مکمل پرہیز واجب ہے۔ ایسے لوگوں کی دعا ہرگز قبول نہیں ہوتی۔

☆☆......☆......☆☆

جادو، آسیب، ٹونا، نظرِ بد کا اثر زائل کرنے کے لئے حضرات معصومین علیہم السلام کے فرمودات اور دیگر مجرب اعمال

تحقیق۔۔۔۔۔ حسین سراج زادہ

کیا نظرِ بد کی کوئی حقیقت ہے؟

بہت سے لوگوں کا عقیدہ ہے کہ بعض آنکھوں میں ایک خاص قسم کا اثر ہوتا ہے جب وہ کسی چیز کی طرف توجہ کی نگاہ سے دیکھتے ہیں کہ اسے نابود کردیں یا درہم برہم کردیں اور اگر کوئی انسان ہے تو اسے بیمار یا دیوانہ کردیں۔

بعض آنکھوں میں مقناطیسی قوت ہوتی ہے

یہ مسئلہ عقلی لحاظ سے کوئی امر محال نہیں ہے کیونکہ موجودہ زمانہ کے بہت سے ماہرین کا نظریہ ہے کہ بعض آنکھوں میں ایک خاص قسم کی مقناطیسی قوت چھپی ہوئی ہوتی ہے جو بہت سارے کام کرتی ہے یہاں تک کہ مشق کے ذریعے اس کی پرورش ہوسکتی ہے آنکھوں کی اسی مقناطیسی قوت کے ذریعہ دوسرے آدمی پر مقناطیسی نیند طاری کی جاتی ہے۔ جس دنیا میں "لیزر شعاعیں" جو غیر مرئی ہیں ایسا کام کرسکتی ہیں جو کسی انتہائی خطرناک اور تباہ کن ہتھیار سے بھی نہیں ہوسکتا تو بعض آنکھوں میں ایسی قوت کے وجود کو تسلیم کرلینا جو مخصوص لہروں کے ذریعے طرف مقابل میں اثر انداز ہوسکے کوئی عجیب چیز نہیں ہوگی۔

بہت سے لوگ نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے خود اپنی آنکھوں سے ایسے افراد دیکھے ہیں جو آنکھ کی اس مرموز توانائی کے حامل تھے اور انہوں نے کچھ لوگوں جانوروں یا پھر دوسری چیزوں کو اپنی آنکھوں کی اس خفیہ طاقت سے بیکار کردیا تھا لہٰذا نہ صرف یہ کہ ان امور کے انکار پر اصرار نہیں کرنا چاہیے بلکہ ان کے وجود کے امکان کو عقل اور علم کے لحاظ سے قبول کرلینا چاہیے۔

ذاتی مشاہدہ

راقم الحروف کا ذاتی مشاہدہ ہے کہ جادو، ٹونا کرنے والے کو اس وقت تک موت نہیں آتی جب تک وہ خود جادو کے اثرات کے زیرِ اثر نہ آئے۔

کئی جادو، ٹونا کرنے والوں کو پاگل ہوتے دیکھا، کپڑے اتار کر سڑکوں پہ پڑے دیکھا، دماغ میں کیڑے پڑتے دیکھا۔ یعنی ایسے ملعونین، بدقسمت مخلوقِ خدا کے دشمن، عبرتناک زندگی اور موت سے دوچار ہوجاتے ہیں۔

جادو، ٹونا کا توڑ کرنے والے اعمال

ہم اپنے معزز قارئین کی خدمت میں ردِ سحر کے اعمال و اوراد لکھ رہے ہیں جو ہمارے مجربات کے ساتھ ساتھ محمدؐ و آلِ محمدؐ کے فرامین کے مطابق ہیں آپ کو تمام اعمال یا ایک عمل جس سے آپ کی تسلی ہو، بجالانے کی اجازت ہے اور آگے بتانے کی بھی اجازت ہے۔

حضرت سیدہ زہراء سلام اللہ علیہا کا فرمان

حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا کا ارشاد ہے کہ "جو کوئی کسی بھی چیز کے کھانے پینے سے پہلے "یَا شَافِیُ" پڑھ لے تو اس پر زہر بھی اثر نہ کرے گی"

کتنا آسان عمل ہے اور حضرت سیدۃ النساء العالمینؑ کا بتایا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو یہ عمل ہمیشہ بجالانے کی توفیق عطا فرمائے پانی یا کوئی مشروب پیتے وقت حضرت امام حسین علیہ السلام کی پیاس کو یاد کریں ان کے قاتلوں پر لعنت کریں اللہ تعالیٰ گناہ بھی معاف کردے گا اور مشروب بھی نقصان نہ دے سکے گا۔

یہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد مبارک ہے:

❁ نمازِ صبح کے بعد چالیس مرتبہ سورہ مبارک فاتحہ کی تلاوت کریں اور ہر ایک مرتبہ سورہ الحمد پڑھنے کے بعد یہ دعا پڑھیں یعنی جب بھی سورہ الحمد ختم ہو یہ دعا پڑھیں:

"حسبنا الله ونعم الوكيل تبارك الله احسن الخالقين ولا حول ولا قوة الا بالله العلى العظيم"

اس دعا کو صحت مند ہونے کے بعد بھی جاری رکھیں یہ دعا مہج الدعوات (سید ابن طاؤس) ص ۷۷ اور باقیات الصالحات ص ۲۰۵ پر بھی نقل ہے اور ان کتب کے مولفین نے اسے اپنے مجربات میں لکھا ہے۔

❁ سورہ "القلم" کی آیت نمبر ۵۱ "**وان يكاد الذين كفروا ليزلقونك بابصارهم لما سمعوا الذكر و يقولون انه لمجنون**" وقت مقرر کرکے کسی بھی نماز کے بعد باون (۵۲) مرتبہ پڑھ کر حضرت امام زمانہ (عج) کی نذر کردیں تو اللہ تعالیٰ شفایاب فرمائے گا۔ (انشاء اللہ)

❁ حضرت پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص روزانہ ایک ہزار مرتبہ سور

توحید/اخلاص "قل هو الله احد" پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس پر ہونے والے ہر وار، ہر جادو کا خود محافظ بن جائے گی اور شفا کے ساتھ ساتھ اس کے نامہ اعمال میں ایک ہزار انبیاءؑ اور ایک ہزار ملائکہ کے اعمال درج کرے گا۔

نوٹ:۔ سورہ توحید کو ایک سانس میں ختم کرنے سے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے سختی سے منع فرمایا ہے۔ اسے ٹھہر ٹھہر کر پڑھیں۔

اسماء نے پیغمبر اکرمؐ سے تعویذ لینے کی اجازت لی

اسلامی روایات میں بھی ایسی بہت سی مختلف تعبیریں نظر آتی ہیں جو اس امر کی اجمالاً تائید کرتی ہیں ایک حدیث میں آیا ہے کہ اسماء بنت عمیس نے پیغمبرؐ کی خدمت میں عرض کیا "بعض اوقات جعفر کے بیٹوں کو نظر لگ جاتی ہے کیا میں ان کیلئے "رقیہ" لے لوں؟ (رقیہ سے مراد وہ لکھی ہوئی دعائیں ہیں، جنہیں کچھ لوگ بُری نظر سے بچنے کیلئے اپنے پاس رکھتے ہیں اور اسے تعویز بھی کہتے ہیں)

پیغمبرؐ نے فرمایا: "نعم فلو كان شئى يستبى القدر لسبقة العين"

"ہاں! کوئی حرج نہیں ہے اگر کوئی چیز قضاء و قدر پر سبقت لے سکتی ہے تو وہ نظر بد کا لگنا ہے" (مجمع البیان ج ۱۰ ص ۳۴۱)

حضرت رسول اکرمؐ نے حسنینؑ کیلئے تعویذ بنایا

ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ امیر المومنینؑ نے فرمایا

حضرت پیغمبر اکرمؐ نے امام حسنؑ اور امام حسینؑ کیلئے ایک تعویذ بنایا اور آپؐ نے یہ دعا پڑھی: "میں تمہیں تمام کلمات اور خدا کے اسمائے حسنٰی کے...... موت، موذی جانوروں کے شر اور ہر بُری آنکھ اور حسد کرنے والے کے شر سے جبکہ وہ حسد کرے سپرد کرتا ہوں"۔

نظر بد بھی حق اور تعویذ کا وسیلہ کرنا بھی برحق ہے

اس کے بعد پیغمبرؐ نے ہماری طرف دیکھا اور فرمایا حضرت ابراہیمؑ نے اسماعیلؑ و اسحٰقؑ کیلئے اسی طرح سے تعویذ بنایا تھا" (نور الثقلین ج ۵ ص ۴۰۰)

نہج البلاغہ میں بھی آیا ہے "العین حق والرقى حق" "نظر بد بھی حق ہے اور اس کے دفع کرنے کیلئے دعا و تعویذ سے متوسل ہونا بھی حق ہے" (نہج البلاغہ کلمات قصار جملہ ۴۰۰) اس نکتہ کا ذکر کرنا ضروری ہے اس میں کوئی امر مانع نہیں ہے کہ یہ دعائیں اور وسیلے حکم خدا سے آنکھوں کی مرموز مقناطیسی قوت و توانائی کی تاثیر کو روک دیں جیسا کہ دعائیں بہت سے دوسرے مخرب عوامل پر اثر انداز ہوتی ہیں اور انہیں خدا کے حکم سے بے اثر کر دیتی ہیں۔

نظر بد سے بچنے کیلئے علامہ شیخ عباس قمی کی نقل کردہ دعائیں

- حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ جب کسی کو یہ خوف ہو کہ کسی کو نظر بد لگ جائے گی تو تین مرتبہ یہ پڑھے

"ماشاء الله لاقوة الا بالله العلى العظيم"

- نیز روایات میں آیا ہے کہ جب کوئی اپنے آپ کو بن سنوار کر گھر سے نکلے تو سورہ فلق اور سورہ والناس پڑھ لے انشاء اللہ اسے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچائے گی
- نظر بد سے بچنے کیلئے دونوں ہاتھ چہرے کے سامنے بلند کر کے سورہ الحمد، سورہ توحید، سورہ فلق اور سورہ الناس کو پڑھ کر ہاتھوں کو سر کے اگلے حصہ پر دم کرے نظر بد سے محفوظ رہے گا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا فرمان ہے "اگر قبروں کو کھود کر دیکھا جائے تو ان میں سے اکثر اموات نگاہِ بد کے اثر سے واقع ہوئی ہوں گی"۔

(تفسیر القرآن ج ۵ ص ۳۰۷ علامہ ظفر حسن امروہوی)

باہمی رشتوں پر جادو کا علاج

اکثر شوہر اور بیوی کی ناچاکی میں جادو، سحر، ٹونے کا بہت ذکر کیا جاتا ہے، ساس، بہو، نند، بھابی اور دیگر رشتوں کا چاہے قصور ہو یا نہ ہو ان رشتوں میں سے کسی کو بیماری لاحق بھی ہو تو بھی جادو، ٹونے کا نام لیا جاتا ہے۔ جو کوئی چاہتا ہے کہ مجھ سے ناراض رشتہ دار کی صلح ہو جائے اور اس کے دل سے یہ وہم، خدشہ، شک، الزام اور بہتان دور ہو جائے کہ اس پر جادو فلاں نے کیا ہے۔ تو اگر کوئی مرد یا عورت صرف رضائے الٰہی کے لئے اور اس ماحول کو خوشگوار بنانے کے لئے مندرجہ ذیل اعمال کرے تو وہ گھر جنت بن سکتے ہیں یہ عمل متعلقہ، متاثرہ یا کوئی بھی گھر کا فرد پڑھ سکتا ہے۔

- کسی مٹھائی یا چینی پر سید الشہداءؑ حضرت امام حسینؑ کی نیاز دیں اور اس پر اول و آخر درود پاک پڑھ کر ایک ہزار مرتبہ اسم الٰہی "یـــــا ودود" کا ذکر کر کے تمام متعلقہ افراد کو کھلائیں یا چائے، شربت میں چینی استعمال کریں۔
- اللہ تعالیٰ کا اسم مبارک "یَا جَامِعُ" روزانہ ایک سو چودہ (۱۱۴) مرتبہ پڑھ کر ناراض لوگوں کا تصور رکھیں تو اللہ تعالیٰ گھر اور خاندان کے ماحول کو انتہائی خوشگوار بنا دے گا

موثر اور مجرب عمل

ایک موثر اور مجرب عمل آپ کی نذر ہے کہ: اول و آخر گیارہ مرتبہ درود پاک پڑھیں پھر تین مرتبہ "اعوذ بالله من الشيطن الرجيم" پڑھیں پھر اکتالیس (۴۱) مرتبہ سورہ "والناس" پڑھ کر پانی پر دم کریں جس پر جادو، ٹونا ہوا ہے اس کو وہ پانی پلائیں بلکہ وہ دم کردہ پانی میں پیے تو چند روز میں تمام منفی اور شیطانی انحرافات ختم ہو جائیں گے۔ اس کے اثرات تو پہلے دن سے شروع ہو جاتے ہیں اور یہ صرف دس منٹ کا عمل ہے اسے پڑھ کر ضرور آزمائیں۔ جو شخص ہر رات کو سوتے وقت یہی عمل پڑھ کر سوئے تو اس پر زندگی بھر کسی شیطانی عمل کا بد اثر نہیں ہو سکتا۔ انشاء اللہ

(بقیہ...... صفحہ نمبر ۴۶ کالم نمبر ۲ پر ملاحظہ فرمائیں)

نظر بد انسان کو موت تک اور اونٹ کو "ہانڈی" تک پہنچا دیتی ہے (ہدیۃ الشیعہ ص ۳۰)



نظر بد کے بارے میں معصومینؑ کے ارشادات اور اس کا علاج

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں
جو شخص سورہ یٰسین اپنے پاس لکھ کر رکھے وہ اپنے جسم میں حسد، نظر بد، جن وانس کی اذیتوں، جنون اور ہر قسم کے درددوں سے محفوظ رہے گا۔

پیشکش...... پروفیسر سید مزمل حسین نقوی راولپنڈی

حضرت رسول اکرمؐ ارشاد فرماتے ہیں

- نظر بد سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرو چونکہ نظر بد کا لگنا حق ہے۔
- نظر بد کا لگنا انسانی حق ہے نظر بد انسان کو بلندی سے گرا سکتی ہے۔
- نظر بد انسان کو موت تک اور اونٹ کو "ہانڈی" تک پہنچا دیتی ہے (ہدیۃ الشیعہ ص ۳۰)
- اگر کوئی شے تقدیر سے بھی سبقت لے جانے والی ہوتی تو وہ نظر بد ہے۔
- اللہ کی تقدیر کے بعد میری امت میں سے سب سے زیادہ اموات بوجہ نظر بد ہونگی۔
- اسماء بنت عمیس نے حضرت نبی اکرمؐ سے عرض کی کہ یارسول اللہؐ! بنو جعفر کو نظر بد لگ جاتی ہے حضرت رسول اللہؐ نے ان پر دم کرنے کا حکم دیا۔
- نگاہِ بد شیطان کا زہریلا تیر ہے (ہدیۃ الشیعہ ص ۱۱)

حضرت امیر المومنینؑ کا ارشاد

نہج البلاغہ حکمت ۴۰۰ میں حضرت امیر المومنینؑ فرماتے ہیں کہ
"چشم بد۔ افسوں، سحر اور نیک فال ان سب میں واقعیت ہے"۔

سلمان محمدی کو خندق کھودتے ہوئے نظر بد لگی

تفسیر انوار النجف ج ۱۱ ص ۱۶۵ میں ہے کہ جنگ خندق میں حضرت سلمان محمدی چونکہ خندق کھودنے میں ماہر تھے اور دس جوانوں کے برابر کام کرتے تھے اس لئے مہاجر اور انصار ہر دو گروہ انہیں اپنا بناتے تھے جب ان کا آپس میں جھگڑا طے نہ ہوا تو حضور نبی اکرمؐ نے فرمایا "سلمان ہم اہل بیتؑ میں سے ہے"۔

معارج میں ہے کہ سلمان کو قیس بن صعصعہ کی نظر بد لگی اور وہ بیمار ہو گئے جب حضرت نبی کریم کو اطلاع ہوئی تو آپؐ نے قیس کو حضرت سلمان کیلئے وضو کرنے کا حکم دیا اور اس کے اس پانی کو ایک برتن میں جمع کر کے حضرت سلمان کو اس سے نہلانے کا حکم دیا اور کہا کہ خالی برتن کو حضرت سلمان کی پشت کے پیچھے الٹا رکھ دیا جائے پس اس عمل سے نظر بد کا اثر جاتا رہا۔

صحیفہ کاملہ مترجم مولانا السید علی طبع لاہور کے دیباچہ میں علامہ سید نجم الحسن کراروی ص ۸۹ پر احمد بن حنبل کی روایت نقل کرتے ہیں کہ ان کا کہنا ہے کہ "حضرت زین العابدین علیہ السلام کی کربلا میں بیماری کا سبب یہ تھا کہ انہوں نے ایک زرہ، جسم اطہر پر پہنی وہ بڑی تھی تو آپؑ نے اپنے ہاتھ سے اس کے فاضل حصہ کو چاک کر ڈالا تو آپؑ کو نظر بد کا اثر ہو گیا"۔

- حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں جو شخص سورہ یٰسین اپنے پاس لکھ کر رکھے وہ اپنے جسم میں حسد، نظر بد، جن وانس کی اذیتوں، جنون اور ہر قسم کے درددوں سے محفوظ رہے گا۔
(تفسیر انوار النجف ج ۱۲ ص ۷)

- حضرت امام علی رضا علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جو شخص تین مرتبہ اس آیت کی روزانہ تلاوت کرے وہ ہر قسم کی نظر بد سے محفوظ رہے گا۔

"مَاشَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰه" (سورہ کہف آیت ۳۹)
یہ نعمت اللہ کی منشا سے ہے اور اس کے علاوہ کوئی قوت نہیں ہے۔

☆☆......☆......☆☆

بقیہ...... حروف ابجد کے اسرار و رموز

(کلمن) "کاف" سے مراد کلام اللہ ہے اللہ کے کلمات کو کوئی تبدیل کرنے والا نہیں اور تم اس کے علاوہ کوئی جائے پناہ ہرگز نہیں پاؤ گے۔ "لام" کا مطلب اہل جنت کا آپس میں زیارت، تحیہ وسلام کے لئے مجتمع ہونا ہے اور اہل جہنم کا ایک دوسرے کو ان کے معاملات میں ملامت کرنا ہے "میم" سے مراد اللہ کی سلطنت وحکومت ہے جو لایزال ہے اور اللہ کا دوام وہمیشگی ہے جو فنا نہیں ہوگا اور "ن" سے مراد نون (دوات) قلم ہے اور وہ چیز جو لکھتے ہیں۔ قلم نور کا ہے اور کتاب نور کی ہے جو لوح محفوظ میں ہے اور مقربان بارگاہ الٰہی اس کی گواہی دیتے ہیں اور اللہ کے ساتھ گواہ کافی ہے۔ لیکن، سعفص، "ص" سے مراد پیانہ کا پیانہ ہے، نگینہ کا نگینہ ہے یعنی جزاء کے بدلہ میں جزاء ہے اور تم جس طرح نافرمانی کرتے ہو اسی طرح کا تم کو بدلہ دیا جائے گا۔ بے شک اللہ اپنے بندوں کے لئے ظلم نہیں چاہتا۔ "قرشت" سے مراد ہے کہ اللہ نے ان کو جمع کیا اور پھر ان کا قیامت کے دن حشر ونشر کرے گا فوراً ان کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کرے گا اور ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔

☆☆......☆......☆☆



شعبہ تبلیغات

ظاہری بات ہے کہ دین بغیر تبلیغ کے نہیں پھیلتا تبلیغ کرنا حضرات انبیاء علیہم السلام اور آئمہ معصومین علیہم السلام کی وراثت ہے اور یہ تبلیغ سے ہی دین مبین اسلام پھیلا ہے اور علماء کرام کی اور عوام کی مومنین سب کی ذمہ داری ہے کہ وہ دین کی تبلیغ و ترویج کے لئے اقدامات کریں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر جو دو اہم فریضے ہیں یہ دونوں فریضے تبلیغ سے عبارت ہیں اور جو علیؑ مولا سے اپنے آپ کو وابستہ رکھتے ہیں اور شیعیان حیدرؑ کرار ہیں ان کی ذمہ داری باقی لوگوں سے زیادہ ہے کہ وہ لوگوں کے گھروں میں جا کر اہل بیت علیہم السلام کا پیغام پہنچائیں حضرت امام علی رضا علیہ السلام کے دعائیہ جملے ہیں کہ خدا اس شخص پر رحمت کرے جو شخص ہمارے امر کو زندہ رکھتا ہے۔ پوچھا گیا کہ آپؑ کے امر کو زندہ رکھنے کا طریقہ کیا ہے؟ تو آپؑ نے فرمایا کہ ہمارے پیغام اور بیانات اور ہمارا جو سسٹم ہے اس کو پڑھو اور پھر دوسروں کو پڑھاؤ پھر فرمایا کہ اگر لوگوں کو پتہ چل جائے کہ ہماری کلام اور گفتگو میں ان کے لئے کتنی اچھی اچھی باتیں ہیں تو وہ سارے لوگ ہماری پیروی کریں اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر لوگ اہل البیت علیہم السلام کے قریب نہیں آتے تو یہ ہمارا تبلیغی نقص ہے۔

اس ضرورت کے مدنظر ہمارے ٹرسٹ کا ایک اہم شعبہ تبلیغات دین ہے اور اس کے لئے تین حوالوں سے کام ہو رہا ہے۔

اس سلسلے میں پہلا کام پیش نمازوں کا تقرر ہے، پیش نمازوں کی سرپرستی ہے وہ بھی ایسی جگہوں پر جہاں لوگ خود پیش نماز نہیں رکھ سکتے اور ہماری کوشش بھی یہی ہے کہ ایسی جگہوں پر جا کر کام کریں جہاں کوئی بھی کام کرنے والا نہیں ہے اور جو پیش نماز ہیں اور وہ کسمپرسی میں ہیں ان کو کوئی سہولیات میسر نہیں ہیں تو ان کی ہم سرپرستی کریں اور انہیں ہمت اور قوت دیں۔

دوسرا کام یہ ہے کہ پیش نمازوں کی تربیت کی جائے ان کے لئے ریفریشر کورس رکھے جائیں انہیں تبلیغ کے نئے انداز سے متعارف کرایا جائے اور تبلیغ دین میں ہمارا سب سے اہم شعبہ مسجد و محراب ہے اور یہ انبیاءؑ اور آئمہؑ کی وراثت ہے اور اسی مسجد میں بیٹھ کر ایک شخص اس پورے علاقے میں ایک وحدت کا عنوان اور مرکز ہوتا ہے وہاں پر وہ بچوں کو قرآن اور دین کی تعلیم دے رہا ہوتا ہے یہی بچے کل اپنے آباء واجداد کے نقش قدم کو سمجھ کر اس پر چل سکتے ہیں یہ کام سب سے اہم کام ہے حتیٰ کہ جو مدارس دینیہ میں جو افراد خدمات انجام دے رہے ہیں ان سے بھی مشکل اور اہم کام مدرسوں سے تعلیم حاصل کر کے پیش نماز بن کر اور مشکل مراحل سے گزر کر اس کام کو سنبھالنا ہے۔ تو اس ضمن میں ہمارا ادارہ خصوصی کام کر رہا ہے اور اس وقت سینکڑوں پیش نماز ہمارے اس شعبہ سے استفادہ کر رہے ہیں۔

دوسرا پہلو سیار مبلغ کا ہے کہ چل پھر کر تبلیغ کرنا یعنی مختلف بستیوں میں جانا وہاں پر لوگوں کے پاس ٹھہرنا ان کے مسائل سننا، ان کو مجلس سنانا، ان کو احکام دین بتانا، اسلامی اخلاقیات کی تعلیم دینا اس سلسلے میں بھی ہمارا ادارہ کام کر رہا ہے۔

اس کے بعد اہم مرحلہ خواتین مبلغات کا ہے تو اس سلسلے میں ہمارا ادارہ جہاں پر جامعہ السیدہ خدیجۃ الکبریٰؑ میں خواتین مبلغات کی تربیت کر رہا ہے وہاں پر اس مدرسہ کے پلیٹ فارم سے مبلغات کی تربیت کے لئے بھی سالانہ تربیتی پروگرام ہوتا ہے انہیں تبلیغ کے جدید طریقے سکھائے جاتے ہیں، مجلس و نوحہ و فضائل و مصائب اہل بیتؑ پڑھنے کے طریقے بتائے جاتے ہیں۔ وہاں پر ان کے لئے باقاعدہ جگہیں مقرر کی جاتی ہیں جہاں پر وہ جا کر تبلیغ کریں یہ بڑا موثر کام ہے ظاہر ہے تبلیغ کے لئے مرد حضرات کو بھیجنا یا خواتین کو بھیجنا تو اس پر کافی سارا خرچہ ہوتا ہے۔

ظاہر ہے اس تبلیغ کے ذریعہ اگر کسی ایک فرد کی بھی اصلاح ہو جاتی ہے تو جس نے اس تبلیغی عمل کو کیا ہے یا جس نے اس تبلیغی عمل کے لئے وسائل فراہم کیے ہیں تو اس

کا بہت زیادہ اجر اس شخص کو ملے گا۔

ہماری اپیل ہے کہ شعبہ تبلیغات میں ہمیں تقویت دی جائے ہماری مالی سپورٹ کی جائے اور اس سلسلے میں ہمارے باقاعدہ پروگرام ہوتے ہیں جامعہ السیدہ خدیجۃ الکبریٰؑ میں کیونکہ خواتین کی تبلیغی حوالے سے باقاعدہ ٹریننگ کی جاتی ہے ماہ محرم الحرام میں عشرہ مجالس کا انعقاد ہوتا ہے معصومینؑ کی ولادت وشہادت کے موقع پر مجالس و جشن کے پروگرام کا انعقاد ہوتا ہے۔اسی طرح بی بی زہراء سلام اللہ علیہا کی شہادت کے حوالہ سے خمسہ مجالس ہوتی ہیں اس حوالے سے ہماری اپیل ہے کہ اہل خیر حضرات ہمارے ساتھ تعاون کریں اور ان کا یہ تعاون وہ کہیں بھی ضائع نہیں جائے گا اور جتنا تبلیغی عمل مضبوط ہوگا اس سے مذہب حقہ مضبوط ہوگا خاص کر موجودہ دور میں مختلف مکاتب فکر اپنے نظریے کی تبلیغ وترویج کے لئے جہاں انہوں نے جماعتیں بنا رکھی ہیں وہ ان کے تبلیغی ٹریننگ سنٹر ہیں جب کہ ہمارا یہ سلسلہ بہت کمزور ہو چکا ہے اس کمزوری کو دیکھتے ہوئے ہم نے یہ باقاعدہ سلسلہ شروع کیا ہوا ہے اور اہل درد سے ہماری اپیل ہے کہ وہ تبلیغی شعبہ کو مضبوط کرنے کے لئے ہمارے ساتھ تعاون کریں اور جو حضرات یہ سمجھتے ہیں کہ وہ تبلیغ دین کے عمل کو انجام دے سکتے ہیں تو وہ بھی اپنے نام ہمارے پاس بھیجیں تا کہ ہم تبلیغ دین کے لئے ان کے وجود سے فائدہ اٹھائیں اور انہیں ایسے مواقع مہیا کریں کہ جن میں وہ تبلیغ دین کے فریضہ کو انجام دے سکیں۔



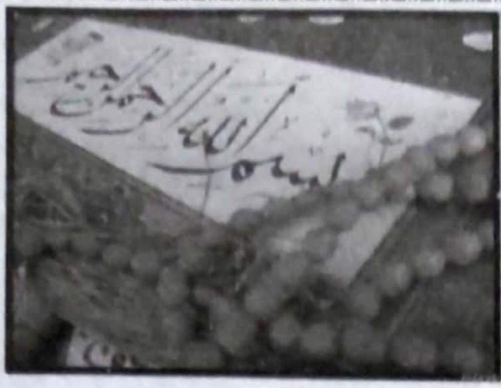
یتیموں کی سرپرستی

حدیث میں ہے کہ جس کسی نے ایک یتیم کی سرپرستی کی تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس سے خوش ہوگا اور اسے اس کا بڑا اجر دیا جائے گا۔ بہت سارے یتامیٰ ہیں جن کا کوئی سرپرست نہیں ہے۔ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ: ایسا نہ ہو کہ تم تو سیر ہو کر کھاتے رہو اور کسی یتیم کے منہ میں لقمہ دینے والا بھی موجود نہ ہو اور جن کی موجودگی میں یتیم ضائع ہوں ان کے عمل اور عبادت کا کوئی فائدہ نہیں ہے"

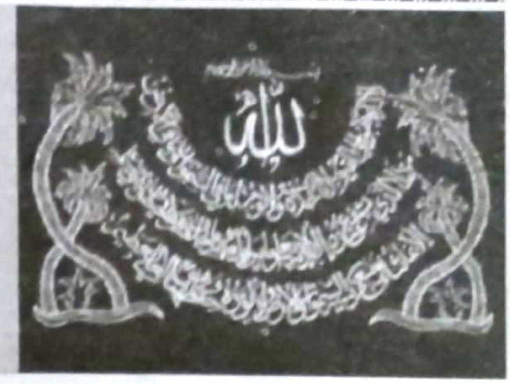
ہمارے ادارے میں یتیموں کی سرپرستی کا باقاعدہ شعبہ ہے آپ ایک یتیم کی سرپرستی لے سکتے ہیں دو کی لے سکتے ہیں اس سلسلے میں بھی آپ ہمارے ساتھ تعاون کریں اس وقت تقریباً ایک ہزار سے زائد یتامیٰ کی سرپرستی ہمارے ادارے کے ذریعے کی جارہی ہے اور ماہانہ بنیادوں پر ان کے ساتھ تعاون کیا جارہا ہے اور اس میں شہداء کے بچے بھی شامل ہیں۔ لیکن یتامیٰ کی تعداد بہت زیادہ ہے صرف میانوالی میں مثلاً اتنا زیادہ یتیم ہیں کہ پانچ سو سے زیادہ ان کی تعداد ہے جن میں سب کی ہم سرپرستی نہیں کررہے سو ڈیڑھ سو ایسے ہیں جو آپ کی امداد کے منتظر ہیں اور اسی طرح ضلع ٹانک، پارہ چنار، ڈیرہ اسماعیل خان، ہنگو، بالخصوص آزاد کشمیر کے بہت سارے لوگ ہیں جو ہمارے ساتھ رابطہ کرتے ہیں لیکن ہمارے پاس اتنے وسائل نہیں کہ ان کی سرپرستی کی جائے۔

تو اس شعبے کے سلسلے میں آپ سے خصوصی التماس ہے کہ یتامیٰ کی سرپرستی کے لئے ہمارا خصوصی ساتھ دیں تا کہ کوئی یتیم ایسا نہ رہے مگر یہ کہ اس کے لئے خوشحال زندگی مہیا ہو سکے۔

☆☆☆☆☆



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سورہ الحمد، آیت الکرسی اور سورہ توحید کے اعمال



مرتب.....امۃ المہدی

بسم الله الرحمن الرحیم کے اعمال

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ مومن جب پل صراط سے عبور کرے گا اور "بسم الله الرحمن الرحیم" کو زبان پر جاری کرے گا تو جہنم کے شعلے خاموش ہو جائیں گے اور جہنم کہے گی گزر جا اے مومن کیونکہ تیرا نور میرے شعلوں کو بجھا رہا ہے۔

ایک اور جگہ حضرت نبی اکبرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے کہ جب معلم کسی بچے کو "بسم الله الرحمن الرحیم" کی تعلیم دیتا ہے تو خداوند کریم اس بچے اور اس کے والدین اور معلم کیلئے آتش جہنم سے آزادی فرض کر دیتا ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ جس کو تفسیر عمدۃ البیان میں بھی ذکر کیا گیا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ ایک قبر سے گزرے کہ قبر والے پر ملائکہ عذاب نازل کر رہے تھے آپؑ چپکے سے گزر گئے جب واپسی پر وہاں سے گزر ہوا تو اسی قبر پر ملائکہ رحمت کا نزول دیکھ کر متعجب ہوئے اور عرض کی یا اللہ یہ کیا ماجرا ہے؟ تو وحی نازل ہوئی اے عیسیٰؑ یہ بندہ بہت گنہگار تھا لیکن جب مرا تو اس کی زوجہ حاملہ تھی اس کا بچہ پیدا ہوا تو اس کو تعلیم کے لیے معلم کے سپرد کیا گیا معلم نے اس کو "بسم الله الرحمن الرحیم" کا درس دیا پس مجھے شرم آتی ہے کہ میں اس بندہ کی قبر میں عذاب کروں جس کا بچہ میرا نام لے رہا ہے۔ معصومین علیہم السلام کا ارشاد ہے کہ جب ہمارا شیعہ "بسم الله الرحمن الرحیم" کو ترک کرتا ہے تو خدا اس پر کوئی آزمائش نازل کر دیتا ہے اور اس کو اپنے شکر کی طرف متوجہ فرماتا ہے پھر اس کی وہ کوتاہی معاف کر دیتا ہے۔

کھانے کے وقت "بسم اللہ" کہنے کا ثواب

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے آباء واجداد سے روایت کی ہے کہ حضرت امیر المومنینؑ نے فرمایا جو شخص کھانا کھاتے وقت "بسم الله الرحمن الرحیم" کہے گا تو اس سے کبھی (کھانے جیسی) اس نعمت کا سوال وجواب نہ ہوگا۔

سوار ہوتے وقت بسم اللہ کا ثواب

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام فرماتے ہیں کہ حضرت رسول اللہؐ نے فرمایا جو شخص سواری پر بیٹھتے وقت "بسم الله الرحمن الرحیم" پڑھتا ہے تو ایک فرشتہ اس کے پیچھے سوار ہو جاتا ہے اور سواری سے اترنے تک اس کی حفاظت کرتا رہتا ہے اگر وہ ایسا نہ کرے تو اس کے ساتھ شیطان سوار ہو جاتا ہے اور اسے لغویات میں الجھا دیتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے مفلسی دور کرنے کا عمل

ننگے سر آسمان کے نیچے بلا تعداد بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کا ورد کریں تو اللہ کے فضل سے مفلسی چند دن میں دور ہو جائے گی اور اللہ تعالیٰ غیب سے وسائل پیدا کرے گا جو نا قابل یقین ہونگے۔

سورۃ الفاتحہ کے اعمال ووظائف

سورہ فاتحہ کی عظمت اور اہمیت

✿ سورہ فاتحہ کی اہمیت اور عظمت کا اس سے اندازہ کیجئے کہ وہ ہر نماز میں پڑھنی واجب ہے اور اگر اسکو نہ پڑھا جائے تو نماز باطل ہے۔ (تفسیر القرآن ج ۱ ص ۵۸)

✿ تفسیر مجمع البیان ابی بن کعب سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریمؐ نے فرمایا جو مسلمان سورہ فاتحہ کو پڑھے اس کو دو تہائی قرآن پڑھنے کا ثواب ملے گا اور تمام مومنین ومومنات پر صدقہ کرنے کا اجر اسکو عطا ہوگا ایک دوسری روایت میں پورے قرآن پڑھنے کے اجر کا ذکر کیا گیا ہے۔ (تفسیر مجمع البیان ج ۱ ص ۱۷، بحار الانوار ج ۸۹ ص ۲۵۹)

یوم غدیر اور سورہ الحمد

✿ روز غدیر حضرت نبی اکرمؐ نے فرمایا کہ سورہ فاتحہ ہم اہل بیتؑ کی سورۃ ہے (انوار النجف)

✿ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جس کو سورہ الحمد تندرست نہیں کر سکتی تو اسکو کوئی دوا تندرست نہیں کر سکتی (انوار النجف ج ۲ ص ۸)

سورہ فاتحہ موت کے علاوہ ہر مرض کیلئے شفا ہے

✿ حضرت نبی اکرمؐ نے جابر ابن عبداللہ انصاریؓ کو فرمایا کہ کیا میں تجھے ایک ایسی سورۃ کی تعلیم دوں جس سے بہتر اللہ تعالیٰ نے کوئی سورۃ قرآن میں نازل نہ فرمائی ہو جابرؓ نے عرض کی جی ہاں! میرے ماں باپ آپؐ پر فدا ہوں یا رسول اللہؐ پس آپؐ نے اس کو سورہ حمد تعلیم فرمائی پھر آپؐ نے فرمایا اے جابر! اس کے متعلق تجھے کچھ بتا دوں جابرؓ نے عرض کی جی ہاں یا رسول اللہؐ! میرے ماں باپ آپؐ پر فدا ہوں، آپؐ نے فرمایا یہ سورہ موت کے سوا ہر مرض کیلئے شفا ہے (انوار النجف ج ۲ ص ۷)

سورہ فاتحہ کے اعمال از ملا محسن کاشانیؒ

ہر حاجت کیلئے سورہ فاتحہ کا عمل

ہر روز ۱۰۰ مرتبہ سورہ الحمد مندرجہ ذیل ترتیب سے پڑھے اس عمل کی ابتدا جمعرات کے روز کرے نماز اول وقت میں ادا کرے الرحمن الرحیم اور ایاک نعبد وایاک

نستعین کے درمیان حاجت کا تصور کرے ترتیب درج ذیل ہے۔

✿ بعد نماز فجر ۲۱ مرتبہ ✿ بعد نماز ظہر ۲۲ مرتبہ ✿ بعد نماز عصر ۲۳ مرتبہ

✿ بعد نماز مغرب ۲۴ مرتبہ ✿ بعد نماز عشاء ۱۰ مرتبہ

مولانا محمد تقی لکھنوی لکھتے ہیں کہ یہ عمل میرا آزمودہ ہے اگر ایک ہفتہ میں حاجت پوری نہ ہو تو دوسرا ہفتہ میں عمل جاری رکھے۔

گھر چوری سے محفوظ رہے گا

تفسیر القرآن ص ۵۹ جلد اول پر علامہ ظفر حسن امروہوی لکھتے ہیں کہ اگر گھر کا دروازہ بند کرتے وقت سات مرتبہ سورہ الحمد قفل پر دم کیا جائے تو گھر چوری سے محفوظ رہے گا۔

"الحمد" کی تلاوت سے عذاب ٹل جاتا ہے

حذیفہ بن یمانؓ سے منقول ہے کہ حضرت رسول اللہؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ حتمی اور طے شدہ عذاب کسی قوم کیلئے بھیجتا ہے اور اس وقت ان کے بچوں میں سے کوئی بچہ قرآن میں سے "الحمد للہ رب العالمین" پڑھتا ہے جب خدائے تعالیٰ سنتا ہے تو چالیس سال تک کیلئے عذاب اٹھالیتا ہے (تفسیر کبیر ج ا ص ۱۷۸، آداب نماز ص ۴۰۱)

دو رکعت نماز حاجت

دو رکعت نماز حاجت کیلئے سورہ الحمد کے بعد ہر دو رکعت میں تین دفعہ سورہ توحید اور بعد از نماز سات دفعہ سورہ الحمد پڑھ کر دعا مانگے جو حاجت بھی ہے پوری ہوگی اگر دن ہے تو شام سے پہلے اور رات ہے تو طلوع شمس سے پہلے حاجت پوری ہوگی۔ (تفسیر انوار النجف ج ۱۵ ص ۳۵)

آیت الکرسی کے اعمال ووظائف

✿ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ "دو بھائی حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں شرفیاب ہوئے اور عرض کیا ہم تجارت کیلئے شام کی طرف سفر کا عزم رکھتے ہیں ہمیں ہماری حفاظت کیلئے تعلیم فرمائیں کہ ہم کیا پڑھیں؟ آنحضرت نے جواب میں ارشاد فرمایا "جب بھی کسی منزل میں وارد ہو گے تو نماز عشاء کے فریضے سے فارغ ہونے کے بعد جب بستر پر جا کر لیٹو تو ابتداء میں حضرت فاطمہ الزہرہ سلام اللہ علیہا کی تسبیح پڑھو اس کے بعد آیت الکرسی کی تلاوت کرو تو صبح تک ہر حادثہ وبلا سے محفوظ رہو گے (آیت الکرسی محمد تقی فلسفی ص ۳۱۳)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں

✿ جب تم کسی چیز سے خوف محسوس کرو تو آیت الکرسی کی تلاوت کرو (آیت الکرسی محمد تقی فلسفی ص ۳۱۲)

✿ شیخ صدوقؒ امالی مترجم کے ص ۱۰۹ پر یہ روایت درج کرتے ہیں کہ عمرو بن ابو مقدام کہتے ہیں کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ جو کوئی ایک مرتبہ آیت الکرسی پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی ہزار مصیبتیں دنیا میں ختم کردے گا جس سے چھوٹی سے چھوٹی مصیبت غربت ہے اور آخرت میں ہر مصائب ختم کردے گا جس سے کم از کم مصیبت "عذاب" ہے۔

✿ حضرت علی ابن ابی طالبؑ فرماتے ہیں کہ حضرت رسول اکرم کا ارشاد ہے کہ جو شخص نماز فریضہ کے بعد آیت الکرسی کی تلاوت کرتا ہے تو اس کے اور جنت کے درمیان صرف موت ہی کا فاصلہ رہ جاتا ہے موت کے وقت اس کی روح خود اللہ تعالیٰ اپنے ید قدرت سے قبض فرمائے گا اس کا ثواب انبیاء کے ہمراہ جہاد کرکے شہید ہونے والوں کے برابر ہوگا۔

✿ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ۱۰۰ مرتبہ آیت الکرسی پڑھنے والا ایسے ہے جیسے اس نے اپنی پوری زندگی عبادت خدا میں گزاری ہو (زاد الصالحین ج ۵ ص ۱۵۵)

سورہ توحید کے اعمال

✿ حضرت امیر المومنین علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ جو کوئی ہر نماز واجب کے بعد ۱۲ مرتبہ سورہ توحید پڑھے اس پر کوئی گناہ نہ رہے۔

✿ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ جو کوئی ایک بار سورہ توحید پڑھے تو ایسا ہے کہ ایک ثلث قرآن......توریت......انجیل اور زبور کو پڑھا ہے۔

✿ نیز فرمایا کہ جو کوئی ہر نماز فریضہ کے بعد سورہ توحید کر پڑھے خدا تعالیٰ اسکو خیر دارین نصیب کرے اور گناہ اس کے اور اس کے والدین اور بھائی اور بہنوں کے بخش دے اس حدیث میں تعداد درج نہیں پس جس قدر چاہے پڑھے۔

✿ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جو کوئی ایک مرتبہ سورہ توحید پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس پر برکت بھیجے اور اگر کوئی تین مرتبہ بھیجے تو اسکے اہل اور ہمسایوں پر برکت بھیجے اور اگر کوئی بارہ مرتبہ پڑھے اللہ تعالیٰ بہشت میں اس کے لیے بارہ قصر بنائے اور جو کوئی سو مرتبہ پڑھے اللہ تعالیٰ اسکے پچیس سال کے گناہ بخش دے سوائے خون ناحق اور مال مردم کے......اور جو کوئی چار سو مرتبہ پڑھے چار سو شہداء کا ثواب پائے......اور جو کوئی ایک ہزار مرتبہ ایک دن یا رات میں پڑھے اس وقت تک نہ مرے جب تک کہ بہشت میں اپنی جگہ نہ دیکھ لے۔

✿ حدیث میں وارد ہے کہ سورہ توحید کے لیے لوگوں کے شر سے اپنی محافظت کرو طریقہ یہ ہے کہ اپنے سیدھے اور بائیں جانب سامنے اور پیچھے اور سر کے جانب اور پاؤں کے جانب نظر کر کے ایک ایک بار اس سورہ کو پڑھے اس طرح خود کو سورہ توحید کے حصار میں دے دے۔

✿ حدیث میں ہے کہ سفر پر جاتے ہوئے جو دس مرتبہ اس سورہ کو پڑھے تو بخیریت واپس آئے۔

✿ حضرت امیر المومنین علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ جو کوئی سونے کے وقت سو مرتبہ یہ سورہ پڑھے تو پچاس ہزار ملائکہ اس کی حفاظت پر مامور ہوں۔

✿ لاعلاج مریض ایک ہزار مرتبہ سورہ توحید پڑھ کر دعا کرے کہ اللہ تعالیٰ بحق حضرت سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا آپ کو دور فرما بحکم خدا مرض زائل ہو۔ یہ مجربات میں سے بیان کیا گیا ہے۔

✿ حضرت رسول اللہؐ کا ارشاد ہے کہ جو کوئی اس سورہ توحید کو بعد ہر نماز واجبہ کے پڑھے اللہ تعالیٰ اسکو اپنی حفاظت میں رکھے اور اس کو پڑھنے کے دن سے لیکر تا روز قیامت دنیا و آخرت کی خیر عطا فرمائے بلند درجہ عطا ہو اور رزق میں وسعت ہو اللہ تعالیٰ اس کے امور کی کفایت فرمائے عذاب قبر سے پناہ ملے اور فقر وفاقہ دور ہو۔

✿ بعد نماز صبح کے کسی سے کلام کئے بغیر ایک سو مرتبہ سورہ توحید پڑھے تو حاجت طلب کرے پوری ہو، ادراسے علماء نے مجرب عمل قرار دیا ہے۔

لا الہ الا اللہ کی فضیلت و اعمال

مرتب...... پروفیسر سید نجم الحسن بخاری

ہم "لا الــہ الا اللــہ" کے فضائل و اعمال لکھنے سے قبل حضرت پیغمبرِ اکرمؐ کی ایک حدیث نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے اصحاب سے فرمایا کہ جو "لا الہ الا اللہ" کہے گا وہ جنت میں داخل ہوگا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ آپؐ نے دو مرتبہ فرمایا۔ وہاں بیٹھے ہوئے دو صحابیوں نے کہا کہ ہم بھی "لا الـہ الا اللہ" کہتے ہیں حضرت پیغمبرِ اکرمؐ نے فرمایا "لا الـہ الا اللہ" کی گواہی تو صرف علیؑ اور اس کے شیعوں کی قبول ہوگی ان سے اللہ تعالیٰ نے عہد و پیمان لے رکھا ہے۔

نیشاپور میں جب حضرت امام علی رضا علیہ السلام نے خطبہ ارشاد فرمایا تو کہا کہ میں نے اپنے آباء و اجداد سے حضرت رسول اللہؐ کی یہ حدیث سنی ہے کہ جو "لا الـہ الا اللـہ" کہے گا وہ عذاب سے محفوظ رہے گا اور جنت میں جائے گا۔ اسے حدیث سلسلۃ الذہب کہتے ہیں اس کے بعد حضرت امام علی رضاؑ نے ارشاد کیا کہ "لا الہ الا اللہ" کہنے کی چند شرائط ہیں اور میں بھی اس کی شرائط میں سے ایک شرط ہوں"۔ (عیون اخبار الرضاؑ)

معزز قارئین! آپ نے ہر دو احادیث ملاحظہ فرمائیں اب ہم اپنے اصل موضوع کی طرف آتے ہیں۔ (نوٹ: ثواب الاعمال کے پہلے باب میں درج شدہ درج ذیل اعمال درج ہیں)

حضرت پیغمبرِ اکرمؐ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے کلیم نبی حضرت موسیٰ بن عمرانؑ سے فرمایا کہ اے موسیٰ! اگر ساتوں آسمان اور ساتوں زمینوں اور ان کے درمیان موجود تمام چیزوں کو ترازو کے ایک پلڑے میں رکھ دیا جائے اور "لا الـہ الا اللـہ" کو دوسرے پلڑے میں رکھا جائے تو "لا الہ الا اللہ" والا پلڑا بھاری ہوگا۔

رحمت اللعالمین حضرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں کہ جو مرتے وقت "لا الـہ الا اللـہ" پڑھے گا بشرطیکہ وہ اہلِ بیتؑ کی محبت رکھتا ہو تو وہ بغیر حساب جنت میں داخل ہوگا، نیز آپؐ نے تاکید فرمائی ہے کہ اپنے مرنے والوں کو "لا الہ الا اللہ" کی تلقین کرو۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ جو کوئی شخص اپنی زندگی میں "لا الہ الا اللہ" کا ورد کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو ختم کر دیتا ہے "لا الہ الا اللہ" تو زندگی، موت اور قبروں سے اٹھائے جانے کے وقت انسان کا مونس و مددگار ہے۔ اس کو ذکر کرنے والے کا چہرہ قیامت کے روز نورانی ہوگا۔

حضرت خاتم النبیین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا فرمان مبارک ہے کہ "جنت کی قیمت "لا الہ الا اللہ" ہے۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں کہ جو شخص "لا الــہ الا اللہ" کہتا ہے جنت میں اس کے لئے خوشبودار و معطر سفید زمین، سرخ رنگ کا یاقوت کا درخت لگایا جاتا ہے جو شہد سے زیادہ شیریں، برف سے زیادہ سفید اور مشک سے زیادہ خوشبودار ہے۔

حضرت باقر العلوم علیہ السلام اپنے جدِ امجد حضرت رسولِ کریمؐ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ "لا الہ الا اللہ" کے مقابل میزان میں بھاری اور کوئی عمل نہیں سوائے اس آنسو کے جو اللہ کے خوف سے آنکھ سے بہہ کر چہرے پر رواں ہو جائے خوفِ خدا سے رونے والا شخص کبھی نہ تو مفلس ہوگا اور نہ ہی ذلیل و خوار ہوگا۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جو شخص "لا الـہ الا اللـہ" کا ذکر کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو مٹا کر اسی تعداد میں نیکیاں عطا کرتا ہے جس سے ذکر کرنے والا خوش ہو جائے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ہمارے جد حضرت پیغمبرِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ آج تک مجھے اور مجھ سے پہلے والے لوگوں کو "لا الــہ الا اللــہ" کی مثل اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی اور چیز نہیں ملی اور بہترین عبادت "لا الہ الا اللہ" ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جو شخص سوتے وقت سو (۱۰۰) مرتبہ "لا الہ الا اللــــــــہ" کہے تو اللہ تعالیٰ جنت میں اس کے لئے گھر بنائے گا اور جو ساتھ سو (۱۰۰) مرتبہ "استغفر اللہ" کہے تو اس کے گناہ اس طرح ختم ہوں گے جیسے درختوں کے سوکھے پتے گر جاتے ہیں۔

"لا الہ الا اللہ" مغفرت کی عظیم دعا

بحار الانوار ج ۹۳ ص ۲۰۳، وسائل الشیعہ ج ۲ ص ۸۷۹، میزان الحکمت ج ۴ ص ۵۵۴ پر یہ روایت درج ہے کہ: اصبغ بن نباتہ کہتے ہیں کہ میں حضرت امام علیؑ کے ہمراہ تھا کہ آپؑ کا گزر ایک قبرستان کے پاس سے ہوا وہاں حضرت امیر المومنینؑ نے فرمایا: "لا الــہ الا اللّٰــہ" والوں پر "لا الہ الا اللّٰہ" کہنے والوں کی طرف سے سلام ہو۔ اے "لا الہ الا اللّٰہ" والو! تم نے "لا الہ الا اللّٰہ" (کے انجام) کو کیسا پایا ہے؟

(بقیہ...... صفحہ نمبر 59 کالم نمبر ۲ پر)

ہفت روزہ ایوان صداقت (اسلام آباد)

یہ دور میڈیا کا دور ہے اور ایک دوسرے کی خبروں بارے آگاہی اس دور میں انتہائی ضروری ہے۔ جب اسلام یہ کہتا ہے کہ مسلمان وہ ہے جو دوسرے مسلمانوں کے معاملات اور مسائل کو اہمیت دے اس کے بارے میں غور و فکر کرے تو یہ تب ہی ہو سکتا ہے کہ ہم دوسروں کے بارے جانتے ہیں کہ ان پر کیا گزر رہی ہے اسی جذبے کے تحت ہم نے ہفت روزہ ایوان صداقت شروع کیا ہے ہفت روزہ ایوان صداقت اسلام آباد سے شائع ہو رہا ہے جو اس وقت دس ہزار کی تعداد میں شائع ہو رہا ہے۔ یہ ہفت روزہ گلگت بلتستان، آزاد کشمیر، صوبہ سرحد اور پنجاب کے بعض اضلاع میں بھیجا جا رہا ہے۔ اس کا ہدف یہ تھا کہ ایک زمانہ تھا جو ہفت روزہ رضا کار تھا جو ہر شیعہ کے گھر میں پہنچتا تھا اور تمام مومنین ایک دوسرے کی خبروں کے بارے آگاہ رہتے تھے اور پورے ملک میں اگر کسی دیہات میں کوئی واقعہ ہوتا تھا تو وہ رضا کار کے آفس میں پہنچتا تھا اور وہ شائع ہوتا تھا کوئی انجمن کا اجلاس ہوا، کوئی انتخاب ہوا، کسی مومن کے لئے مسئلہ بنا۔

جب سے وہ ہفت روزہ ختم ہوا تو دوسرے ہفت روزے بھی تھے اب بھی چھپ رہے ہیں لیکن وہ زیادہ تعداد میں نہیں چھپتے بس یہی کوئی پانچ سو ہزار تک چھپتے تھے تو وہ ضروریات کو پورا نہیں کر رہے تھے تو اس جذبے کے تحت ہم ایوان صداقت کو پچھلے دو سال سے شائع کر رہے ہیں۔ اس کے پرچے کی قیمت پانچ روپے ہے اور مہینے کے بیس روپے بنتے ہیں اس میں ایک تو آپ اپنے علاقے کی خبریں بھیجیں دوسرا یہ ہے کہ اس اخبار کے لئے ہمیں نمائندگی بھی چاہیے آپ ہمارے نمائندہ بنیں اور یہ ABC سے تصدیق شدہ پرچہ ہے اور اس کے سلسلے میں آپ سے التماس ہے کہ اس ہفت روزہ کے لئے اپنی خبریں ہمیں ضرور بھیجیں کیونکہ وہ جو ہمارا ہدف اور مقصد ہے کہ مومنین ایک دوسرے کے حالات سے آگاہ رہیں تو وہ تب ہی پورا ہو سکتا ہے کہ سب حضرات خبریں بھیجیں۔ اس کے علاوہ اپنی مجالس اور دیگر اسلامی تقریبات کے اشتہارات ہمیں روانہ فرمائیں ہم مناسب قیمت پر آپ کے اشتہارات کو اخبار میں مناسب جگہ دیں گے۔

دوسری بات یہ ہے کہ ہمیں اخبار بیچنے کے لئے نمائندوں کی بھی ضرورت ہے کیونکہ ہر ہفتے اگر جس طرح ہاکر ہوتے ہیں اور باقی اخبارات فروخت ہوتے ہیں تو اسی طرح چالیس فیصد کمیشن پر ہم اپنا اخبار بیچ سکتے ہیں اور اسے پھر باقاعدہ فروخت کیا جا سکتا ہے تو ہماری یہ اپیل ہے کہ جہاں تک ہمارا پیغام پہنچے آپ خود بھی اس کے خریدار بنیں اور دوسرے احباب کو بھی اس طرف متوجہ کریں۔

ہفت روزہ بیان صداقت (لاہور)

یہ دوسرا ہفت روزہ بیان صداقت ہم نے لاہور سے شروع کیا ہے اس کو شروع ہوئے ایک سال ہونے کو ہے اس کا ڈیکلریشن بھی لاہور سے ہے یہ پرچہ بنیادی طور پر ہمارے اداروں کی کارکردگی کو بیان کرتا ہے اور ہماری کوشش ہے کہ اسے بھی وسعت دی جائے اور مومنین کی جو خبریں ہیں انہیں بھی نمایاں طور پر اس میں شائع کیا جاتا ہے اور جو خاص ایام ہیں ان میں خصوصی رنگین نمبر بھی چھپتے ہیں۔ آپ بیان صداقت کے خریدار بھی بن سکتے ہیں۔

اس کے لئے بھی ہمیں نمائندگی کی ضرورت ہے اور یہ اخبار ہماری ویب سائیٹ www.iktrust.org پر بھی دیکھ سکتے ہیں۔

ماہنامہ پیام زینبؑ

یہ ایک تبلیغی مجلہ ہے جو 30000 کے قریب ماہانہ شائع ہوتا ہے اور کمرشلزم ہماری نگاہوں میں نہیں ہے جتنا اس پرچے پر خرچ ہوتا ہے اس سے کم ہمیں وصول ہوتا ہے اور ہم اخراجات کے ذریعہ اس کے اخراجات کو پورا کر رہے ہیں۔

یہ پرچہ بہت دور تک جاتا ہے اور اس کا ذرسالانہ جو خریدار کا ہے وہ 300 روپیہ تھا لیکن اس وقت مہنگائی کی وجہ سے اس کا سالانہ 500 روپے کر دیا گیا ہے اور یہ موجودہ خصوصی نمبر ہے جسے ہم نے ولی العصرؑ جنتری نمبر قرار دیا ہے اور اس کی وجہ بھی یہ ہے کہ ہم پچھلے پانچ سال سے ولی العصرؑ جنتری شائع کر رہے ہیں جس میں بعض ایسی خصوصیات ہیں جو دوسری جنتریوں میں نہیں ہیں لیکن ہم جنتری محدود تعداد میں چھاپتے تھے زیادہ تر پانچ ہزار تک۔ جب کہ ہمارے پیام زینبؑ کے خریداروں کی تعداد 30000 کے قریب ہے سب کی خواہش تھی کہ آپ سال میں ایک مرتبہ جنتری نمبر چھاپ دیں تا کہ سب کے گھروں میں جنتری خود بخود پہنچ جائے تو اس ضرورت کے پیش نظر منتظمین نے یہ فیصلہ کیا کہ اس دفعہ محرم اور صفران دو پرچوں کو ملا کر پیام زینبؑ ولی العصرؑ جنتری نمبر چھاپ دیا جائے یہ بھی اس لئے کہ ایک تو صفحات ڈبل ہو گئے ہیں اور دوسرا یہ ہے کہ جب ایک پرچہ بھیجا جاتا ہے روٹین کا تو اس پر ایک روپے کا ٹکٹ لگتا تھا لیکن اب وہ ٹکٹ دو روپے کا لگانا پڑتا ہے اور اب جب کہ اس کے ڈبل صفحے ہیں تو وزن بڑھ گیا تو وزن بڑھنے کی وجہ سے ٹکٹ چار روپے کا لگے گا اس کے علاوہ دوسرے اخراجات بھی بہت زیادہ ہو گئے ہیں مثلاً کاغذ بھی مہنگا ہو گیا ہے اور آمد کے ذرائع بڑے محدود ہیں اس لئے ہم نے یہ قارئین کو سہولت بھی پہنچائی ہے اور اپنے وسعت دامن کو بھی دیکھا ہے تا کہ پرچے کا تسلسل بعد میں ختم نہ ہو اور ادارے پر زیادہ بوجھ بھی نہ پڑے۔

انشاء اللہ ہمارے قارئین ہماری اس پیشکش کو پسند فرمائیں گے۔ البتہ اس ولی العصرؑ نمبر کو اگر کوئی خصوصی طور پر خریدنا چاہے تو اس کی قیمت ہم نے 100 روپے رکھی ہے اور پچاس فیصد کمیشن پر ہم بیچ سکتے ہیں اور جو براہ راست خریدنا چاہیں ہم سے بائی ڈاک نہ لیں تو ان کو پچاس روپے میں دیں گے۔

لیکن کتب خانوں کے لئے سو روپے کا پرچہ ہے اور جو بائی ڈاک منگوائے گا اسے بھی سو روپے کا بھیجا جائے گا۔

شادی بیاہ کے لئے امداد

حدیث میں ہے کہ جو کوئی شخص دنیا میں کسی کی حاجت کو پورا کرے اور اس کی مشکل کو حل کرے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی مشکلات حل کرے گا اور اس کی حاجات کو پورا کرے گا۔ آج کل مہنگائی کا دور ہے انسان کے لئے اپنا پیٹ پالنا بھی مشکل ہو رہا ہے بے روزگاری عام ہے مہنگائی روز بروز بڑھتی جا رہی ہے تو ان حالات میں بچیوں کی شادی کا انتظام کرنا جوئے شیر لانے کے مترادف ہے اور بہت سارے گھرانے پریشانی میں مبتلا ہیں بالخصوص جن کی تنخواہ بہت ہی معمولی ہے جو بمشکل اپنا پیٹ پالتے ہیں ان میں اپنے بچوں کے کپڑے خریدنے کی سکت بھی نہیں ہوتی کیونکہ ہمارا معاشرہ طبقاتی سسٹم میں بری طرح گھرا ہوا ہے امیر امیر تر ہے اور غریب غریب تر ہوتا جا رہا ہے اور ہر آنے والا دن غریب کے لئے ایک نئی مشکل کھڑی کرتا ہے اور سب سے زیادہ پریشانی والدین کے لئے اپنی اولاد کی شادی کا مسئلہ ہوتا ہے۔ تو اس کے لئے جب سے ہم نے جامعہ امام خمینیؒ قائم کیا اس وقت سے یہ سلسلہ جاری رکھا لیکن پچھلے پندرہ سال سے باقاعدہ بچیوں کی شادی کے لئے بچیوں کے والدین کو بالخصوص سامان کی شکل میں امداد فراہم کی جاتی ہے پہلے پہل دس ہزار روپے کا سامان دیتے تھے کبھی بیس ہزار کا سامان دیتے تھے اور یہ سلسلہ اب بھی جاری ہے اس سے کئی ہزار گھرانے فائدہ اٹھا چکے ہیں اور اسی کے ساتھ اجتماعی ولیمہ جسے ہم اجتماعی شادی کا عنوان دیتے ہیں اس کی بنیاد بھی ہمارے ادارے میں 2002 سے رکھی گئی ایک تصور دیا گیا کہ ایک دینی مرکز امامؑ کا گھر ہے اور یہ سب کا گھر ہے لہٰذا لڑکے والے اور لڑکی والے وہ اس ادارے میں اکٹھے آ جائیں اور تمام جوڑوں کی شادی بیک وقت ہو اور ان کا اجتماعی دعوت ولیمہ بھی یکجا ہو تو اس میں یہ ہوتا ہے کہ مکمل جہیز یعنی ایک متوسط گھر کی جتنی بھی ضروریات کی چیزیں ہوتی ہیں مثلاً فرنیچر، برتن، پنکھا، استری، کپڑے یعنی ضروریات زندگی کی تمام اہم چیزیں فراہم کی جاتی ہیں اور فی کس شادی کے لئے تقریباً پچاس ہزار سے ستر ہزار روپے تک کا سامان مہیا کیا جاتا ہے۔

اس حوالے سے اب تک آزاد کشمیر کے ضلع مظفر آباد، ضلع باغ، ڈیرہ اسماعیل خان، ڈیرہ غازی خان کی تحصیل تونسہ، جنگ، اڈہ شیخن، بھکر، کاٹھ گڑھ، پارہ چنار، ہنگو اور میانوالی میں ہمارے ادارے کے اندر اس حوالے سے پروگرام کئے گئے ہیں ہماری اہل خیر سے جو اہل درد ہیں جن کو دوسروں کی مشکلات کا احساس ہے ان سے ہماری اپیل ہے کہ وہ شادی فنڈ میں نقدی کی شکل میں یا جنس کی شکل میں ہماری مدد کریں۔ مثلاً کپڑے، فرنیچر کسی بھی شکل میں ہمارے ذریعے ان بے سہارا لوگوں کی مدد کریں۔ جب ایک رشتہ قائم ہو جاتا ہے تو گویا کہ انسانیت کا ایک یونٹ قائم ہو جاتا ہے ان کی پھر آگے اولاد ہوگی جب تک یہ گھرانا پھلے گا، بڑھے گا ان کے جتنے اچھے اعمال ہوں گے اس کا ثواب انہی لوگوں کو ملے گا جو ان کی شادی کرانے میں مددگار ثابت ہوئے تھے۔

احادیث میں اس بارے بہت زیادہ تاکید ہوئی ہے اور حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آئمہ معصومین علیہم السلام کی زندگی کا اگر مطالعہ کیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ انہوں نے غرباء، مساکین کی ہمیشہ اس حوالے سے مدد فرمائی ہے۔

☆☆☆☆☆

استاد الفقہاء آیت اللہ حبیب اللہ الشریف کاشانی رضوان کے مجرب تعویز

جادو، ٹونا، نظر بد کے لئے — جن وانس کے شر سے بچاؤ کے لئے — وسعت رزق — رزق کی زیادتی کے لئے — تسخیر کا تعویز

انتخاب...... مستجاب زہراء (ملتان)

مندرجہ ذیل تعویزات کو آیت اللہ کاشانی نے اسماء الحسنٰی طبع تہران میں تحریر کیا ہے کسی بھی نماز کے بعد نیک ساعت میں انہیں لکھ کر ضرورت مند صدقہ دے کر درود پاک کی تلاوت کرتے ہوئے حضرات معصومین علیہم السلام کے اسماء مبارک تلاوت کر کے تعویز لکھ کر گلے میں پہنے۔ حسین سراج زادہ

تسخیر کا تعویز

۱۶	۱۹	۲۲	۹
۲۱	۱۰	۱۵	۲۰
۱۱	۲۴	۱۷	۱۴
۱۸	۱۳	۱۲	۲۳

رزق کی زیادتی کے لئے

و	م	ص	یا
ص	یا	و	م
یا	ص	م	و
م	و	یا	ص

ظالم پر غلبہ پانے کے لئے تعویز

ع	می	س
س	ع	می
می	س	ع

حسد کے بارے تعویز

۷۶	۷۹	۸۲	۶۹
۸۱	۷۰	۷۵	۸۰
۷۱	۸۴	۷۷	۷۴
۷۸	۷۳	۷۲	۸۳

وسعت رزق

م	ی	ر	ک
ر	ک	م	ی
ک	ر	ی	م
ی	م	ک	ر

جادو، ٹونا، نظر بد کے لئے

ب	ی	ق	ر
ق	ی	ر	ب
ر	ی	ب	ق

جن وانس کے شر سے بچاؤ کے لئے

۵۹	۶۴	۴۹	۵۲
۴۸	۵۳	۵۸	۴۷
۵۴	۵۱	۶۶	۵۷
۴۵	۵۶	۵۵	۵۰

ہر قسم کے سفلی عمل اور جادو سے بچنے کے لئے

۳۲۰	۳۲۳	۳۲۴	۳۱۲
۳۲۵	۳۱۳	۳۱۹	۳۲۴
۳۱۴	۳۲۸	۳۲۱	۳۱۸
۳۲۲	۳۱۷	۳۱۵	۳۲۹

ہر قسمی جسم کی حفاظت کے لئے حصار

د	ی	ج	م
ج	ی	م	د
م	ی	د	ج

جنات کے شر، جادو، آفات سے بچنے کے لئے

۱۱۲۴	۱۱۲۷	۱۱۳۱	۱۱۱۷
۱۱۳۰	۱۱۱۸	۱۱۲۳	۱۱۲۸
۱۱۱۹	۱۱۳۳	۱۱۲۵	۱۱۲۲
۱۱۲۶	۱۱۲۱	۱۱۲۰	۱۱۳۲



خواب دیکھنے کے بارے میں قرآن مجید اور معصومینؑ کے ارشادات

انتخاب و پیشکش......سیدہ روبینہ مہدی نقوی

❁ ”جب یوسفؑ نے اپنے باپ سے کہا، اے بابا! میں نے (خواب میں) دیکھا کہ گیارہ ستارے اور سورج اور چاند مجھے سجدہ کر رہے ہیں“ (یوسف ۴)

❁ ”اور غرض یہ تھی کہ ہم اسے خواب کی باتوں کی تعبیر سکھلائیں“ (یوسف ۲۱)

❁ ”اس نے (یوسفؑ نے) کہا جو کھانا تمہیں دیا جاتا ہے وہ تم تک نہیں آ، پائے گا کہ اس سے پہلے ہی میں تمہیں اس (خواب) کی تعبیر بتلا دوں گا یہ بھی منجملہ ان باتوں کے ہے جن کی میرے رب نے تعلیم دی ہے“ (یوسف ۳۷)

❁ (سورہ یوسف کی مزید آیات نمبر ۴۴ تا ۴۹ ملاحظہ کی جاسکتی ہیں)

❁ ”اور جب ہم نے تجھ سے کہا کہ بے شک تیرا رب لوگوں کا احاطہ کئے ہوئے ہے اور ہم نے اس خواب کو کہ جو ہم نے تجھے دکھلایا، لوگوں کیلئے ایک آزمائش اور قرآن میں لعنت کیا ہوا شجرہ (نسل) قرار دیا“ (بنی اسرائیل ۶۰)

❁ ”پس جب وہ (بردبار، فرمانبردار فرزند اسماعیلؑ) اس کے ہمراہ دوڑ دھوپ کرنے کی عمر میں پہنچا تو اس نے کہا اے میرے بیٹے! میں خواب دیکھتا ہوں کہ میں تجھے ذبح کر رہا ہوں“ (صافات ۱۰۲)

❁ ”بے شک تو نے خواب کو سچ کر دکھایا ہم احسان کرنے والوں کو ایسی ہی جزا دیا کرتے ہیں“ (صافات ۱۰۵) ❁ ”بے شک اللہ نے اپنے رسولؐ کے خواب کو سچ کر دکھایا“ (الفتح ۲۷)

❁ ”انہی لوگوں کے واسطے دنیوی زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی خوشخبری ہے“ (یونس ۶۴)

حضرت نبی اکرمؐ کے فرمودات

❁ تفسیر در منثور ج ۳ ص ۳۱۳ میں سورہ یونس کی آیت ”انہی لوگوں کے واسطے دنیوی زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی خوشخبری ہے“ کی تفسیر میں جابرؓ بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نبی اکرمؐ نے فرمایا ”اس سے مراد اچھے خواب ہیں کہ جو مومن دیکھتا ہے یا اسے دکھائے جاتے ہیں اور آخرت میں اسکے لئے جنت ہے“۔

❁ بحار الانوار ج ۱۸ ص ۱۹۵ میں ہے کہ سچے خواب ہی سے حضرت پیغمبر اکرمؐ پر وحی کا آغاز ہوا، آپؐ جو خواب بھی دیکھتے اسکی تعبیر صبح صادق کی مانند واضح ہو کر سامنے آجاتی۔

❁ بحار الانوار ج ۶۱ ص ۱۷۷ میں امام علی رضاؑ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ صبح کرتے تو اپنے اصحاب سے فرمایا کرتے کیا کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے؟

❁ بحار الانوار ج ۶۱ ص ۱۹۱ میں حضرت پیغمبر اکرمؐ فرماتے ہیں کہ ”اچھے خواب جن سے مومن کو خوشخبری دی جاتی ہے نبوت کے چھیالیس اجزا میں سے ایک ہے ایک دوسری روایت اس حوالے میں نقل ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ ”اچھا خواب نبوت کے ستر اجزاء میں سے ایک ہے“۔

❁ تفسیر در منثور اور بحار الانوار ج ۶۱ ص ۱۹۱، تفسیر نمونہ ج ۹ ص ۲۸۶ پر حضرت رسول اللہؐ فرماتے ہیں کہ خواب تین طرح کے ہوتے ہیں۔

❁ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مومن کیلئے خوشخبری ❁ شیطان کی طرف سے خوفزدہ کرنا تاکہ مومن غمزدہ ہو ❁ خواب پریشان جو بات انسان کے دل میں پیدا ہوتی ہے وہ اسے خواب میں دیکھتا ہے

آخری زمانے کے مومنین کے خواب

بحار الانوار ج ۶۱ ص ۱۷۲ پر حضرت پیغمبر اکرمؐ فرماتے ہیں کہ ”قیامت کے قرب کے زمانہ کے مومنین کا خواب جھوٹا نہ ہوگا اور ان کی باتیں زیادہ سچی ہونگی اور انکے خواب سچے ہونگے“۔

خواب کو بیان کرنا کیسا ہے؟

کنز العمال حدیث ۴۱۳۹۲ میں حضرت پیغمبر اکرمؐ فرماتے ہیں کہ ”جب تم میں سے کوئی شخص اچھا خواب دیکھے تو اسکی تعبیر بھی بیان کرے اور اسے دوسروں کو بھی بتائے اور جب کوئی بُرا خواب دیکھے تو نہ تو اسکی تعبیر بیان کرے اور نہ ہی دوسروں کو بتائے“۔

کن لوگوں کو خواب بتایا جائے؟

حضرت نبی اکرمؐ فرماتے ہیں کہ ”جب بھی کوئی خواب بیان کرنا چاہو تو ایسے دوست یا صاحب رائے شخص سے بیان کرو جو حسد اور بُرائی سے پاک ہو اپنے کسی خیرخواہ دوست کے علاوہ کسی سے بیان نہیں کرنا چاہیے“۔

حضرت امیر المومنینؑ فرماتے ہیں

❁ بحار الانوار ج ۴۰ ص ۲۲۲ پر فرماتے ہیں کہ ”سچے خواب ملائکہ کی طرف سے ہوتے ہیں اور جھوٹے خواب جنات کی طرف سے ہوتے ہیں“۔

❁ ”اچھے خواب دو خوشخبریوں میں سے ایک ہیں“ (غرر الحکم)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کے ارشادات

بحارالانوار ج۶۱ ص ۳۱۔۴۳۔۱۹۳ پر نقل ہے کہ امام محمد باقرؑ فرماتے ہیں "بندے جب سوتے ہیں تو انکی روحیں آسمان کی طرف نکل جاتی ہیں روحیں آسمان میں جو کچھ دیکھتی ہیں وہ حق ہوتا ہے اور جو فضا میں دیکھتی ہیں وہ پریشان اور خوفزدہ کرنے والے خواب ہوتے ہیں"۔

حضرت امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں

❁ بحارالانوار ج۶۱ ص ۷۷ پر ہے کہ "آخری زمانہ میں مومن کی رائے اور اسکا خواب نبوت کے ستر اجزا میں سے ایک ہے"۔

❁ بحارالانوار ج۶۷ ص ۶۶ پر ہے کہ "مومن کی رائے اور اسکا خواب ستر اجزا میں سے ایک ہے اور کچھ مومن وہ ہیں جنہیں ایک تہائی عطا ہوتا ہے"۔

نافرمانی سے باز رکھنے کیلئے بُرے خواب

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ "جب انسان نافرمان ہو جائے اور اللہ تعالیٰ کو اسکی بھلائی مقصود ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو ایسے خواب دکھاتا ہے جس سے وہ دُبلا اور کمزور ہو جاتا ہے خوفزدہ ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے باز آ جاتا ہے"(بحار ج۶۱ ص ۱۶۷)

سچے اور جھوٹے خواب

بحارالانوار ج۶۱ ص ۱۹۳ پر روایت نقل ہے کہ ابو بصیر نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ آپؑ کے قربان جاؤں سچے اور جھوٹے خواب ایک ہی مقام سے آتے ہیں تو انکا فرق کیا ہے؟ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ "تم سچ کہتے ہو کہ خواب کا مخرج تو ایک ہی ہوتا ہے لیکن رات کے پہلے حصے میں دیکھے ہوئے پریشان اور غمزدہ کرنے والے خواب جھوٹے ہوتے ہیں اور اسکی وجہ یہ ہوتی ہے کہ انسان یہ خواب رات کے اس حصے میں دیکھتا ہے کہ جب فاسق و فاجر اور سرکش شیطانوں کی حکومت ہوتی ہے یہ انسانی خیالات ہوتے ہیں جو جھوٹے اور پریشان قسم کے ہوتے ہیں ان میں کسی قسم کی بھلائی نہیں ہوتی اور جب رات کا دو تہائی حصہ گزر جاتا ہے یہ وقت سحر سے پہلے کا ہوتا ہے جب آسمان سے ملائکہ اُترے ہوئے ہوتے ہیں ایسے خواب سچے ہوتے ہیں"۔

جھوٹے اور ڈراؤنے خوابوں کی وجہ

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ "جھوٹے، پریشان اور ڈراؤنے خوابوں کی چند وجوہات یہ بھی ہیں کہ انسان ناپاک حالت میں سوئے یا بغیر وضو اور یاد الٰہی کے سوئے تو اس حالت میں ڈراؤنے خواب بھی آتے ہیں"۔

حضرت امام حسن عسکریؑ فرماتے ہیں

بحارالانوار ج۶۱ ص ۱۹۰ پر آپ کا یہ ارشاد نقل ہے کہ "جو زیادہ سوئے گا وہ بُرے خواب دیکھے گا"۔

بقیہ......لا الہ الا اللہ کی فضیلت

"لا الہ الا اللہ" اے ذات تجھے "لا الہ الا اللہ" کا واسطہ "لا الہ الا اللہ" کہنے والوں کی مغفرت فرما اور ہمیں "لا الہ الا اللہ" کہنے والوں میں محشور فرما"۔

حضرت امیر المومنینؑ نے فرمایا: "میں نے حضرت رسول اکرمؐ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جو شخص قبرستان سے گزرتے وقت یہی کچھ کہے تو اس کے پچاس سال کے گناہ بخش دیئے جائیں گے"۔ لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہؐ جس کے پچاس سال کے گناہ نہ ہوں تو پھر؟ حضرتؐ نے فرمایا کہ "اس کے والدین کے، اس کے بھائیوں کے اور عام مسلمانوں کے"۔

"لا الہ الا اللہ" کی گواہی کا ثواب اور قبولیت کی شرط

حضرت رسول اکرمؐ اپنے اصحاب میں تشریف فرما تھے اور ان میں حضرت امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ بھی موجود تھے آپؐ نے ارشاد فرمایا:

"جو "لا الہ الا اللہ" کہے گا تو وہ جنت میں داخل ہوگا"۔

وہاں بیٹھے ہوئے دو صحابیوں نے کہا کہ ہم بھی "لا الہ الا اللہ" کہتے ہیں۔

حضرت نبی اکرمؐ نے فرمایا کہ "لا الہ الا اللہ" کی گواہی تو صرف علیؑ ابن ابی طالبؑ اور اس کے شیعوں کی قبول ہے ان سے ہی اللہ تعالیٰ نے عہد و پیمان کر رکھا ہے"۔

ان دو صحابیوں نے دوبارہ کہا کہ ہم بھی "لا الہ الا اللہ" کہتے ہیں۔ اس وقت حضرت رسول اللہؐ نے اپنا ہاتھ حضرت علیؑ کے سر پر رکھ کر فرمایا:

"لا الہ الا اللہ" کی قبولیت کی شرط یہ ہے کہ علیؑ سے کئے ہوئے عہد و پیمان نہ توڑنا، اس کی جگہ پر نہ بیٹھنا اور اس کی بات کو نہ جھٹلانا"۔ (ثواب الاعمال ص ۱۷ تا ۱۹)

ہماری امامت کے بغیر یہ کلمہ فائدہ نہ دے گا

الشافی ترجمہ اصول کافی ج ۵ ص ۱۴۹ پر یہ حدیث نقل ہے کہ:

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے 'ابان' سے فرمایا کہ:

اے ابان! جب تم کوفہ جاؤ تو یہ حدیث بیان کرنا کہ جس نے خلوص دل سے "لا الہ الا اللہ" کہا اس پر جنت واجب ہے"۔ میں نے عرض کیا: اے فرزند رسولؐ! میرے پاس ہر قسم کے لوگ آتے ہیں تو کیا میں سب سے یہ بیان کروں؟ آپؑ نے فرمایا: "ہاں اے ابان! روز قیامت جب اللہ تعالیٰ اولین و آخرین کو جمع کر دے گا تو ان لوگوں کے سوا جو ہماری امامت کو ماننے والے ہیں "لا الہ الا اللہ" کا ذکر سلب کر لے گا"۔

☆☆......☆......☆☆




المہدیؑ ہسپتال

آج کل علاج کی سہولت غریبوں کے واسطے آسان نہیں ہے۔ آج کل علاج کی سہولت غریبوں کے واسطے آسان نہیں ہے۔

آج کل علاج کی سہولت غریبوں کے واسطے آسان نہیں ہے۔ جو سرکاری ہسپتال ہیں ان ہسپتالوں میں اس طرح علاج غریبوں کا نہیں ہوسکتا جس طرح ان کی ضرورت ہے۔ اور ادویات اتنی مہنگی ہیں کہ غریب مریض دوائی نہ ملنے کی وجہ سے ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مر جاتا ہے۔

اس ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم نے انجمن بہبود آبادی پکی شاہ مردان کے زیر انتظام ایک المہدیؑ ہسپتال قائم کیا شروع میں یہ صرف ایک ڈسپنسری تھی لیکن الحمدللہ اسوقت یہ ایک مکمل ہسپتال ہے۔ ان ڈور، آوٹ ڈور سروس ہے، زچہ بچہ کے لئے المہدیؑ سنٹر ہے، ڈینٹل یونٹ موجود ہے، آنکھوں کیلئے عین اللہ آئی کلینک ہے، ای سی جی، الٹراساؤنڈ، ایکسرے، ایمبولینس کی سہولت ہے لیڈی ڈاکٹر کی سہولت موجود ہے بہترین میڈیکل سٹور موجود ہے، اعلیٰ معیار کی لیبارٹری موجود ہے، شہید باقر الصدر کے نام سے بیس بستروں کا ایک وارڈ قائم کیا گیا ہے۔ یعنی بڑے شہروں میں ایک ہسپتال کے پاس جو سہولیات موجود ہوتی ہیں وہ اس پسماندہ علاقہ میں المہدیؑ ہسپتال میں مہیا کی گئی ہیں۔

اسپیشلسٹ ڈاکٹروں کی خدمات ہم نے حاصل کی ہوئی ہیں آنکھوں کے آپریشن کے لئے سرجن آتا ہے، شعبہ امراض کلب موجود ہے جس کے لئے باقاعدہ سرجن ہفتے میں ایک بار آتا ہے، جنرل آپریشن کئے جاتے ہیں، آئی آپریشن کئے جاتے ہیں۔

اس کے علاوہ ایک MBBS ڈاکٹر چوبیس گھنٹے اپنی خدمات سرانجام دے رہا ہے۔ اس میں جو لوگ علاج کے لئے پریشان رہتے ہیں ان کو کافی حد تک اس ہسپتال سے سہولیات میسر آئی ہیں اسی ہسپتال کے زیر نگرانی سال میں دو تین مرتبہ باقاعدہ جنرل اور آئی میڈیکل کیمپوں کا انعقاد ہوتا ہے جس سے ہزاروں مریض استفادہ کرتے ہیں اور انہیں مفت ادویات فراہم کی جاتی ہیں۔

جو اہل خیر اہل درد جو خدمت خلق کا جذبہ رکھتے ہیں کیونکہ خدمت خلق سب سے بڑی عبادت ہے نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ ان سب سے بڑی عبادت یہ ہے اللہ کی مخلوقات کی ضروریات کی خیال رکھنا اور یہ ایک مکتب اہل البیت علیہم السلام کی نمایاں حیثیت ہے کہ اس مکتب کے پیروکار ہر دکھی انسان کے لئے اپنی خدمات مہیا کرتے ہیں جس طرح ہمارے آئمہ اطہار علیہم السلام نے اپنی زندگی میں کیا کہ وہ اپنے دشمن اور دوست دونوں کو فائدہ پہنچاتے تھے حتیٰ کہ لوگوں کے گھروں میں خود جا کر ان کی ضروریات کو پورا کرتے تھے تو ہماری یہ اپیل ہے کہ اس ہسپتال کو مزید مفید بنانا اور غریبوں کے لئے فری دوائی دینے کا جو اہتمام ہے اس میں ہماری مدد کریں اور بالخصوص جب مختلف کیمپوں کا انعقاد ہوتا ہے تو اس وقت ہماری مدد کریں اور جو شخص جس عنوان سے ہماری مدد کرنا چاہتا ہے وہ ہمیں اطلاع کرے انشاء اللہ اسی عنوان سے اس کی مدد خرچ ہوگی۔



تعلیمی وظائف

ایک اہم شعبہ جو ہمارے ٹرسٹ کا ہے وہ تعلیم عام کرنا ہے۔ ہمارا ماٹو ہے "علم اور عمل"، عمل بغیر علم کے بے فائدہ ہوتا ہے اور اگر علم ہو اور عمل نہ ہو تو وہ عمل بھی وبال جان بنتا ہے۔ تعلیم انسان کے لئے عزت و شرف کا باعث ہے اور تعلیم ہی سے انسان حق و باطل کی پہچان کر سکتا ہے اور سچ اور جھوٹ میں فرق کر سکتا ہے۔ جو معاشرہ تعلیم یافتہ ہے وہی ترقی یافتہ ہے۔ جو قومیں علم کو اہمیت دیتی ہیں وہی قومیں باوقار بنتی ہیں اور ان کا مقام اور عزت ہوتی ہے۔ اسلام میں تعلیم کو سب سے زیادہ اہمیت دی گئی ہے۔

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ علم کا حصول ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص علم حاصل نہیں کرتا تو وہ مجرم ہے گناہ گار ہے اور واجب کا تارک ہے۔ اسلام میں ان پڑھ کا کوئی تصور نہیں ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنگ بدر میں جو مشرکین قیدی ہوئے تھے ان مشرکین کے قید کی رہائی کے لئے یہ شرط رکھی تھی کہ اگر وہ دس مسلمانوں کو تعلیم دے دیں تو ان کو رہا کر دیا جائے گا یہ بہت بڑی بات ہے کہ مشرکوں سے اپنے مسلمانوں کو لکھنا پڑھنا سکھایا گیا۔

جب یہ کہا جاتا ہے کہ علم کا حصول فریضہ ہے تو بعض سمجھتے ہیں کہ علم دین، علم قانون اور حلال حرام کا علم اس سے مراد ہے۔ حالانکہ ایسا نہیں ہے بلکہ ہونا یہ چاہیے کہ ہر وہ چیز جو انسان کے لئے مفید ہے اس کا علم حاصل ہونا چاہیے۔ آج کے دور کی زندگی بہت پیچیدہ اور وسیع ہو گئی ہے اور اس پیچیدہ زندگی اور اس کی وسعت میں ہر شعبہ میں مسلمانوں کو دوسروں سے آگے ہونا چاہیے لیکن ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ مسلمانوں نے تعلیم کا سلسلہ چھوڑ دیا اور پسماندگی کا شکار ہوئے اور تعلیم کے حوالے سے شیعیان علیؑ اور مکتب اہل البیت علیہم السلام سے وابستہ افراد جو ہیں دوسروں سے زیادہ ان کا حق ہے کہ وہ تعلیم کے میدان میں توجہ دیں کیونکہ ہمارے آئمہ معصومین علیہم السلام نے بڑی سختی کی ہے اپنے پیروکاروں پر جیسے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اگر مجھے پتہ چلے کہ ہمارا ایک نوجوان ہے جو نہیں پڑھتا اور آوارہ ہے تو میں اسے ڈنڈے مار کر بھی پڑھاؤں یا پھر حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی طرف حدیث منسوب ہے کہ آپؑ فرماتے ہیں کہ میں اس کی گردن اڑا دوں۔ یعنی اس قدر سختی کرتے ہیں۔

اسی چیز کے پیش نظر ہمارے ٹرسٹ نے یہ کوشش کی کہ لوگوں کو متوجہ کیا جائے کہ وہ اپنے بچوں کو پڑھائیں اور اس میدان میں ہم دو حوالوں سے کام کر رہے ہیں ایک تو سکولوں کا قیام ہے، ٹیوشن سنٹر ہیں اور جو لوگ اپنے بچوں اور بچیوں کو تعلیم لینے کے لئے نہیں بھیجتے انہیں آمادہ کرنا کہ اپنے بچوں کو زیور تعلیم سے آراستہ کرنے کے لئے بھیجیں۔

دوسرا پہلو یہ ہے کہ وطن عزیز کی زیادہ تر آبادی دیہاتوں میں رہتی ہے اور دیہاتوں میں تعلیمی ادارے نہ ہونے کے برابر ہیں اگر پرائمری تک ہیں تو بلڈنگ نہیں ہے، بلڈنگ ہے تو استاد نہیں ہے، تعداد زیادہ ہے اور استاد کم ہیں یعنی دیہاتوں میں جہاں آبادی بھی زیادہ ہے اور مکتب اہل البیت علیہم السلام سے وابستہ لوگ بھی زیادہ تر دیہاتوں میں رہتے ہیں۔ وہاں پر سکول کی سہولت ہے نہیں اور کچھ لوگ بچوں کو پڑھاتے بھی ہیں تو بمشکل میٹرک تک پڑھاتے ہیں بعض لوگ تو پرائمری سے آگے نہیں جا سکتے کہتے ہیں ہم اپنا پیٹ پالیں یا بچوں کو تعلیم دیں۔ گورنمنٹ کی طرف سے اعلانات تو بہت ہوتے ہیں مفت تعلیم ہے لیکن تعلیمی میدان میں تفاوتی سسٹم ہے امیروں کے بچوں کے لئے اور قسم کے تعلیمی ادارے ہیں اور غریبوں کے بچوں کے لئے اور قسم کے ادارے ہیں پھر یہ جو پرائیویٹ تعلیمی ادارے ہیں اور کمرشلائزیشن تعلیم کے میدان میں جو آئی ہے اس نے ہمارے پورے معاشرے اور سوسائٹی کو تباہ و برباد کر کے رکھ دیا ہے۔

بہرحال جب انسان پورا مقصد حاصل نہیں کر سکتا تو اسے چاہیے کہ جو مقصد حاصل کر سکتا ہے اس کو تو حاصل کر لے۔

ہم نے جب سے یہ ٹرسٹ قائم کیا ہم نے اس طرف خصوصی توجہ دی کہ دیہاتی علاقوں میں لوگوں کو آمادہ کریں کہ وہ بچوں کو پڑھائیں ہم نے اپنے پیش نمازوں سے یہ بات تاکیداً کہی کہ وہ اپنے مامومین کو سختی سے کہیں کہ وہ اپنے بچوں کو سکول بھیجیں اور اس کے لئے ہم نے اعلان کیا کہ جو اپنے بچوں کے لئے یونیفارم، کاپیاں، کتابیں اور فیس نہیں دے سکتے وہ ہم دیں گے یہ سلسلہ پہلے تو محدود پیمانے پر میانوالی کے اندر ہی تھا لیکن پھر اسے مزید وسعت دے دی گئی اور مختلف شہروں کے بچے جو ہیں ان کو تعلیمی وظائف دیئے جاتے ہیں۔ خاص کر جو میٹرک سے اوپر تعلیم حاصل کرنا چاہتے ہیں ان کے لئے خصوصی انتظام ہوتا ہے کہ ان کے لئے تعلیمی وظائف دیئے جاتے ہیں۔ البتہ ہمارے پاس درخواستیں تو بہت آتی ہیں لیکن ہمارے جتنے وسائل ہیں ان کے مطابق ہم طالب علموں کی سرپرستی کر رہے ہیں۔

اس بارے میں بھی ہماری اہل خیر سے اپیل ہے اہل درد سے جو ملت کو باشعور دیکھنا چاہتے ہیں ملت کو علمی میدانوں میں ترقی کے مراحل طے کرتے ہوئے دیکھنا چاہتے ہیں تو ان سے ہماری اپیل ہے کہ وہ اس میدان میں ہمارے ساتھ تعاون کریں ہم انہیں جگہیں بتا سکتے ہیں جہاں پر سکول کی ضرورت ہے۔ ٹیوشن سنٹروں کے لئے جو مراکز ہمیں درکار ہیں وہ ہم انہیں بتا سکتے ہیں اور ہمارے پاس جو درخواستیں آئی ہوئی ہیں ایسے بچے بھی ہیں جو اپنی کلاس میں فرسٹ پوزیشن لیتے ہیں لیکن ان کے پاس وسائل نہیں ہوتے کہ وہ آگے کالجوں میں پڑھ سکیں اور وہ اسی طرح رہ جاتے ہیں۔

ہمارے ٹرسٹ کے وسائل بہت کم ہیں ہماری ساری معاونت اپنے مومنین ہی کرتے ہیں اور اس وقت مومنین کے کاروبار کمزور پڑتے جارہے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ وہ قابل تعریف لوگ ہیں جو ان مشکل حالات میں بھی غریبوں کے بچوں کا خیال رکھتے ہیں اور تعلیمی وظائف کے لئے ہماری مدد کرتے ہیں۔

تعلیمی وظائف لینے کا طریقہ یہ ہے کہ باقاعدہ درخواست بھیجی جاتی ہے۔ جس ادارے میں انسان پڑھ رہا ہوتا ہے اس ادارے کے ہیڈ کی تصدیق کی ضرورت ہوتی ہے پھر ہم کوشش کرتے ہیں کہ کسی ایک شخص کے ذمے لگائیں کہ وہ اس کے تعلیمی اخراجات دے۔ ظاہر ہے کہ جب کوئی ایک شخص کسی طالب علم کے لئے معاونت کرے گا تو وہ طالب علم جب کسی مقام پر پہنچے گا تو وہ جو نیک اعمال کرے گا اس کا ثواب اس سرپرستی کرنے والے کو دوگنا ملے گا۔ اور پھر جو تعلیمی وظائف لے کر کسی مقام پر پہنچ جاتے ہیں ترقی کر جاتے ہیں تو ان سے بھی ہماری پھر درخواست ہوتی ہے کہ جس طرح ان کے لئے کسی نے سرپرستی کی ہے اسی طرح وہ بھی کسی ایک طالب علم کی سرپرستی کر کے اسے ترقی کرنے کا موقع عنایت کرے۔

اس میں سادات کے بچے غیر سادات کے بچے سب شامل ہیں اس وقت بھی کافی ساری ہمارے پاس درخواستیں موجود ہیں جن کے ساتھ ہم تعاون نہیں کر پا رہے تقریباً 200 بچے ہیں جن کو تعلیمی وظائف دیئے جارہے ہیں ہماری تمام اہل خیر باشعور حضرات سے گزارش ہے کہ ہمارے ساتھ اس سلسلہ میں تعاون کریں۔

اس میں طالبات بھی ہیں اور طلباء بھی ہیں۔

دینی طلباء بھی ظاہر ہے لوگوں کی مدد سے ہی چلتے ہیں کیونکہ دینی مدارس میں طلباء کے لئے قیام وطعام کا انتظام کرنا ہوتا ہے کتابوں کا کاپیوں کا ساری سہولیات ہوتی ہیں اس کے لئے سہم امامؑ اور باقی جوز کوٰۃ ہے عطیات ہیں جیسا کہ ہم آپ کو اسی مجلّے کو پڑھنے میں ملے تا کہ ہمارے زیر اہتمام جتنے دینی ادارے ہیں ان کے قیام و ترقی کے لئے ان کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے بھی اہل خیر مسلسل تعاون کی ضرورت ہے۔

تعلیمی وظائف کے حوالے سے یہ بھی ہم پوائنٹ بتادیں کہ اگر کوئی شخص براہ راست کسی کے لئے مدد بھیجنا چاہتا ہے تو اس کو ہم اس سے براہ راست بھی مربوط کر سکتے ہیں ضروری نہیں ہے کہ وہ ہمارے ذریعے ہی اس تک امداد پہنچائے۔

☆☆☆☆☆



تصنیف وتالیف کا شعبہ

کسی بھی مکتب کی بنیادوں کو مستحکم کرنے کے لئے تالیف و تصنیف کا کردار بنیادی کردار ہے اور اس کی حیثیت ریڑھ کی ہڈی کی ہے اور آپ حضرات آگاہ ہیں کہ ہمارا علمی سرمایہ جو ہے وہ عربی زبان میں ہے اور پھر دوسری زبان جو ہے وہ فارسی ہے۔ اس کو عربی اور فارسی سے اردو زبان میں منتقل کرنا یا انگلش میں منتقل کرنا اس کے لئے ظاہر ہے کافی محنت و مشقت کی ضرورت ہے اور اس کیلئے باقاعدہ فنڈ کی بھی ضرورت ہے۔

یہ سلسلہ بھی الحمد للہ ہمارے ٹرسٹ کی طرف سے جاری وساری ہے اور یہ ایک منظم شعبہ ہے شریکۃ الحسینؑ پبلی کیشنز، المصطفیٰؐ پبلی کیشنز، ایلیاء پبلی کیشنز کے تحت ہم مفید کتابیں شائع کر رہے ہیں اور تحقیقی کتابوں کی اشاعت کا سلسلہ جاری ہے اور اس کے لئے باقاعدہ ایک ٹیم ہے جو کام کر رہی ہے جو لوگ اپنے مرحومین کے ایصال ثواب کے لئے کسی موضوع پر کوئی کتاب چھاپنا چاہیں تو ہم اپنی خدمات پیش کرتے ہیں۔

اس شعبے کو مضبوط کرنے کے لئے بھی آپ کے تعاون کی اشد ضرورت ہے۔ اب تک ہم بیسیوں کتابیں شائع کر چکے ہیں جن میں تقریباً ہر موضوع پر کتب موجود ہیں اور اسی شعبے کے تحت مترجم قرآن کی اشاعت بھی کی گئی ہے اور ہماری کوشش ہے کہ جتنے بھی دینی مدارس ہیں اور مساجد ہیں طلباء کو اور آئمہ جمعہ و جماعت کو مترجم قرآن بطور ہدیہ مہیا کیا جائے تو کوئی بھی اہل خیر اپنے مرحومین کے ثواب کے لئے مترجم قرآن خرید کر یا قرآن کریم کی اشاعت کے سلسلے میں تعاون کر کے کر سکتا ہے۔ ہمارے پاس مترجم قرآن کی قیمت پانچ سو روپے ہے اس کے علاوہ کوئی بھی مترجم قرآن خرید کر ہمیں پہنچایا جا سکتا ہے تا کہ اس کو ضرورت کی جگہوں پر بھیجا جا سکے۔

"سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ"

اس ذکر کے ذریعہ اللہ تعالیٰ تم کو پیری کی ناتوانی، نظر کی کمزوری، دیوانگی، جذام، غربت اور پیری کی ناتوانی سے محفوظ رکھے گا انشاء اللہ۔

لاحول ولاقوۃ الا باللہ...... گراں قدر الٰہی عطیہ

تحقیق...... ابن نواب کاشانی

حاملان عرش ملائکہ کی دعا

منہاج البراعہ فی شرح نہج البلاغہ ج ۱۔۲ ص ۳۳۲ پر آیت اللہ سید حبیب اللہ خوئی قدس سرہ نقل کرتے ہیں کہ حضرت پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ کے قوی ترین چار ملائکہ جو حاملان عرش ہیں وہ ہر وقت اس دعا کو پڑھتے ہیں "بسم اللہ الرحمن الرحیم لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم وصلی اللہ علی محمد و آلہ الطاہرین"

اللہ تعالیٰ کی پناہ نصیب ہو جاتی ہے

شیخ صدوق علیہ الرحمہ اپنی اسناد سے ثواب الاعمال مترجم ص ۳۲۹ پر لکھتے ہیں کہ حضرت پیغمبر اکرمؐ کا ارشاد ہے کہ "جو شخص گھر سے نکلتے وقت "بسم اللہ" کہے گا تو دو فرشتے کہیں گے تجھے ہدایت نصیب ہوئی اگر وہ کہے "لاحول ولا قوۃ الا باللہ" تو ملائکہ کہتے ہیں کہ تو اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں ہے"۔

اس کے پڑھنے سے انسان کا کلام قابل قدر ہو جاتا ہے

شیخ صدوق معانی الاخبار مترجم طبع کراچی کے ص ۱۸۳ پر اپنی اسناد کے ساتھ نقل کرتے ہیں کہ حضرت رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا کہ "جو کنز الحدیث یعنی" اپنی باتوں کو قابل بنانا" چاہتا ہے تو اس پر لازم ہے کہ کہے "لاحول ولاقوۃ الا باللہ" (اللہ کے سوا کوئی طاقت اور قوت نہیں)

رزق کی وسعت کے لئے

حضرت پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ "جو کوئی "لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم" کا بہت زیادہ ذکر کرے گا تو اس کو اللہ تعالیٰ بہت زیادہ رزق عطا فرمائے گا"۔ (چشمہ رستگارے طبع قم ص ۴۱)

حضرت پیغمبر اکرمؐ کی حضرت ابوذرؓ کو وصیت

حضرت ابوذرؓ کہتے ہیں کہ مجھے حضرت رسول اللہؐ نے وصیت فرمائی کہ "اپنے سے پست پر نگاہ ڈالو اپنے سے بلند پر نگاہ نہ ڈالو اور مساکین کے ساتھ محبت کرو سچ بولو اگر تلخ ہی کیوں نہ ہو اور "لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم" زیادہ پڑھنے کی تاکید کی اور فرمایا کہ یہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔ (ہدیۃ الشیعہ ص ۳۱۲)

حضرت رسول اللہؐ دعا تعلیم فرماتے ہیں

سید الانبیاؐ کا ارشاد ہے کہ "جو شخص نماز عشاء کے بعد ایک سو (۱۰۰) مرتبہ مندرجہ ذیل دعا پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اسے تین چیزیں عطا فرمائے گا۔

۱۔ اس کے نامہ اعمال میں دس ہزار نیکی لکھے گا۔

۲۔ اس کے دس ہزار گناہ مٹا دے گا۔

۳۔ جنت میں اس کے لئے لولو اور زبرجد کے پانچ لاکھ محلات بنائے گا۔

دعا یہ ہے "سبحان اللہ والحمدللہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر، ولاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم"

ہر قسم کا رنج والم دور کرنے کے لئے

عیون اخبار الرضا ج ۲ ص ۱۱۱ میں شیخ صدوقؒ اپنی اسناد سے حضرت علیؑ ابن ابی طالبؑ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا "جس پر اللہ تعالیٰ کوئی نعمت نازل کرے تو اس کو اللہ تعالیٰ کی حمد کرنی چاہیے اور جس کے رزق میں تاخیر ہو تو اسے اللہ تعالیٰ سے استغفار کرنی چاہیے اور جو کوئی کسی معاملے کی وجہ سے غمگین ہو تو اسے "لاحول ولا قوۃ الا باللہ" پڑھنا چاہیے"۔

حضرت امیر المومنینؑ "لاحول ولا" کے معنی بیان فرماتے ہیں

نہج البلاغہ حکمت ۴۰۴ میں حضرت علیؑ ابن ابی طالب علیہ السلام سے "لاحول ولا قوۃ الا باللہ" کے معنی پوچھے گئے تو آپؑ نے فرمایا کہ "ہم اللہ کے ساتھ کسی چیز کے مالک نہیں اس نے جن چیزوں کا ہمیں مالک بنایا ہے پس ہم انہیں پر اختیار رکھتے ہیں تو جب اس نے ہمیں ایسی چیز کا مالک بنایا جس پر وہ ہم سے زیادہ اختیار رکھتا ہے تو ہم پر شرعی ذمہ داریاں عائد کیں اور جب اس چیز کو واپس لے لے گا تو ہم سے اس ذمہ داری کو بھی برطرف کر دے گا"۔

روزِ عاشور حضرت امام حسینؑ کا "لاحول ولا" بار بار فرمانا

بحار الانوار ج ۲ مترجم ص ۲۷۳ پر علامہ مجلسیؒ سید ابن طاؤس کے حوالے سے نقل کرتے ہیں کہ راوی نے لکھا ہے اللہ کی قسم! ہم نے امام حسینؑ سے زیادہ کسی کو شجاع اور دلیر نہیں پایا کہ باوجود ایسے

عظیم صدمات اور اصحاب و انصار وفادار اور اولاد و اقرباء کی قربانیوں کے کمال مطمئن تھے جب اشقیاء پر یک دم حملہ کرتے تھے تو وہ نامراد اس طرح بھاگتے تھے جیسے شیر سے بکریاں بھاگتی ہیں ہر حملہ کے بعد امام حسینؑ ایک لحہ توقف کرتے تھے اور فرماتے تھے "لاحول ولا قوۃ الا باللہ"

حضرت سید الشہداءؑ کے سر اطہر کا خطاب فرمانا

بحار الانوار ج ۲ مترجم ص ۴۳۱ پر علامہ باقر مجلسیؒ لکھتے ہیں دمشق میں یہ قول مبارک امام حسینؑ کے سر اطہر سے سنا گیا "لاقوۃ الا باللہ"

حضرت امام سید الساجدینؑ، تدفین شہداء کے وقت فرماتے ہیں

عبدالرزاق المقرم مقتل الحسین میں لکھتے ہیں کہ قبیلہ بنی اسد کے لوگ شہدائے کربلا کو دفن کرنے میں حیران و پریشان تھے کہ حضرت علیؑ ابن الحسینؑ باعجاز امامت مقتل گاہ میں تشریف لائے امام سید الساجدین علیہ السلام نے شہداء کی لاشوں کی شناخت کرائی اس کے بعد اپنے پدر گرامی حضرت سید الشہداء علیہ السلام کی لاش اطہر پر پہنچے لاش کو گلے لگایا پھر قبر کے مقام سے تھوڑی سی خاک ہٹائی تو وہاں ایک تیار کھدی کھدائی قبر تیار تھی امام سید الساجدینؑ نے نماز جنازہ پڑھنے کے بعد تنہا والد ماجد سید الشہداءؑ کو قبر میں اتارا اور ساتھ آپؑ اپنی زبان طاہر سے یہ مبارک و مقدس کلمات ادا فرما رہے تھے۔ "بسم اللہ و فی سبیل اللہ وعلی ملۃ رسول اللہ صدق اللہ و رسولہ ماشاء اللہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم"

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام اسم اعظم بیان فرماتے ہیں

بصائر الدرجات کے حوالے سے "اسماء الحسنیٰ" طبع قم ص ۱۵۱ پر نقل ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ "اللہ تعالیٰ کے بہتر اسم اعظم ہیں اللہ تعالیٰ نے ہمیں بہتر اسم اعظم عطا کر رکھے ہیں ان میں سے ایک اسم اعظم یہ ہے "لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم"

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں

علامہ حلی نے عدۃ الداعی ص ۲۳۲-۲۳۳ پر یہ دعا نقل کی ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں۔ "شیبہ ہذلی حضرت پیغمبر اکرمؐ کی خدمت میں پہنچے اور عرض گزار ہوئے کہ میں حد سے زیادہ بوڑھا ہو چکا ہوں اب کسی کام کی طاقت نہیں رہی اب تک واجبات بجالاتا رہا آپؐ مجھے کوئی ایسا ذکر تعلیم فرمائیں جو آسان بھی ہو اور مجھے ثواب بھی ملتا رہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکے سوال کو اس سے تین مرتبہ دہرایا تو آپؐ نے فرمایا کہ اردگرد کا ہر درخت اور پتھر تمہاری بے چارگی پر ترس کھا کر رو رہا ہے اے شیبہ ہذلی! نماز فجر پڑھ لیا کرو اور کہا کرو

"سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهٖ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ"

اس ذکر کے ذریعہ اللہ تعالیٰ تم کو پیری کی ناتوانی، نظر کی کمزوری، دیوانگی، جذام، غربت اور پیری کی ناتوانی سے محفوظ رکھے گا انشاء اللہ۔

انگوٹھی پر ماشاء اللہ لکھنے کا ثواب

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ "جو شخص اپنی انگوٹھی پر "ماشاء اللہ لاقوۃ الا باللہ استغفر اللہ" لکھے تو وہ برباد کرنے والے فقر و فاقہ سے محفوظ رہے گا"۔ (ثواب الاعمال شیخ صدوق ص ۳۸۷)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں

مندرجہ بالا حوالے سے ہی امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ "جو شخص مندرجہ ذیل دعا پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اسے ستر (۷۰) بلاؤں سے دور رکھے گا ان میں سب سے کم ترین گھٹ کر مرنا ہے دعا یہ ہے "لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم"

دعا کی قبولیت کی سند

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ "دعا کرنے کے بعد کہا کرو "ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم"

جس وقت بندہ اپنی دعا کو اس طرح تمام کردیتا ہے تو اللہ تعالیٰ ملائکہ سے یوں فرماتا ہے "اے ملائکہ! میرے بندے نے دنیا سے رشتہ توڑ کر اپنے آپ کو میرے حوالے کر دیا ہے لہٰذا اس کی ہر بات کو پورا کرو"۔

رزق کے بند دروازے کھل جاتے ہیں

یہ عمل محسن کاشانی کا ہے وہ اپنی اسناد سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص چالیس یوم تک ایک وقت مقرر کرکے روزانہ ایک ہی نشست میں ایک ہزار چھیالیس (۱۰۴۶) مرتبہ یہ پڑھے تو اس کو رزق کی تنگی نہ آئے گی اور اللہ تعالیٰ اس پر اپنی رحمتوں کے دروازے کھول دے گا عمل یہ ہے "ماشاء اللہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ" (زاد الصالحین ج ۵ ص ۲۱۶)

ستر مصیبتیں دور ہوتی ہیں

نسیم بہشت ترجمہ ثواب الاعمال از شیخ صدوقؒ کے ص ۳۴۹ پر نقل ہے کہ حضرت امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں کہ جو شخص ہر روز "لاحول ولا قوۃ الا باللہ" کہے گا تو اس سے اللہ تعالیٰ ستر (۷۰) مصیبتیں دور کرے گا کہ جن میں سب سے چھوٹی مصیبت پڑھنے والے سے غم و حزن کا دور ہونا ہے۔

حضرت امام علی رضا علیہ السلام کی انگوٹھی کا نقش مبارک

الکافی ج ۶ ص ۴۷۳ پر یہ روایت نقل ہے کہ یونس کا بیان ہے کہ حضرت امام علی رضا علیہ السلام نے خود مجھ سے فرمایا کہ میری انگوٹھی کے نگینہ پر "ماشاء اللہ ولا قوۃ الا باللہ" کندہ ہے۔

حضرت امام علی رضا علیہ السلام عمل تعلیم فرماتے ہیں

ایک عمل امام علی رضا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہے کہ "یہ عمل نمازِ فجر اور نمازِ مغرب کے بعد ۱۰۰، ۱۰۰ مرتبہ ہر نماز کے بعد بغیر کسی سے کلام کئے اور بغیر زانو بدلے پڑھیں تو فقر و تنگدستی ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے اور گناہ بھی معاف ہوں ہم خرمہ و ہم ثواب والی بات ہے عمل درج ذیل ہے۔

"بسم اللہ الرحمن الرحیم ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم"

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

"مندرجہ ذیل اسم مبارک کو ایک وقت مقرر کر کے چالیس دن تک پڑھیں جس وقت سے پہلے دن شروع چالیس دن وہی وقت ہو اس عمل میں ایک وقت کی پابندی لازمی ہے لیکن ایک جگہ کی پابندی لازمی نہیں ہے یہ عمل محسن کاشانی نے تحریر کیا ہے اول و آخر درود پاک سو (۱۰۰) مرتبہ پڑھیں ناغہ نہ ہو چالیس دن کے بعد اسے ایک سو دس (۱۱۰) مرتبہ پڑھیں ناغہ نہ ہو چالیس دن کے بعد اسے ایک سو دس (۱۱۰) مرتبہ روزانہ نماز فجر کے بعد پڑھیں اس دعا کی تعداد ایک ہزار چھیالیس (۱۰۴۶) مرتبہ ہے اور اسے ایک ہی نشست میں پڑھنا ضروری ہے اللہ تعالیٰ معصومینؑ کے صدقے میں غیب سے رزق عطا فرمائے گا عمل مبارک یہ ہے "ماشاء اللہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ"

یہ پڑھنے سے انسان کے معاملات اللہ کے سپرد ہوتے ہیں

حضرت امام علی رضا علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

"جو شخص ہر روز نماز فجر کے بعد سو مرتبہ "بسم اللہ الرحمن الرحیم لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم" کو پڑھے گا اس کے معاملات اللہ تعالیٰ کے سپرد ہوتے ہیں اور اسے کسی قسم کا دنیاوی نقصان نہیں پہنچتا نیز اللہ تعالیٰ اس کی آخرت بخیر فرماتا ہے۔ (زاد الصالحین)

حضرت صاحب الزمان علیہ السلام کا توقیع مبارک میں "لاحول ولا قوۃ الا باللہ" تحریر کرنا

اکمال الدین ج ۲ باب ۴۵ میں شیخ صدوقؒ امام زمانہ (عج) کی ایک توقیع مبارک کو اپنی اسناد سے تحریر کرتے ہیں کہ حضرت صاحب الزمان (عج) نے اپنے وکیل علی بن محمد سمری کو ان کے انتقال سے چند روز پہلے توقیع مبارک روانہ کی جس میں تحریر تھا:

"بسم اللہ الرحمن الرحیم"

اے علی بن محمد سمری! اللہ تعالیٰ تمہارے انتقال پر تمہارے بھائیوں کو صبر کرنے پر اجر عظیم عطا کرے اب سے چھ دن بعد تمہارا انتقال ہو جائے گا لہٰذا اپنے امور کو مکمل کر لو اور آئندہ کے لئے اپنا وصی کسی کو مقرر نہ کرنا جو تمہاری وفات کے بعد تمہارا قائم مقام ہو اس لئے کہ میری غیبت تامہ واقع ہو چکی ہے اور جب اللہ تعالیٰ کا حکم ہو گا تو اسی وقت میرا ظہور ہو گا اور یہ ایک طویل مدت کے بعد ہو گا اس عرصے میں لوگوں کے دل سخت ہو جائیں گے زمین ظلم و جور سے بھر جائے گی ہمارے شیعوں میں سے کچھ ایسے ہوں گے جو مجھے دیکھنے کا دعویٰ کریں گے مگر جو خروج سفیانی اور صدائے آسمانی کے پیدا ہونے سے قبل مجھے دیکھنے کا دعویٰ کرے وہ جھوٹا اور مفتری ہے۔

"ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم"

استاد آیت اللہ عبدالکریم رضوی کشمیری کے مجربات

ہزار و یک ختم طبع قم ص ۱۱۹ پر آیت اللہ عبدالکریم رضوی کشمیری نے دو مندرجہ ذیل اعمال تعلیم دیے ہیں۔

☆ انسان اپنی خیر و عافیت صحت و سلامتی اور ستر (۷۰) مصائب کے دور کرنے کے لئے "لاحول ولاقوۃ الا باللہ" روزانہ سو (۱۰۰) مرتبہ پڑھے۔

☆ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس عمل کو رائج فرمایا ہے جو کوئی غربت و تنگدستی کا شکار ہو وہ روزانہ تیس (۳۰) مرتبہ "لاحول ولا قوۃ الا باللہ" پڑھے اللہ تعالیٰ اسے بے بہا مال عطا فرمائے گا۔

☆☆......☆......☆☆

جدول ایام هفته سعد ونحس

بروز جمعہ تمام دنوں کا سردار ہے مبارک ہے واسطے تزویج اور نکاح کے نماز جمعہ سے قبل سفر کرنا مکروہ ہے ساعت اول میں بعد نماز صبح ۲۵۶ مرتبہ "یا نُورُ" پڑھے تو چشم خلائق میں عزیز ہو گا اگر کوئی چیز گم ہو جائے تو بوقت شب دو رکعت نماز پڑھ کر "یا نُورُ" ۲۵۶ مرتبہ پڑھے تو ممکن ہے خواب میں معلوم ہو جائے کہ چور کون ہے۔

شنبہ (ہفتہ) سب کاموں کے واسطے خوب ہے خصوصاً سفر کیلئے بعد نماز صبح ۱۰۶۰ مرتبہ "یا غَنِیُّ" پڑھے تو بارگاہ خداوندی سے بے حد مال مرحمت ہو گا۔

یکشنبہ (اتوار) عمارت بنانے اور شادی کرنے کیلئے خوب ہے اکثر کاموں کیلئے میانہ ہے بعد نماز صبح ساعت اول میں "یا فَتَّاحُ" ۴۸۹ بار پڑھے تو فتح و نصرت حاصل ہو۔

دوشنبہ (پیر) نحس ترین یوم ہے کسی کام کیلئے مبارک نہیں ہے اگر ساعت اول میں نماز صبح کے بعد ۱۲۹ بار "یا لَطِیْفُ" پڑھے تو باری تعالیٰ اپنی رحمت سے مال عطا فرمائے گا۔

سہ شنبہ (منگل) میانہ ہے اکثر کاموں کے واسطے سفر کیلئے خوب ہے اس روز نیا لباس پہننا خوب ہے حاجت طلب کرنے کیلئے خوب ہے اگر ساعت اول میں بعد نماز صبح ۹۰۳ بار "یا قَادِرُ" پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کو وہ چیز عطا فرمائے گا جس کی خواہش ہو گی۔

چہار شنبہ (بدھ) اکثر کاموں کے واسطے شائستہ نہیں ہے تعمیر مکان کے لئے نیک ہے بعد نماز صبح ساعت اول میں اگر "یا مُتَعَالُ" ۵۴۱ بار پڑھے تو عزت دنیا و آخرت حاصل ہو۔

پنجشنبہ (جمعرات) مبارک ہے سب کاموں کیلئے خوب ہے خصوصاً طلب حاجت اور سفر کے واسطے گر ساعت اول میں بعد نماز فجر "یا رَزَّاقُ" ۳۰۸ مرتبہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ بے حد مال عطا فرمائے گا۔



پیشکش و انتخاب...... سیدہ ذریت بتول نقوی ایم اے

جابر نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا یہ روشن ستارے جو مسلسل متحرک ہیں اور ان میں بعض کو ہم معین فاصلوں تک دیکھتے ہیں یہ کیا ہیں اور کیوں؟ حتیٰ کہ ایک دن کیلئے ہی سہی، رکتے نہیں؟ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا آسمان کا ہر ستارہ ایک دنیا ہے اور ان سب ستاروں کے مجموعے سے ایک بڑا جہان تشکیل پاتا ہے۔

ستاروں کی دائمی حرکت اس لئے ہے تاکہ یہ سقوط نہ کریں اور گر نہ پڑیں اور دنیا کا ڈسپلن ختم نہ ہو جائے اور یہ حرکت وہی حرکت ہے جس سے زندگی وجود میں آتی ہے یا یہ کہ خود حرکت زندگی ہے اور جب حرکت رک جاتی ہے تو زندگی ختم ہو جاتی ہے لیکن خداوند تعالیٰ نے اس طرح ترتیب دیا ہے کہ حرکت کسی وقت بھی نہیں رکتی یہ ہمیشہ زندہ رہتی ہے اور زندگی کی بقاء بھی مخلوقات کے فائدے میں ہے جو خداوند تعالیٰ کے کرم ہی سے جاری و ساری رہتی ہے۔

خداوند تعالیٰ بے نیاز ہے اسے اس کی کوئی ضرورت نہیں کہ کائنات میں مسلسل حرکت ہوتی رہے اور اس کے نتیجے میں زندگی موجود رہے حرکت اور اس کے نتیجے میں زندگی ایک نعمت ہے جو خداوند تعالیٰ کی طرف سے مخلوقات کو عطاء کی گئی ہے اور جب تک خداوند تعالیٰ نے مقرر کر دیا ہے حرکت اور زندگی جاری رہے گی جابرؓ نے پوچھا خلا میں ستاروں کی شکل کیسی ہے؟ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جواب دیا آسمان کے بعض ستارے جامد اجرام ہیں اور بعض دوسرے مائع اجرام ہیں اور آسمانی ستاروں کا ایک حصہ بخارات سے وجود میں آیا ہے۔

جابرؓ بن حیان نے تعجب سے پوچھا یہ بات کس طرح قبول کی جاسکتی ہے کہ آسمان کے ستارے بخارات سے وجود میں آئے ہوں؟ کیا یہ بات ممکن ہے کہ بخارات اس قدر چمکیلے ہوں جس طرح رات کو یہ ستارے چمکتے ہوئے نظر آتے ہیں؟ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا تمام ستارے بخارات سے تشکیل نہیں پاتے لیکن وہ ستارے جو بخارات سے تشکیل پاتے ہیں گرم ہیں اور ان کی زیادہ گرمی ان کی چمک کا سبب ہے اور میرا خیال ہے کہ سورج بھی بخارات سے بنا ہے۔ جابرؓ نے پوچھا ستاروں کی حرکت کیسے ان کے سکون میں مانع ہے؟ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جواب دیا تم نے ایک چرخی کو جس میں پتھر ہو کبھی گھمایا ہے؟ جابرؓ نے مثبت جواب دیا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اظہار خیال کیا کیا چرخی کو گھمانے کے دوران اچانک ساکن کیا ہے؟

جابرؓ نے جواب دیا میں نے ساکن نہیں کیا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا اگر پھر کبھی چرخی کو گھماؤ تو ایک مرتبہ اسے روکنا تاکہ پتہ چل سکے کہ کیا ہوتا ہے اور چرخی کے رکنے کے بعد وہ گر پڑتی ہے جو پتھر اس میں لگا ہوتا ہے وہ زمین پر گر پڑتا ہے اور یہ اس بات کا قرینہ ہے کہ اگر ستارے مسلسل حرکت نہ کر رہے ہوں تو سقوط کر جائیں۔

جابرؓ نے کہا آپ نے فرمایا ہے کہ ستاروں میں سے ہر ایک ایک دنیا ہے؟

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے تصدیق فرمائی جابرؓ نے پوچھا کیا انسان ان جہانوں میں ہمارے جہان کی مانند موجود ہے؟ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا انسان کے بارے میں، میں تمہیں کچھ نہیں کہہ سکتا کہ وہ اس دنیا کے علاوہ دوسرے جہانوں میں بھی موجود ہے یا نہیں؟ لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ دوسرے ستاروں میں مخلوقات موجود ہیں اور ان ستاروں کے دور ہونے کی بنا پر ہم ان مخلوقات کو نہیں دیکھ پا رہے۔

جابرؓ نے پوچھا آپ کے پاس کیا دلیل ہے کہ دوسرے ستاروں میں مخلوق موجود ہے؟

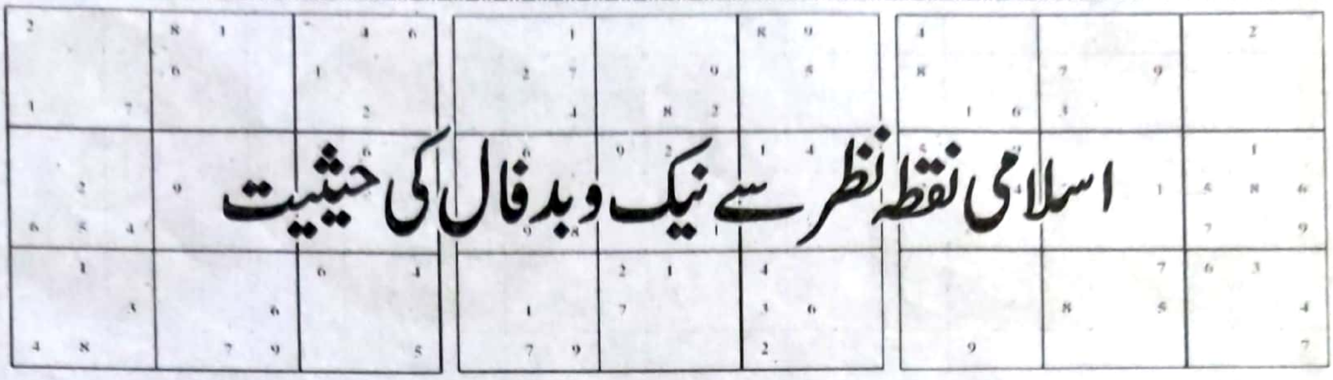
حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے بقول کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام میں انسان کے ذکر کے ساتھ جن کا ذکر بھی کیا ہے اور جن ایسی مخلوق ہے جو دیکھی نہیں جاسکتی یعنی ہم انہیں نہیں دیکھ پاتے وگرنہ خداوند تعالیٰ سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں وہ تمام مخلوقات کو دیکھتا ہے اور جن جو شاید دوسرے جہانوں میں رہ رہے ہوں وہ ہم انسانوں کی مانند ہوں یا برتر۔ جابرؓ نے پوچھا ہم سے برتر انسانوں سے آپ کی کیا مراد ہے؟ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا شاید وہ ایسے انسان ہیں جو ہماری جیسی دنیا میں زندگی گزارنے کے بعد بہتر دنیا میں منتقل ہو گئے ہیں اسی طرح جیسے اگر ہم نیکوکار ہوئے تو موت کے بعد اس دنیا سے اچھی دنیا میں منتقل ہونگے۔

جابرؓ نے پوچھا اس طرح تو ہم موت کے بعد زندہ ہونے کے بعد ان ستاروں میں سے کسی ایک میں زندگی گزاریں گے جنہیں ہم راتوں کو دیکھتے ہیں۔

حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا میں تمہیں نہیں بتا سکتا کہ موت کی نیند سے بیدار ہونے کے بعد ہماری جگہ کہاں ہوگی؟ اور شاید ہماری جگہ اس دنیا میں ہو جس میں ہم رہ رہے ہیں اور خدا کیلئے کچھ مشکل نہیں کہ وہ اسی دنیا میں نیکوکاروں کیلئے جنت اور گنہگاروں کیلئے دوزخ وجود میں لائے یا یہ کہ انسان کے موت سے بیدار ہونے کے بعد اسے دوسرے جہان میں جگہ دے۔

جابرؓ نے کہا کیا خداوند تعالیٰ کو علم ہے کہ موت سے بیدار ہونے کے بعد آئندہ ہمارا ٹھکانہ کہاں ہے؟ آیا یہ کہ ہمیں زندہ کرنے کے بعد فیصلہ کرے گا کہ کونسی جگہ میں نیکوکاروں کو ٹھہرائے اور کونسی جگہ گنہگاروں کیلئے مخصوص کرے؟

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جواب دیا خداوند تعالیٰ ازلی اور ابدی ہے (یعنی نہ تو وجود میں آیا اور نہ اسکی انتہا ہے) وہ دانا اور توانائے مطلق ہے اس کیلئے ماضی اور مستقبل نہیں ہے جو کچھ گزر چکا ہے اور جو کچھ ہونا ہے اس پر واضح ہے (سپر برین آف اسلام سے ماخوذ)



اسلامی نقطہ نظر سے نیک و بد فال کی حیثیت

مرتب...... پروفیسر سیدہ انوار فاطمہ

تفسیر نمونہ ج ۶ ص ۲۷۴ تا ۲۷۶ پر یہ روایات درج ہیں۔

مختلف موقعوں میں فال نیک و بد کا رواج شاید پہلے سے چلا آرہا ہے لوگ کچھ چیزوں سے "فال نیک" لیا کرتے تھے اور ان کو اپنی فتحیابی اور کامیابی کی دلیل خیال کرتے تھے اور کچھ چیزوں کو "فال بد" سمجھتے تھے اور ان کو اپنی شکست کی دلیل سمجھتے تھے حالانکہ کامیابی یا ناکامی کو ان چیزوں سے دور کا لگاؤ بھی نہ تھا خصوصاً فال بد میں تو سراسر خرافاتی پہلو اور حد درجہ کی نامعقولیت تھی اور اب بھی ہے۔

ان دونوں طرح کی فالوں کا اگرچہ کوئی اثر طبیعی (Natural Result) حقیقت میں نہیں ہوتا لیکن بلاشبہ ان کا نفسیاتی اثر مرتب ہو سکتا ہے فال نیک بالعموم پر امید بناتی ہے اور سرگرم عمل ہونے کا سبب بنتی ہے جبکہ "فال بد" ناامیدی، سستی اور توانائی پیدا کر سکتی ہے۔

حضرت نبی اکرمؐ نے فال نیک سے کام کرنے کا کہا ہے

شاید یہی وجہ ہے کہ روایات اسلامی میں فال نیک سے نہیں روکا گیا ہے لیکن "فال بد" سے شدت سے منع کیا گیا ہے پیغمبر اکرمؐ کی ایک مشہور حدیث ہے، جس میں آپؐ نے فرمایا: "تـفـالوا بالخير تجدوه" کاموں میں فال نیک سے کام لیا کرو (اور پُر امید رہو) تا کہ مقصد تک پہنچ جاؤ۔

صلح حدیبیہ میں نیک فال لینا

اس میں اس کا اثباتی پہلو نمایاں ہے بلکہ خود پیغمبر اسلامؐ اور پیشوایان عالی مقام علیہم السلام کے واقعات میں ہے کہ وہ بعض اوقات مسائل میں فال نیک سے کام لیا کرتے تھے مثلاً جب مسلمان واقعہ حدیبیہ میں کفارِ مکہ کے سامنے آئے تو اس میں سہیل بن عمرو کفار کا نمائندہ بن کر پیغمبر اسلامؐ کے پاس آیا اور حضرتؐ سے کسی نے کہا کہ سہیل آیا ہے تو آپؐ نے فوراً فرمایا: "قـد سـهـل عليكم وامركم" یعنی اس کا نام "سہیل" سے میں یہ فال لیتا ہوں کہ تمہارے اوپر یہ کام سہل و آسان ہو جائے گا" (المیزان ج ۱۹ ص ۸۶)

مشہور تاریخ نویس "دمیری" جو آٹھویں صدی کا مورخ ہے وہ بھی اپنی ایک کتاب میں اسی مطلب کی طرف اشارہ کرتے ہوئے لکھتا ہے: پیغمبر اسلامؐ فال نیک کو اس لئے پسند فرماتے تھے کہ انسان جب بھی فضل الٰہی کا امیدوار ہو گا تو نیکی کی راہ میں اپنے قدم آگے بڑھائے گا اور جب اس سے اپنی امید کو توڑ لے گا تو شر کے راستے پر چل پڑے گا فال بد لینا سبب ہے سوئے ظن، انتظارِ بلا اور امید بدبختی کا (سفینۃ البحار ج ۲ ص ۱۰۲) بہرحال ان وجوہ کی بنا پر "فال بد" جس کو عرب "تطیر" اور "طیرة" کہتے تھے جیسا کہ سابقاً اشارہ ہوا ہے روایات اسلامی میں انکی شدید مذمت کی گئی ہے قرآن مجید میں بھی بہ تکرار اس مطلب کا ذکر آیا ہے اور اس کی مذمت کی گئی ہے (سورہ یٰسین ۱۹، نمل ۴۷، اعتراف)

فال بد نکالنا شرک ہے

ایک حدیث پیغمبر اسلام کی یہ ہے آپؐ نے فرمایا: "الطيرة شرك" فال بد نکالنا (اور اس کو انسانی تقدیر میں موثر جاننا) ایک طرح کا شرک ہے (المیزان)

فال بد سے اثر نہ ہو تو کچھ اثر مرتب نہ ہوگا

یہ بھی ہے کہ اگر فال بد کا بُرا اثر مرتب ہو بھی، تو یہ اسی نفسیاتی کشمکش کا نتیجہ ہے جو فال لیتے وقت پیدا ہوئی ہے امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں۔ فال بد کا اثر اسی قدر ہے جتنا تم قبول کرو اگر اس کو سبک سمجھو تو اس کا اثر بھی سبک و آسان ہو گا اور اگر اس کو سخت سمجھو تو نتیجہ بھی سخت نکلے گا اور اگر اس کی طرف اعتنا نہ کرو اور اس کی پرواہ نہ کرو تو اس کا کوئی اثر برآمد نہ ہو گا (المیزان)

فال بد کی پرواہ نہ کی جائے

اسلامی روایات میں رسول اللہؐ سے نقل ہوا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: "فال بد" سے مقابلے کا طریقہ ہے کہ اس کی پرواہ نہ کی جائے۔ نیز آنحضرتؐ سے منقول ہے کہ فرمایا: تین چیزیں ایسی ہیں کہ ان سے کوئی شخص محفوظ نہیں ہے (ان تین چیزوں کی وجہ سے عام لوگوں کے دلوں میں یہ وسوسہ پیدا ہو جاتا ہے) فال بد، حسد اور بدگمانی، لوگوں نے پوچھا تو پھر ہم کیا کریں؟ فرمایا جب فال بد کا سامنا ہو تو اس کی پرواہ نہ کرو اور اپنا کام کر گزرو اور جب دل میں حسد پیدا ہو تو اس کو عملی طور سے بجا نہ لاؤ اور جب کسی سے بدگمانی ہو تو تحقیق نہ کرو۔ عجیب بات یہ ہے کہ فال بد اور فال نیک کا رواج ترقی یافتہ اور صنعتی ملکوں میں بھی پایا جاتا ہے اور مشہور و معروف تاریخی شخصیتوں میں یہ بھی عادت موجود تھی جیسے مغربی ممالک میں ان چیزوں سے فال بد لی جاتی ہے کسی سیڑھی کے نیچے سے گزرنا، نمکدان گر جانا، چاقو کا ہدیہ دینا۔ البتہ فال نیک کا مسئلہ کوئی اتنا اہم مسئلہ نہیں ہے کیونکہ جیسا کہ ہم نے کہا اکثر اس کا اثر مثبت نکلتا ہے لیکن فال بد کے رسم و رواج سے ہمیشہ مقابلہ کرنا چاہیے اور اس بُری رسم کو لوگوں کے ذہنوں سے خارج کرنا چاہیے اس مقابلے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ روح ایمان کی تقویت کی جائے دلوں میں خدا پر توکل و اعتماد پیدا کی جائے یہی روایات اسلامی میں بھی وارد ہوا ہے۔

حروف ابجد
کے اسرار و رموز

الف سے مراد اللہ کی نعمتیں ہیں
ب سے مراد بھجۃ اللہ (اللہ کی خوشی و سرور)
جیم سے جمال اللہ مراد ہے

انتخاب و ترتیب...... سید اقبال زہرہ نقوی (پکی شاہ مردان)

شیخ صدوق علیہ الرحمہ نے ''التوحید'' حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے حروفِ ابجد کی تفسیر نقل کی ہے وہ آپ کی نذر کر رہے ہیں۔

چونکہ روزمرہ زندگی میں جدول اعداد قمری اور شمسی سے ہمارا واسطہ رہتا ہے اور اس سے ہم بروج نکالنے کے لئے حساب کرتے ہیں تو اعداد کے انہی جدول سے کرتے ہیں۔ علم الاعداد کے اساتذہ میں سے ابراہیم کفعمی نے تقریباً چوبیس کے لگ بھگ جدول کی اقسال لکھی ہیں اللہ نے توفیق و سلامت رکھی تو انشاءاللہ ہم ایسے ہی تحقیقی مقالے آپ کی خدمت میں پیش کرتے رہیں گے۔ (انشاءاللہ)

شیخ صدوق علیہ الرحمہ اپنی اسناد سے لکھتے ہیں

جدول اعداد قمری

ا	ب	ج	د	ه	و	ز
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
ح	ط	ی	ک	ل	م	ن
۸	۹	۱۰	۲۰	۳۰	۴۰	۵۰
س	ع	ف	ص	ق	ر	ش
۶۰	۷۰	۸۰	۹۰	۱۰۰	۲۰۰	۳۰۰
ت	ث	خ	ذ	ض	ط	غ
۴۰۰	۵۰۰	۶۰۰	۷۰۰	۸۰۰	۹۰۰	۱۰۰۰

ابوالجارود زیاد بن منذر نے، اس نے ابوجعفر محمد بن علی الباقر (امام محمد باقر) علیہم السلام سے بیان کیا، انہوں نے فرمایا کہ جب حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام پیدا ہوئے تو وہ ایک دن کے ایسے معلوم ہوتے تھے کہ دو مہینوں کے ہوں، جب وہ سات مہینے کے ہوئے تو ان کی والدہ ان کا ہاتھ پکڑ کر مکتب میں لائیں اور ان کو استاد مکتب کے سامنے بٹھا دیا۔ استاد نے ان سے کہا کہ "بسم اللہ الرحمن الرحیم" پڑھو تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بسم اللہ پڑھی پھر استاد نے ان سے ابجد کہنے کے لئے کہا تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے سر اٹھا کر استاد سے کہا کہ کیا تم کو معلوم ہے کہ ابجد کیا ہے؟ تو اس نے اپنا درہ (ڈنڈا) بلند کیا کہ ان کو مارے۔ حضرت عیسیٰ کہنے لگے کہ اے استاد تم مجھ کو سزا نہ دو اگر تم کو ابجد کا علم ہو ورنہ تم مجھ سے دریافت کرو میں اس کی وضاحت کر دوں گا وہ کہنے لگا کہ اچھا تم اس کی تشریح کرو۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ ''الف'' سے مراد اللہ کی نعمتیں ہیں ''ب'' سے مراد بھجۃ اللہ (اللہ کی خوشی و سرور) ہے ''جیم'' سے جمال اللہ مراد ہے۔ ''دال'' سے دین اللہ ہے۔

(ہوز) ھا سے جہنم کا خوف، ''واؤ'' سے اہل جہنم کی ہلاکت اور ''ز'' سے جہنم کی بے ہنگم آواز ہے۔

(حطی) استغفار کرنے والوں کی خطاؤں کو معاف کر دینا۔

(کلمن) اللہ کا کلام جس کے کلمات کو کوئی بدلنے والا نہیں۔

(سعفص) پیمانہ کے بدلہ میں پیمانہ اور جزاء کے بدلہ میں جزاء۔

(قرشت) لوگوں کو مختلف سمتوں سے جمع کیا اور محشور کیا۔ تو استاد نے کہا کہ اے خاتون! تم اپنے بیٹے کا ہاتھ پکڑ و اور اس کو علم ہے اس کو کسی استاد کی ضرورت نہیں۔

اصبغ بن نباتہ سے بیان ہے کہ اس نے کہا کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک صحابی نے رسول اللہؐ سے ابجد کی تفسیر کے بارے میں دریافت کیا، آپؐ نے فرمایا کہ ابجد کی تفسیر کا علم حاصل کرو کیونکہ اس میں تمام حیرت انگیز باتیں موجود ہیں۔ اس عالم کی ہلاکت کا سبب ہے جو اس کی تفسیر سے بے خبر اور جاہل رہا۔ تو رسول اللہؐ سے عرض کیا گیا کہ ابجد کی تفسیر کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ ''الف'' سے اللہ کی نعمتیں مراد ہیں اور اس کے اسماء کے حروف میں سے ایک حرف ''باء'' سے بھجۃ اللہ (اللہ کی خوشی) مراد ہے ''جیم'' سے اللہ کی جنت اور جلال و جمال الٰہی مراد ہے ''دال'' سے اللہ کا دین مقصود ہے۔ (ہوز) ھا، ھاویہ (جہنم) کی ھاء ہے تو ہلاکت دیتا ہی ہے اس شخص کے لئے جو جہنم کی آگ میں گرے الواؤ، اہل جہنم کے لئے ہلاکت ہے۔ ''ز'' سے گوشہ جہنم مراد ہے پس ہم اللہ سے اس گوشہ یعنی جہنم کے گوشوں سے پناہ مانگتے ہیں لیکن (حطی) کی حاء سے مراد شب قدر میں استغفار کرنے والوں کی خطاؤں کو معاف کرنا ہے اور جو کچھ جبرئیل ملائکہ کے ساتھ طلوع فجر تک لے کر نازل ہوئے ''ط'' سے ان کے لئے خیر و سعادت ہے اور وہ اچھا مرجع ہے۔ اور طوبیٰ ایک درخت ہے جس کو اللہ نے لگایا اور اپنی روح میں سے اس کے اندر پھونکا اور اس کی شاخیں جنت کی فصیل سے دیکھی جا سکتی ہیں۔ اس میں سنہرے، سفید و شفاف پھل اگتے ہیں جو ان کے منہ سے قریب ہوتے ہیں۔ ''یاء'' سے مراد خدا کا ہاتھ اپنی مخلوق کے اوپر ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی ذات اس سے بلند و بالا ہے جس سے وہ شرک کرتے ہیں۔

(بقیہ...... صفحہ نمبر 49 کالم نمبر ۱ پر ملاحظہ فرمائیں)

کپڑوں کی تقسیم

اپنے بچوں کے لئے انسان پانچ پانچ دس دس جوڑے تیار کرواتا ہے اور ہر عید پر بھی نئے کپڑے خریدتا ہے لیکن غریبوں کے لئے پرانے کپڑے بھی دھو کر پہننا مشکل ہو جاتا ہے اور ایک ہی لباس ہوتا ہے عید کی خوشیوں میں ان کو بھی شریک کرنے کے لئے اپنے بچوں کے لئے کم لے لیں اور ایک جوڑا غریب کے بچوں کے لئے دے دیں تو اس کا اتنا بڑا اجر و ثواب ہے کہ یہ ہر دوسرے عمل سے زیادہ اجر رکھتا ہے اور خداوند تبارک وتعالیٰ اس کا بدلہ اس دنیا میں بھی دے گا اور آخرت میں بھی دے گا جب خدا فرماتا ہے کون ہے جو اللہ کو قرض دے۔ یہ اس کی کریمی ہے کہ خود ہی سب کچھ دیا ہے اور پھر فرماتا ہے کہ مجھے قرض دو یعنی قرض وہ جو مانگ رہا ہوتا ہے وہ انہی اپنے غریبوں، فقیروں اور مسکینوں کے لئے مانگ رہا ہوتا ہے اللہ تعالیٰ نے ہر غریب اور مسکین کا حق امیر کے مال میں رکھ دیا ہے۔

حدیث قدسی ہے کہ "مال تو میرا مال ہے، جس کو بھی میں نے دیا ہے، جن کے قبضے میں یہ میرا مال ہے یہ اس مال پر امین ہیں اور یہ جو تنگ دست فقراء ہیں اپنا خرچہ پورا نہیں کر سکتے یہ میرے عیال ہیں جو میرے دیئے ہوئے مال سے میرے عیال پر (یعنی غور کریں خداوند کریم غرباء اور فقراء کو اپنے عیال قرار دے رہا ہے) خرچ کرے۔

بہر حال اللہ تعالیٰ نے اس مال میں سے غریبوں کا حق رکھا ہوا ہے ایک قسم کا حق فرض ہے جیسے خمس اور زکوٰۃ کی شکل میں اور دوسری صورت یہ ہے کہ جب انسان خود نذر نیاز اور منت وغیرہ مان کر خرچ کرتا ہے۔ ردمظالم یعنی جو کسی کے ساتھ زیادتیاں کی ہیں ان کا ازالہ کرنے کے لئے مال خرچ کرنا۔

دوسرا یہ ہے کہ جب آپ واجبات ادا کر دیتے ہیں اور باقی جو آپ کا اپنا ذاتی مال بچتا ہے تو اس میں سے بھی خدا چاہتا ہے کہ تم اپنے مال سے بھی خرچ کرو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب تم میرے نام پر خرچ کرو گے تو میں تمہیں اس کا دس گنا دوں گا ویسے بھی سب کچھ تو خدا کا ہی دیا ہوا ہے اب اگر تم اللہ کے غریب بندوں کے لئے خرچ نہیں کرو گے اپنے لئے تو تم دس دس جوڑے بناؤ اور غریبوں کے لئے ایک جوڑا بھی نہ دو تو اللہ فرماتا ہے کہ مجھے تمہاری یہ نمازیں اور روزے قبول نہیں ہیں مجھے تو وہ بندہ زیادہ پسند ہے جو میرے بندوں سے محبت کرتا ہے اور ایثار اور قربانی کا جذبہ اس میں ہے وہ مجھے پسند ہے۔

تو لہٰذا اللہ فرماتا ہے کہ میرے عیال پر خرچ کرو اگر نہیں کرو گے تو خدا فرماتا ہے کہ میں تمہیں آتش جہنم میں ڈالوں گا یہ تو آخرت کا عذاب ہے اس کے علاوہ دنیا میں بھی جو لوگ اللہ تعالیٰ کے طے شدہ اصولوں کے مطابق اللہ کے دیئے ہوئے مال کو خرچ نہیں کرتے تو اسی دنیا میں وہ بھی تنگ دست ہو جاتے جب ان کی ایک نسل کے بعد دوسری تیسری نسل آتی ہے تو وہ بھی انہی فقراء میں کھڑے ہوتے ہیں اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ انہوں نے مال کو اس طرح خرچ نہیں کیا ہوتا جس طرح خداوند تبارک وتعالیٰ نے فرمایا ہوتا ہے۔

تو یہ ہمارے کاموں میں ایک اہم کام ہے جو ہم غریبوں، بیوگان، یتیموں، مساکین اور ضرورت مندوں کے لئے ہزاروں میٹر کپڑا تقسیم کرتے ہیں اس میں آپ بھی حصہ ملائیں جتنا بھی آپ سے ہو سکتا ہے۔

☆☆☆☆☆

قربانی کے جانور

بہت سارے لوگ ہیں جو قربانی نہیں کر سکتے اور شہروں میں لوگ قربانی کرتے ہیں اور گوشت کو خشک کر کے بچا بچا کر اور فریجوں میں بھر بھر کر رکھتے ہیں لیکن خاص کر دیہاتوں میں جو بیچارے غریب لوگ رہتے ہیں ان کے عید قربان کے روز بھی گوشت نصیب نہیں ہوتا۔

اس کے لئے ہمارے ٹرسٹ نے اہل خیر کے تعاون سے ہر سال عید قربان پر انتہائی غریب لوگوں کے علاقوں میں باقاعدہ قربانی کے جانور ذبح کئے جاتے ہیں اس حوالے سے بھی جو باشعور لوگ ہیں جو خدمت خلق کا جذبہ رکھتے ہیں جو اپنے اللہ کے دیئے ہوئے مال سے اللہ کے بندگان پر خرچ کرنا چاہتے ہیں تو وہ اس سلسلے میں بھی ہم سے رابطہ کریں اور ہمارے ساتھ تعاون کریں۔



حضرت امام حسین علیہ السلام

کے ساتھ واقعہ کربلا میں شہید ہونے والے اصحاب کی تعداد بارے

تالیف......ڈاکٹر لبیب بیضون

ترجمہ......السید افتخار حسین نقوی النجفی

اسے ہم چند عناوین کے تحت اپنے قارئین کے لئے بیان کرنا چاہتے ہیں اور مختلف پہلوؤں کے حوالے سے اس پر نظر کریں گے۔

پہلی قسم: ایسے افراد جو معرکہ کربلا سے پہلے شہید ہوئے

وہ افراد جو حضرت امام حسین علیہ السلام کے ہمراہ معرکہ کربلا سے پہلے شہید ہوئے ان میں حضرت مسلم بن عقیلؑ، حضرت ہانی بن عروہؓ اور کچھ قاصد و نمائندے ہیں جو آپؑ کے خطوط لے کر کوفہ و بصرہ والوں کی طرف گئے تھے۔ بصرہ میں سلیمان بن رزینؓ یا ابورزین شہید ہوئے۔ عبداللہ بن یقطرؓ اور قیس بن مسہر صیداویؓ کوفہ میں شہید ہوئے اور کچھ نوجوان بھی شہید ہوئے جو کوفہ میں حضرت مسلم بن عقیل علیہ السلام کی نصرت کے لئے ان کے ہمراہ تھے۔ ان افراد کے ناموں کا تذکرہ تو تاریخ میں نہیں ہے بہر حال ان شہید ہونے والے افراد کی تعداد یقیناً کافی زیادہ ہوگی۔ حضرت مسلم بن عقیلؑ سے متعلقہ واقعات کو شیخ حسین کورانی کی کتاب میں جس کا ہم نے اردو میں ترجمہ کیا ہے اور اس کا نام ''محراب کربلا'' ہے اس میں دیکھا جا سکتا ہے۔ دو شخصیات بہت مشہور ہیں جن کے نام عبدالاعلی بن یزید الکلبی اور عمارہ بن صلخب الازدی ہیں۔

دوسری قسم: وہ افراد جو واقعہ کربلا کے بعد شہید ہوئے

دوسرے نمبر پر وہ اشخاص ہیں جو معرکہ کربلا کے بعد شہید ہوئے ہیں۔ ان کی تعداد بارہ ذکر کی گئی ہے چار تو وہ ہیں جو کربلا ہی میں شہید ہوئے ہیں ان میں سوید بن عمرو بن ابی المطاع ہیں یہ جنگ کے دوران زخمی ہو کر زمین پر گر گئے تھے لیکن شہید نہیں ہوئے تھے اور وہ لاشوں کے درمیان پڑے رہے یہاں تک کہ ان کے کانوں تک یہ آواز پہنچی کہ ''قتل الحسین علیہ السلام'' اس آواز کو سن کر انہوں نے اپنا خنجر نکالا اور دوبارہ جنگ شروع کر دی اگرچہ وہ زخموں سے چور چور تھا تو اس کو دشمنوں نے اپنے گھیرے میں لے لیا اور شہید کر دیا۔

معرکہ کربلا کے بعد شہید ہونے والوں میں سے محمد بن ابی سعید بن عقیل بھی ہیں۔ ان کی شہادت کا واقعہ کچھ یوں ہیں کہ جب قاتلان امام حسین علیہ السلام خیموں کو لوٹنے کے لئے خیام کی طرف بڑھتے ہیں تو یہ بچہ خیموں سے باہر آ کر ان حملہ آوروں کے سامنے کھڑا ہو جاتا ہے تو اس چھوٹے بچے کو بھی لقیط ملعون نے یا ھانی بن ثبیت الحضرمی نے شہید کیا۔

ان میں سے تیسرے سعد بن الحرث اور ان کے بھائی ابو الحتوف الانصاری ہیں یہ دونوں حضرت امام حسین علیہ السلام کے مخالف تھے جب حضرت امام حسین علیہ السلام کی شہادت ہو گئی اور آپؑ کے پردہ داروں کے رونے کی آوازیں آ رہی تھیں اس وقت ان دونوں نے تلوار نکالی اور حضرت امام حسین علیہ السلام کے قاتلوں پر حملہ کر دیا اور کافی دیر جنگ کرنے کے بعد جام شہادت نوش کیا۔

کچھ افراد وہ ہیں جو معرکہ کربلا میں زخمی ہوئے لیکن دس محرم کے روز انہیں موت نہیں آئی بلکہ دسویں محرم کے بعد زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے شہید ہوئے ان میں سوار بن منعم النھمی ہیں انہیں قیدی بنایا گیا اور چھ مہینے بعد انہی زخموں کی وجہ سے وہ شہید ہوئے۔ دوسرے الموقع بن ثمامۃ الصائدی ہیں انہوں نے جنگ کی حتیٰ کہ دوران جنگ ان کے پاس تیر ختم ہو گئے قوم اشقیاء کے ایک گروہ نے ان کو امان دی اور انہیں کوفہ لے گئے جب ابن زیاد کے پاس اسے لے جایا گیا تو ابن زیاد نے اسے الزارہ (عمان میں ایک جگہ) کی طرف شہر بدر کر دیا وہ انہی زخموں کی وجہ سے مریض ہو گئے اور وہیں پر ایک سال بعد انہوں نے وفات پائی۔

بہر حال بارہ افراد ایسے ہیں جنہوں نے جنگ کے بعد درجہ شہادت پایا ہے۔

تیسری قسم: وہ افراد جو قتل ہونے سے بچ گئے

ان میں سے تیسری قسم ان لوگوں کی ہے جو معرکہ کربلا میں قتل ہونے سے بچ گئے لیکن وہ حضرت امام حسین علیہ السلام کے ناصران میں سے تھے۔

انصار میں سے حضرت امام حسین علیہ السلام کے ساتھ جنگ میں جو بھی شریک ہوا وہ شہید ہوا لیکن بہت کم تعداد ان لوگوں کی ہے جو کچھ وجوہات کی بناء پر شہادت کا شرف حاصل نہ کر سکے۔

1۔ اہل البیتؑ سے حضرت امام حسن علیہ السلام کی اولاد میں سے تین افراد ہیں جو شہید نہیں ہوئے ان میں زید، عمرو اور حسن مثنیٰ ہیں۔ حسن مثنیٰ جو کہ جنگ کے دوران شدید زخمی ہو گئے ان کو ان کی ماں کے قریبی رشتہ دار فاخذہ اسماء بن خارجۃ الفزاری اپنے ساتھ لے گیا اور ان کا علاج کروایا جس سے وہ شفایاب ہو گئے اور حضرت امام علی زین العابدین علیہ السلام بھی زندہ رہے کیونکہ وہ اس وقت مریض تھے اور نسل امامت بھی انہی سے چلنی تھی تو اللہ تعالیٰ نے ان پر ایک بیماری طاری کی اس طرح وہ بھی شہید ہونے سے بچ گئے۔

2۔ تین افراد اصحاب سے ہیں جو قتل نہیں ہوئے۔

(۱) ان میں ایک الضحاک بن عبداللہ المشرقی ہیں یہ عیال دار آدمی تھا اور اس کے اوپر قرض تھا یہ حضرت امام حسینؑ کے ہمراہ اس شرط کے ساتھ رہا کہ وہ امام حسین علیہ السلام کا دفاع کرتا رہے گا لیکن جب حضرت امام حسین علیہ السلام تنہا رہ جائیں گے تو امامؑ اسے اجازت دیں گے کہ وہ اپنے اہل وعیال کے پاس چلا جائے اور اپنا قرض جا کر ادا کرے تو ایسے ہی ہوا اس نے اپنا گھوڑا ایک جگہ چھپا رکھا تھا اس نے وقت آخر امامؑ سے عرض کی کہ آپؑ نے وعدہ فرمایا تھا اب مجھے اجازت دیں میں چلا جاؤں تو امامؑ نے اسے دعا دی اور فرمایا کہ ہاں آپ چلے جائیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس میں یہ مصلحت بھی ہوگی کہ حضرت امام حسین علیہ السلام نے چاہا ہوگا کہ کچھ ایسے افراد زندہ بھی رہیں جنہوں نے یہ پوری جنگ دیکھی ہو اور وہ اہل البیتؑ کے علاوہ ہوں تا کہ وہ ان واقعات کو لوگوں تک پہنچا سکیں۔

(۲) دوسرا شخص عقبہ بن سمعان ہے حضرت امام حسین علیہ السلام کی زوجہ سیدہ رباب سلام اللہ علیہا کا غلام تھا یہ امامؑ کی خدمت میں جنگ کے دوران بھی موجود تھا یہ آپؑ کا موذن بھی تھا اسے قیدی بنا کر عبیداللہ ابن زیاد کے پاس لایا گیا جب ابن زیاد کو پتہ چلا کہ یہ بی بی سیدہ رباب سلام اللہ علیہا کا غلام ہے تو اس نے اس کو چھوڑ دیا اور یہ حضرت امام حسین علیہ السلام کی جانب سے کاتب بھی تھا یعنی واقعات لکھنے والا رپورٹر تھا کیونکہ حمید ابن مسلم دشمن کی طرف سے تھا اور آپؑ کی طرف سے حالات و واقعات لکھنے والا یہی عقبہ بن سمعان تھا۔

(۳) تیسرا آدمی علی بن عثمان بن الخطاب المغربی ہے یہ مولا علی علیہ السلام کے موالیوں میں سے تھا یہ بھی کسی وجہ سے درجہ شہادت پر فیض نہیں ہوا جیسا کہ شیخ صدوقؒ نے اپنی کتاب اکمال میں لکھا ہے۔

چوتھی قسم: وہ لوگ جو حضرت امام حسین علیہ السلام کے ساتھ مکہ سے آئے

اخطب خوارزم نے مکہ سے حضرت امام حسین علیہ السلام کے ساتھ آنے والے لوگوں کی تعداد کے بارے میں لکھا ہے کہ: ''منگل کا دن تھا اور ۸ ذوالحجہ تھی آپؑ کے ساتھ ۸۲ مرد تھے جو آپؑ کے شیعوں میں سے تھے اور آپؑ کے موالی تھے یعنی آپؑ کے غلام اور آپؑ کے اہل بیتؑ تھے لیکن راستہ میں بہت سارے لوگ آپؑ کے ساتھ مل گئے یہاں تک کہ آپؑ منزل زبالہ پر جب پہنچے تو حضرت مسلم بن عقیلؑ حضرت ہانی بن عروہ اور حضرت عبداللہ بن یقطرؒ کی شہادت کی خبر آپؑ نے لوگوں کو سنائی اور اپنے اس قیام کے اہداف بھی بتائے اور بتایا کہ میں شہید ہونے کے لئے جا رہا ہوں جو بھی میرے ساتھ آئے گا وہ شہادت کو پہنچے گا اور میں اقتدار کے لئے نہیں جا رہا اور جب امامؑ نے حقائق سے پردہ اٹھا دیا اور وہیں پر ہی کہہ دیا کہ جو جانا چاہے وہ چلا جائے اور جو میرے ساتھ آنا چاہے وہ بصیرت کے ساتھ آئے اور جو اپنے آپ کو اس راہ میں قربانی کے لئے آمادہ رکھتا ہو وہ میرے ساتھ آئے۔ یہاں پر گویا کہ آپؑ نے اپنے ساتھ آنے والے لوگوں کا امتحان لیا اور جو اِدھر اُدھر سے آپؑ کے ساتھ مل گئے تھے اور یہ سوچ کر آپؑ کے ساتھ آئے تھے کہ آپؑ کوفہ جائیں گے وہاں پر آپؑ کے بڑے چاہنے والے اور حامی ہیں اس طرح اقتدار آپؑ کے ہاتھ میں آجائے گا تو یہ بھی اس سے فیضاب ہوں گے۔ بہرکیف امامؑ نے جب ان سارے حقائق سے پردہ اٹھا کر انہیں اصل بات سے آگاہ کر دیا تو آپؑ کے ساتھ فقط آپؑ کے اہل بیتؑ، اصحاب باوفا اور غلام رہ گئے جو مکہ سے چلے تھے۔ دوسرا امتحان آپؑ نے شب عاشور لیا لیکن اس وقت کوئی ایک بھی آپؑ کو چھوڑ کر نہیں گیا بلکہ جیسا کہ شب عاشور کے حالات میں ہے اور ہماری کتاب کلام امام حسینؑ میں تفصیل سے درج ہے یہاں تک کہ ہر ایک نے کھڑے ہو کر اپنی جان فدا کرنے کے لئے ایسے جملے ادا کئے جو تاریخ کے اوراق میں سنہری حروف کے ساتھ درج ہیں۔

پانچویں قسم: وہ افراد جو کوفہ سے آ کر حضرت امام حسین علیہ السلام کے ساتھ ملحق ہوئے

کوفہ میں مولا علی علیہ السلام کے شیعہ موجود تھے بلکہ کوفہ شیعوں کا مرکز شمار ہوتا تھا اگرچہ کوفہ کی آبادی لاکھوں میں تھی یعنی بارہ چودہ لاکھ سے اوپر آبادی تھی اس کی تفصیل آپ کتاب ''محراب کربلا'' میں دیکھ سکتے ہیں لیکن انہی کوفہ کے لوگوں میں کچھ نامور افراد تھے جو علیؑ مولا کے شیعہ تھے انہی نامور افراد کی وجہ سے جو سیاسی، علمی اور اپنی سابقہ اسلامی خدمات کے حوالے سے اور اہل البیتؑ سے تعلق کے حوالے سے اور اپنے جہادی کارناموں کی وجہ سے معروف و مشہور تھے اس حوالے سے یہ تاثر عام تھا کہ کوفہ خالص شیعوں کا گڑھ ہے یہ جو خالص شیعوں کا گڑھ کہا جاتا ہے اس سے مراد یہ نہیں لیا جائے کہ کوفہ میں شیعوں کی اکثریت تھی بلکہ کوفہ میں شیعوں کی عددی تعداد نہ ہونے کے برابر تھی لیکن جو بڑی بڑی نامور شخصیات تھیں جیسے ہانی بن عروہ، میثم تمارؒ، حبیب ابن مظاہرؒ، کمیلؒ اسدی اور قنبرؒ وغیرہ بڑی بڑی شخصیات تھیں جو کوفہ میں رہتے تھے یعنی اتنی بڑی شخصیات کسی اور شہر میں نہیں رہتی تھیں اس حوالے سے کہا جاتا تھا کہ یہ شیعوں کا بڑا مرکز ہے۔

ان بڑی شخصیات میں سے ہر ایک شخص جو ہے اس کی سابقہ زندگی روشن باب ہے اور ان کے علمی کارنامے ہیں، قاری قرآن ہیں بعض اصحاب پیغمبرؐ ہیں ان میں سے بعض حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کفار کے خلاف جہاد میں شریک رہے ہیں اور بعد میں مولا علی علیہ السلام کے ساتھ بھی جنگوں میں شریک ہوتے رہے بعض مولا علی علیہ السلام کے اسرار و رموز سے آگاہ تھے ان میں سے کچھ وہ تھے کہ جن کا انتخاب کربلا کے لئے تھا وہ وہاں آگئے کچھ حضرت مسلم علیہ السلام کے ساتھ شہید ہو گئے کچھ قید ہوئے اور کچھ بعد میں شہید ہوئے بہرحال ہم نے ان کے ناموں کی یہاں تفصیل نہیں دینی بلکہ ہم یہاں صرف ان لوگوں کا تذکرہ کریں گے جو کوفہ سے کربلا آ کر حضرت امام حسین علیہ السلام کے ساتھ منسلک ہوئے ہیں وہ درج ذیل اکیس افراد ہیں۔

امیہ بن سعد الطائی. زھیر بن القین البجلی الجملی المرادی. عابس بن شبیب الشاکری. عبداللہ بن عمیر الکلبی. حبیب بن مظاھر الاسدی اور اسکا **بھائی علی بن مظاھر. عمر بن جندب الحضرمی. عمر بن خالد الصیداوی الکوفی** اسکا بیٹا **عائذ** اور اس کا ساتھی **سعد مولاہ۔ جنادۃ بن الحرث. مجمع العائذی.** (یہ العذیب کے مقام پر آ کر مولاؑ کے ساتھ ملے) **قرۃ بن ابی قرۃ الغفاری. مالک بن سریع الجابری. مسعود بن الحجاج التمیمی الکوفی. مسقط** (یا قاسط) **بن زھیر التغلبی الکوفی. مسلم بن عوسجۃ الاسدی. مسلم**

بن كثير الازدي. نعيم ابن عجلان الانصاري. الهفهاف بن المهند الراسبي (جو کہ بصرہ سے آئے تھے) يحيى بن هاني بن عروة (ہانی بن عروہ کے بیٹے تھے) اسی طرح امام حسین علیہ السلام کے لشکر میں آکر شامل ہوئے ہیں وھب بن عبداللہ (حباب) الکلبی جو کہ نصرانی تھا اور بعد میں مسلمان ہو گیا اس کے ساتھ اس کی بیوی بھی مسلمان ہوئی اور یہ دونوں میاں بیوی میدان کربلا میں شہید ہوئے۔

چھٹی قسم: وہ لوگ جو عمر ابن سعد ملعون کے ساتھیوں میں سے روز عاشور حضرت امام حسین علیہ السلام کے ساتھ آکر ملحق ہوئے

مختلف اوقات میں یہ لوگ حضرت امام حسین علیہ السلام کی جانب آتے رہے جب حضرت امام حسین علیہ السلام نے عمر ابن سعد پر بعض تجاویز پیش کیں تو اس نے آپؑ کی تجاویز ٹھکرا دیں تو اسی ایک ہی مرحلے میں تیس افراد عمر ابن سعد کو چھوڑ کر حضرت امام حسین علیہ السلام کے ساتھ ملحق ہوئے اور یہ تیس کے تیس قبیلہ قریش سے تھے اور انہی میں ابوالشعثاء الکندی تھا۔

پھر کچھ لوگ وہ تھے کہ جو شب عاشور جس میں حضرت امام حسین علیہ السلام اور ان کے اصحاب باوفا قرآن، نماز و مناجات پڑھ رہے تھے تو اس منظر کو دیکھ کر رات کے وقت عمر ابن سعد کے لشکر کو چھوڑ کر حضرت امام حسین علیہ السلام کے لشکر کے ساتھ آکر ملحق ہوئے۔ ابن طاؤسؒ نے اپنی کتاب الملہوف میں لکھا ہے کہ حضرت امام حسینؑ اور آپؑ کے اصحاب اس طرح رکوع و سجود اور عبادت الٰہی میں مصروف تھے کہ ایسے لگ رہا تھا جیسے شہد کی مکھیوں کے چھتے سے بھنبھناہٹ کی آواز آتی ہے اور اس رات عمر ابن سعد کی فوج سے بتیس (۳۲) افراد حضرت امام حسین علیہ السلام کے لشکر میں شامل ہوئے۔

کچھ اس وقت حضرت امام حسین علیہ السلام کے ساتھ آکر ملحق ہوئے جب حضرت امام حسین علیہ السلام کو انتہائی وحشیانہ انداز سے شہید کیا گیا اور وہ اس منظر کو دیکھ کر انتہائی متاثر ہوئے تو وہ پھر حضرت امام حسین علیہ السلام کی طرف آئے اور حضرت امام حسین علیہ السلام کے راستے میں اپنے آپ کو قربان کیا۔ ان میں ابی الحتوف الانصاری اور اس کا بھائی سعد بن الحارث شامل ہیں۔

حق کی طرف پلٹ کر آنے والوں میں عمر بن سعد کی فوج کے ایک دستے کا کمانڈر حرؒ بن یزید التمیمی الریاحی بھی شامل ہے جو پہلا شخص تھا جس نے حضرت امام حسینؑ کو مجبور کیا کہ وہ اپنا سفر کوفہ کی جانب جاری رکھیں اور پھر کربلا لایا اس وقت حرؒ کا لشکر پیاسا تھا انہیں حضرت امام حسین علیہ السلام نے پانی بھی پلایا۔ حرؒ عاشورا کی صبح تک عمر ابن سعد کے ساتھ رہا اور پھر یہ حضرت امام حسین علیہ السلام کے ساتھ آکر ملحق ہو گیا اس نے عمر ابن سعد سے یہ سوال کیا کہ کیا تم حضرت امام حسین علیہ السلام سے جنگ کرنے کا فیصلہ کر چکے ہو؟ عمر ابن سعد نے جواب دیا ہاں ہم فیصلہ کر چکے ہیں اور یہاں تک کہ ان کا سر کاٹ کر زمین پر گرائیں اور ان کے ہاتھ خون سے تر ہوں۔ اس وقت یہ سن کر حرؒ نے اس کے لشکر کو چھوڑا اور اس نے جس گناہ کا ارتکاب کیا تھا اس پر توبہ کی اور خود کو اس راہ میں شہادت کے لئے پیش کیا۔ ہم ان کو شمار کر سکتے ہیں کہ جنھوں نے باطل سے حق کی طرف رجوع کیا اور حضرت امام حسین علیہ السلام کے ہمراہ آگئے اور آپؑ کے ہمراہ شہادت کے درجے پر فائز ہوئے ان کے ترتیب وار نام اس طرح ہیں۔

ابوالحتوف الانصاری الکوفی اور اس کا بھائی سعد بن الحرث. بكر بن حي التيمي الكوفي. جنادة بن الحارث السلماني الكوفي. ابن زهير بن سليم الازدی (شاید ان کا نام زهير بن بشر الخثعمي ہے)۔ عبدالرحمن بن مسعود التيمي الكوفي. القاسم بن حبيب الازدی. النعمان بن عمرو الراسبي اور اسکا بھائی الحلاس بن عمرو. يزيد بن زياد ابوالشعثاء الكندی

یہ معروف افراد کے نام تھے ان کے علاوہ کچھ اختلافی نام ہیں بہرحال یہ وہ تعداد ہے جو کتب میں درج ہے لیکن لگتا ہے کہ اس سے بھی زیادہ لوگ حضرت امام حسینؑ کی طرف آئے ہوں گے خود جب حرؒ آئے ہیں تو ان کے ساتھ بھی ان کا بیٹا اور غلام آیا تھا اسی طرح اور بھی بہت سارے ہیں بہرحال یہ بڑی شخصیات تھیں جن کا نام ہم نے یہاں پر ذکر کیا ہے۔

ساتویں قسم: عاشورہ کے دن حضرت امام حسین علیہ السلام کے انصار کی تعداد

مکہ سے جو مرد آپؑ کے اہل بیتؑ، غلاموں اور شیعوں میں سے آپؑ کے ساتھ چلے تھے ان کی تعداد ۸۲ تھی یا اس سے تھوڑی کم تھی پھر یہ تعداد جنگ شروع ہونے سے پہلے بڑھ گئی کیونکہ آپؑ کے انصار کوفہ سے آکر آپؑ کے ساتھ ملے جن میں مثلاً حبیب ابن مظاہرؒ بھی شامل تھے جو کہ بہت معروف شخصیت ہیں اور حلال بن نافع ہیں اور جن کے نام پہلے بتائے گئے ہیں اور بہت سارے وہ بھی تھے جو اموی لشکر میں تھے اور پھر وہ حضرت امام حسین علیہ السلام کے لشکر میں آئے۔

اسی طرح یہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ جو اختلاف ہے کہ حضرت امام حسین علیہ السلام کے ہمراہ کتنے لوگ شہید ہوئے تو ان شہداء کے حوالے سے تین روایات ہم یہاں آپ کے سامنے پیش کرتے ہیں کیونکہ بہت سارے حقائق ہیں جن پر پردہ ڈال دیا گیا ہے اور تاریخ نے انصاف نہیں کیا لیکن جو کچھ اس وقت ہمارے پاس موجود ہے اور صدیوں سے محفوظ چلا آ رہا ہے اور کتب تاریخ میں بکھرا ہوا ہے تو ان میں یہ تین روایتیں قابل ملاحظہ ہیں اس سے ایک اندازہ ہو سکتا ہے کہ کربلا میں حضرت امام حسینؑ کے انصار کتنے تھے۔

1۔ عمار الدھنی کی روایت حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے ہے کہ: جب حضرت امام حسین علیہ السلام کربلا کی طرف مڑے اور وہاں پر اپنے خیمے نصب کئے تو اس وقت آپؑ کے ہمراہ ۴۵ فارس تھے (یعنی سوار) اور ۱۰۰ پیدل تھے یعنی کل ایک سو پینتالیس (۱۴۵) افراد تھے اور یہ موثق ترین روایت ہے جو ہمارے پاس موجود ہے جس کو ابن نماء اور ابن طاؤسؒ نے روایت کیا ہے اور اسی تعداد کو ابن اعثم کوفی نے اور جلال الدین السیوطی اور سبط ابن الجوزی نے بھی لکھا ہے۔

2۔ دوسری روایت ابی مخنف کی ہے اور اس نے یہ روایت الضحاک بن عبداللہ المشرقی سے کی ہے کہ جو حضرت امام حسین علیہ السلام کے ہمراہ تھا یہ وہاں سے چپکے سے امامؑ کی اجازت سے باہر آ گیا۔ ایسے لگتا ہے کہ حضرت امام حسین علیہ السلام کے ہمراہ یہ رپورٹر کی حیثیت سے تھے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام حسین علیہ السلام نے روز عاشور نماز پڑھی جب آپؑ نے نماز ادا کی تو اس وقت آپؑ کے ساتھ ۳۲ فارس (سوار) اور ۴۰ پیادہ تھے اور دینوری کی روایت جو کہ

ایک مورخ ہے وہ اسی عدد کے مطابق ہے اور یعقوبی نے جو روایت کی ہے کہ حضرت امام حسین علیہ السلام کے ہمراہ اپنے اہل البیتؑ اور اپنے اصحاب سے بہتر افراد آپؑ کے ہمراہ تھے اور یہ وہی روایت ہے جس کو شیخ مفیدؒ نے نقل کیا ہے اور الخوارزمی نے بھی اس کو اسی طرح بیان کیا ہے اور اسی بیان پر ۷۲ شہداء کا عنوان کربلا کے حوالے سے معروف و مشہور ہے۔

3۔ تیسری روایت الحسین بن عبدالرحمٰن کی ہے یہ دشمن کا رپورٹر ہے وہ یزید کے لئے بیان کرتا ہے کہ کربلا میں کیا ہوا وہ یزید کو کہتا ہے کہ امامؑ کے ساتھ ۱۰۰ مرد تھے ان میں سے ۲۱ بنی ہاشم میں سے تھے اور یہ وہی تعداد ہے جس کو مازندرانی نے معالی السبطین ج ۲ ص ۱۴۶ میں درج کیا ہے کہ حضرت امام حسین علیہ السلام کے انصار ۱۲۸ اہل البیتؑ سے تھے اور ۷۲ آپؑ کے شیعہ تھے اس طرح ۱۲۸ اور ۷۲ یہ سو افراد بن جاتے ہیں۔ ان روایات میں جو ٹکراؤ آتا ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام ۱۴۵ بیان کرتے ہیں اور دوسری روایت میں بہتر ہے تو اس میں ہم کچھ تجزیہ بعض شخصیات کا پیش کرتے ہیں۔

پہلا تجزیہ

علامہ مجتہد سید محسن الامینؒ نے حضرت امام حسین علیہ السلام کے جو انصار تھے اور انکے ساتھ جو غلام تھے ان سب کو شمار کیا ہے وہ تقریباً سو بنتے ہیں اور محدث فضیل بن الزبیر بن عمر بن درھم الکوفی الاسدی نے اپنی کتاب "تسمیۃ من قتل مع الحسینؑ" جو مجلہ "تراثنا" کے شمارہ نمبر ۲ کے ص ۱۴۹ پر آیا ہے اور اسی کو شیخ محمد مہدی شمس الدین نے اپنی کتاب انصار الحسینؑ میں بھی لکھا ہے۔ تو اگر ہم یہ کہیں کہ ۸۲ افراد تھے جو آپؑ کے انصار تھے اور یہ تعداد آپؑ کے اصحاب کی قرار دی جائے نہ کہ آپؑ کے اہل بیتؑ کی تو پھر اس طرح بن جاتا کہ اٹھارہ آپؑ کے اہل بیتؑ سے اور ۸۲ آپؑ کے اصحابؑ سے تو یہ تعداد ۱۰۰ بن جاتی ہے پھر آپؑ کے موالی جو ہیں عام طور پر یہ تھا کہ غلاموں کو لوگ شمار نہیں کرتے تھے ان کو بھی شمار کرلیں تو وہ ان کے علاوہ ہو جاتے ہیں۔

اکثر راوی غلاموں کے شہید ہونے کے تذکرہ کو بیان نہیں کرتے کیونکہ غلام اور آقا کا ایک تفاوت تھا اور معاشرہ کے اندر جوان کا سلسلہ تھا کہ ان کو کم اہمیت دی جاتی بلکہ ان کے کارناموں کا تذکرہ کرنے کو دوسروں کی توہین شمار کرتے تھے تو اس لئے ان کے نام درج نہیں ہوتے تھے جن کے نام ہمیں پہنچے ہیں ان کی تعداد تقریباً ۱۶ بنتی ہے جو اہل بیتؑ کے غلام تھے لیکن حقیقت میں غلاموں کی تعداد کئی گنا زیادہ تھی یہ وہ معروف نام ہیں جو تاریخ میں پہنچے ہیں تو اس طرح ہم دیکھ سکتے ہیں کہ روایات جو کہتی ہیں کہ ۱۷ اہل بیتؑ سے تھے یا کوئی روایت کہتی ہے کہ ۱۲۸ اہل بیتؑ سے تھے تو پھر وہ جو حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی روایت ہے اگر اس حساب سے دیکھیں تو وہ اس طرح بنتا ہے کہ ۱۲۸ اہل بیتؑ سے ۸۲ اصحابؑ سے اور ۳۵ غلاموں سے ان کو اگر شمار کریں تو یہ ۱۴۵ بنتے ہیں۔

دوسرا تجزیہ

ایک اور نگاہ سے بھی ہم حضرت امام حسین علیہ السلام کے انصار کی تعداد کے بارے میں جائزہ لے سکتے ہیں کہ جب جنگ کا آغاز ہوتا ہے تو اس وقت حضرت امام حسین علیہ السلام کے انصار پہلے حملے میں پچاس شہید ہوئے اور بعض روایت میں چالیس شہید ہوئے تو اس طرح یہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ جو بیاسی (۸۲) شہید ہوئے ہیں یہ وہ ہیں جو مقابلے میں شہید ہوتے رہے ہیں ایک ایک کا مقابلہ یا دو دو کا مقابلہ تو اس لحاظ سے اگر دیکھیں تو ۴۶ پہلے حملے میں شہید ہو گئے ۸۲ اصحاب تھے جو مقابلے میں باقاعدہ ایک ایک جا کر شہید ہوئے ہیں اور ۱۷ اہل بیتؑ سے شہید ہوئے ہیں امامؑ کے علاوہ تو پھر یہ ۱۴۵ شہداء بن جاتے ہیں۔

اسی چیز کو مراۃ الجنان کے ج ا ص ۱۳۳ میں الیافعی نے کہا ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ حضرت امام حسین علیہ السلام کے ساتھ ۸۲ اصحاب باقاعدہ مبارزہ طلبی کر کے میدان میں جا کر شہید ہوئے ہیں۔ آپؑ کی ساری اولاد بھی شہید ہوگئی فقط حضرت امام علی زین العابدین علیہ السلام محفوظ رہے۔

تیسرا تجزیہ

یہاں ایک اور نظر سے بھی اس تعداد کے حوالے میں بات کر سکتے ہیں کہ جو حضرت امام حسین علیہ السلام کے ہمراہ مکہ سے چلے تھے وہ ۸۲ افراد تھے پھر جو کوفہ سے آپؑ کے ساتھ ملحق ہوئے ان کی تعداد ۳۰ ہے اور پھر کربلا میں عمر ابن سعد ملعون کی جماعت سے آکر آپؑ کے ساتھ ملحق ہوئے ان کی تعداد ۳۲ ہے۔ اس کو اگر اس طرح شمار کریں کہ ۸۲ جو مکہ سے چلے ۳۱ جو راستے میں ملے یا کربلا میں آکر کوفہ سے ملے اور ایک دو بصرہ سے بھی تھے اور ۳۲ جو تھے وہ میدان کربلا میں عمر ابن سعد کے لشکر سے جدا ہو کر آپؑ سے ملے تو اس طرح ان کی تعداد ۱۴۵ بنتی ہے۔

تو ہم خلاصہ یہ نکال سکتے ہیں کہ مجموعی طور پر جو حضرت امام حسین علیہ السلام کے انصار تھے وہ ۱۴۵ تھے ۲۸ اہل البیتؑ میں سے تھے البتہ ان ۲۸ میں ۱۷ بالغ اور کامل مرد تھے اور باقی کم سن تھے۔ تو مجموعی طور پر جو آپؑ کے انصار کی تعداد ہے وہ ۱۴۵ مرد ہیں ان میں سے ۲۸ اہل البیتؑ ہیں ۸۲ آپؑ کے اصحاب ہیں اور ۳۵ غلاموں سے ہیں۔

حضرت امام حسین علیہ السلام کے اصحاب جو شہید ہوئے ان کی تقسیم قبائل کے حوالے سے

حضرت امام حسین علیہ السلام کے اصحاب کا تعلق کیونکہ مختلف قبائل سے تھا تو ہم ان قبائل کے عنوان سے یہاں پر ان اصحابؓ کو بیان کرتے ہیں کیونکہ یہ ان میں سے بعض قبائل ایسے تھے جو اہل البیتؑ سے ان کا تعلق شمار ہوتا تھا ان میں مثلاً قبیلہ بنی اسد ہے، قبیلہ ہمدان ہے۔

بنی اسد قبیلہ سے اصحاب حضرت امام حسین علیہ السلام

حبیبؓ ابن مظاھر. مسلم بن عوسجہؓ. قیس بن مسھر الصیداویؒ. عمرو بن خالد الصیداویؒ. سعد مولاہٗ اور الموقع بن ثمامہؓ شامل ہیں۔

آل ہمدان سے

آل ہمدان کی بہت ساری ذیلی شاخیں ہیں ان میں بنو مشرق ہے بنو شاکر ہے بنو شبام ہے بنوارحب اور بنو جابر ہے۔ تو ان میں اس طرح افراد ہیں یہ ان کی تعداد ہے :ابو ثمامہ عمرو الصائدی. بریر بن خضیر المشرقی. عابس بن شبیب الشاکری. شوذب مولی بنی

شاکر. حنظله بن اسعد الشبامی. عبدالرحمن الارحبی. سیف بن الحرث بن سریع بن جابر الهمدانی الجابری. مالک بن عبدالله بن سریع. شبیب مولی الحرث بن سریع الهمدانی الجابری (ابن شہر آشوب نے کہا ہے کہ یہ پہلے حملہ میں شہید ہوئے) عمار الدالانی. حبشی بن قیس النهمی. زیاد ابوعمرة الهمدانی. سوار بن منعم بن حابس بن ابی عمیر بن نهم الهمدانی النهمی. عمروبن عبدالله الهمدانی الجندعی

قبیلہ مذحج سے

هانی بن عروة المرادی. جناده بن الحرث المذحجی المرادی السلمانی. واضح الترکی (جو کہ الحرث المذحجی السلمانی کا غلام تھا) مجمع بن عبدالله العائذی اور اس کا بیٹا عائذ. نافع بن هلال الجملی. الحجاج بن مسروق المذحجی الجعفی. یزید بن مغفل المذحجی الجعفی

انصار سے (جن کا تعلق مدینہ سے تھا)

عمرو بن قرظة بن کعب الانصاری. عبدالرحمن بن عبد ربه الانصاری الخزرجی. نعیم بن العجلان الانصاری الخزرجی. جنادة بن کعب بن الحرث الانصاری الخزرجی اور اس کا بیٹا عمرو بن جناده. سعد بن الحرث الانصاری العجلانی اور اس کا بھائی ابوالحتوف بن الحرث الانصاری.

بجلیین اور خشعمیین سے

زهیر بن القین الجبلی. سلمان بن مضارب البجلی. سوید بن عمرو ابن ابی المطاع الخثعمی. عبدالله بن بشر الخثعمی

کندیوں سے اصحاب حضرت امام حسین علیہ السلام

یزید بن زیاد بن مهاصر ابوالشعثاء. الحرث بن امری القیس. زاهر بن عمرو الکندی. بشر بن عمرو بن الاحدوث الحضرمی الکندی. جندب بن حجیر الکندی الخولانی

غفاریوں سے حضرت امام حسین علیہ السلام کے اصحاب

عبدالله بن عروة بن حراق الغفاری اور اس کا بھائی عبدالرحمن. جون بن حوی (ابوذر غفاری کا غلام)

بنی کلب سے حضرت امام حسین علیہ السلام کے اصحاب

عبدالله بن عمیر بن عباس بن قیس بن علیم بن جناب ابووهب اور اس کی زوجه ام وهب. اور بعض کتابوں میں حباب لکھا ھے جو که غلط ھے. عبدالاعلی ابن یزید الکلبی الاعلمی. سالم بن عمرو جو بنی المدینه الکلبی کا غلام تھا۔

ازدیوں سے حضرت امام حسینؑ کے اصحاب

مسلم بن کثیر الاعرج الازدی. رافع بن عبدالله (مسلم الازدی کا غلام)۔ القاسم بن حبیب بن ابی بشر الازدی. زهیر بن سلیم الازدی. النعمان بن عمرو الراسبی اور اس کا بھائی الحلاس. عمارة بن صلخب

عبدیین سے اصحاب حضرت امام حسین علیہ السلام

یزید بن ثبیط العبدی۔ اور اس کے فرزندان عبداللہ اور عبیداللہ۔ عامر بن مسلم العبدی اور اس کا غلام سالم۔ سیف بن مالک العبدی۔ الادهم بن امیۃ العبدی

تیمیوں سے حضرت امام حسین علیہ السلام کے اصحاب

جابر بن الحجاج جو عامر بن نهشل التیمی کا غلام تھا۔ مسعود بن الحجاج التیمی اور ان کا بیٹا عبدالرحمن. بکر بن حی التیمی. جوین بن مالک. عمر بن ضبیعة بن قیس. الحباب بن عامر بن کعب

طائی قبیلہ سے

عمار بن حسان الطائی. امیه بن سعد الطائی.

تغلبیوں سے

الضرغامة بن مالک. کنانة بن عتیق. قاسط بن زهیر اور اس کے دو بھائی کردوس ابن زهیر اور مقسط بن زهیر بن الحرث التغلبی

جهنیین سے

مجمع بن زیاد بن عمرو. عباد بن المهاجر. عقبة بن الصلت الجهنی.

التمیمیین سے

الحر بن یزید الریاحی. الحجاج بن بدر التمیمی السعدی

مختلف قبیلوں کے افراد

جبلة بن علی الشیبانی. قعنب بن عمر النمری. سعید بن عبدالله الحنفی

نویں قسم: حضرت امام حسین علیہ السلام کے ساتھ شہید ہونے والے غلام

اسلم (حضرت امام حسین علیہ السلام کا غلام)۔ جون (ابوذر غفاری کا غلام) الحرث (حمزہ کا غلام)۔ الحباب (عامر التمیمی کا غلام) رافع (مسلم الازدی کا غلام) سالم (عامر العبدی کا غلام) سالم (بنی المدینه الکلبی کا غلام) سعد (حضرت امام علی علیہ السلام کا غلام) سعد (عمرو بن خالد الصیداوی کا غلام) سلیمان بن رزین (حضرت امام حسین علیہ السلام کا غلام) شبیب (الحرث الجابری کا غلام) شوذب (عباس الشاکری کا غلام) قارب

و منجح (حضرت امام حسین علیہ السلام کے غلام) نصر (حضرت علی علیہ السلام کا غلام) واضح (الحرث السلمانی المذحجی کا غلام)

حضرت امام حسین علیہ السلام کے مقابلے کے لئے عمر بن سعد کے ساتھ تیس ہزار کا لشکر تھا ویسے بھی پورے کوفے کو حکم دیا گیا تھا کہ وہ حضرت امام حسین علیہ السلام کے مقابلہ کے لئے باہر نکلے اگر کوفہ کی آبادی کا اندازہ پندرہ سولہ لاکھ لگایا جائے تو ہر مرد بالغ کو کوفہ چھوڑنے کے لئے کہا گیا تھا تو اس طرح کہا جاسکتا ہے کہ کربلا سے کوفہ تک کیونکہ نخیلہ کے مقام پر خود ابن زیاد ملعون موجود تھا نخیلہ پندرہ یا پچیس کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے اور کوفہ کا کل فاصلہ ۷۵ کلومیٹر بنتا ہے تو وہاں پر وہ خود موجود تھا اس طرح اس پورے راستے میں جو افراد تھے وہ حضرت امام حسین علیہ السلام سے جنگ کے لئے آمادہ تھے اور یہ جو کہا جاتا ہے کہ ۹ لاکھ فوج تھی تو یہ اس حوالے سے غلط نہیں ہے کہ جب حضرت امام حسین علیہ السلام نے بڑا حملہ کیا ہے تو کوفہ کے ساتھ جو لوگ جا ٹکرائے ہیں تو وہ بھی اسی ترتیب سے بنتا ہے لیکن جو میدان میں با قاعدہ تربیت یافتہ فوج موجود تھی ان کی تعداد تیس ہزار سے کچھ اوپر تھی اور حضرت امام حسین علیہ السلام کے ہمراہ آپؑ کے اہل البیتؑ، آپؑ کے اصحابؓ اور غلام سارے ملا کر ۱۴۵ یا ۱۵۰ تک بنتے تھے۔ پہلا تیر عمر ابن سعد ملعون نے حضرت امام حسین علیہ السلام کی سپاہ کی طرف روانہ کیا اور اس کے پیچھے اس کے باقی سپاہیوں نے تیر چلائے جس کے نتیجے میں حضرت امام حسین علیہ السلام کے پچاس کے قریب افراد درجہ شہادت کو پہنچے اور یہ پہلا حملہ ہے اس حملہ کے بعد با قاعدہ مبارزہ طلبی ہوئی جیسا کہ پہلے بتایا جا چکا ہے کہ ۸۲ (بیاسی) افراد اس مبارزہ طلبی میں شہید ہوئے ہیں۔ البتہ ان میں غلام اور غیر غلام سارے شامل ہیں اور اسی طرح اہل البیت علیہم السلام سے اٹھارہ یا اٹھائیس افراد کی شہادت بھی مبارزہ طلبی سے ہوئی ہے اور آخر میں سید الشہداء حضرت امام حسین علیہ السلام کی شہادت ہے۔

پہلے حملے میں جو افراد شہید ہوتے ہیں ان میں کچھ نام ابن شہر آشوب نے لکھے ہیں وہ یہ ہیں۔

نعیم بن عجلان. عمران بن کعب بن حارث الاشجعی. حنظلہ بن عمرو الشیبانی. قاسط بن زهیر، کنانۃ بن عتیق. عمرو بن مشیعۃ. ضرغامۃ بن مالک. عامر بن مسلم العبدی. سیف بن مالک النمری العبدی. عبدالرحمن بن عبدالله الارجبی. مجمع العائذی. حباب بن الحارث. عمرو بن عبدالله الجندعی. الحلاس بن عمرو الراسبی. سوار ابن ابی عمیر الفهمی. عمار بن ابی سلامۃ الدالانی. النعمان بن عمرو الراسبی. زاهر بن عمرو ابن الحمق کا غلام . جبلۃ بن علی الشیبانی. مسعود بن الحاج التیمی. عبدالله بن عروۃ الغفاری. زهیر بن بشر الخثعمی. عمار بن حسان. عبدالله بن عمیر. مسلم بن کثیر الازدی. زهیر بن سلیم العبدی. عبدالله و عبیدالله ابنا زید البصری۔ اور حضرت امام حسینؑ کے دس غلام اور امیر المومنینؑ کے غلاموں میں سے دو غلام سعد اور ناصر اور مولا امام حسینؑ کے غلاموں میں سے اسلم اور قارب و منجح۔

مبارزہ طلبی میں شہید ہونے والے شہداء کے نام

با قاعدہ طور پر مبارزہ طلبی میں شہید ہونے والے شہداء کے ناموں کی ترتیب کو مندرجہ ذیل تاریخی کتب میں سے لیا گیا ہے۔

تاریخ طبری۔ الفتوح ابن اعثم کی۔ مقتل الخوارزمی۔ مناقب ابن شہر آشوب۔ الکامل فی التاریخ ابن اثیر کی۔ مثیر الاحزان ابن نما کی۔ الھوف ابن طاؤس کی۔ مقتل الحسینؑ آل بحر العلوم کی۔ لواعج الاشجان سید الامین کی۔ مقتل الحسینؑ مقرم کی۔ العیون العبری میانی کی۔ مقدمہ مقرآۃ العقول ج ۲ سید مرتضیٰ عسکری کا۔

البتہ جو ہم نے ذکر کیا ہے کہ پہلے حملے میں جو افراد شہید ہوئے جن کی تعداد ۴۵ یا ۵۰ بتائی جاتی ہے ان میں کچھ کے نام ہم نے یہاں پر دیئے ہیں تو ان میں سے کچھ ہیں جن کے بارے میں ہے کہ پہلے حملے میں شہید ہوئے انہی میں سے کچھ ایسے بھی ہیں جن کے بارے اختلاف ہے یعنی پہلے حملے میں شہید ہونے والوں میں بھی ان کا نام ہے اور پھر مبارزہ طلبی کے شہداء میں بھی ان کا نام ہے لہٰذا یہ تکرار ہوگا۔ اصل بات یہ ہے کہ ہماری کوشش ہے کہ کچھ حقائق کے قریب ہم پہنچ جائیں۔ یہ ترتیب ہے جنہوں نے با قاعدہ مبارزہ طلب کیا اور ایک ایک کر کے یا دو دو کر کے میدان میں آئے۔

مسلم بن عوسجہ الاسدی. عبدالله بن عمیر الکلبی. ابو الشعثاء الکندی. بریر بن خضیر همدانی. الحر بن یزید الریاحی. وهب بن حباب الکلبی عمرو بن خالد الازدی اور اس کا بیٹا خالد اور کچھ جماعت اکٹھی بھی شہید ہوئی جن میں عمرو بن خالد الصیداوی اور اس کا غلام سعد۔ جابر بن الحارث السلمانی۔ مجمع بن عبداللہ العائذی۔ یہ ایک ہی جگہ اکٹھے لڑتے ہوئے شہید ہوئے۔ حبیب ابن مظاہر الاسدیؓ اور راوی کہتا ہے کہ اصحاب امام حسین علیہ السلام سے ایک یا دو آدمی آتے تھے جب کہ ان کے مقابلے میں دو سے لے کر بیس بیس افراد تک بھی ان کے مقابلے میں آتے رہے اور پھر ایسا بھی ہوا کہ جب وہ حضرت امام حسین علیہ السلام کے ایک کو دو صحابی کو شکست نہ دے سکتے تھے تو وہ اجتماعی حملہ کر دیتے تھے اور اس طرح انہیں شہید کیا گیا۔

نماز کے دوران شہید ہونے والے

سعید بن عبدالله الحنفی. ابو ثمامہ الصائدی. زهیر بن القین البجلی. عمرو بن قرظۃ الانصاری. نافع بن هلال الجملی. جون، ابو ذر غفاری کا غلام

"ابو مخنف نے لکھا ہے کہ جب حضرت امام حسین علیہ السلام کے اصحاب نے دیکھا کہ ان کے دشمنوں کی تعداد ان سے ہزار گنا زیادہ ہے اور انہوں نے یہ بھی دیکھا کہ وہ نہ تو حضرت امام حسین علیہ السلام کو بچا سکتے ہیں اور نہ ہی اپنا دفاع کر سکتے ہیں تو ہر ایک کی کوشش تھی کہ وہ دوسرے سے پہلے حضرت امام حسین علیہ السلام کے سامنے اپنی شہادت پیش کرے اور یہ تقریباً ظہر کی نماز کے بعد ایسا ہوا تو ہر شخص کی کوشش تھی کہ وہ دوسرے سے پہلے جا کر شہید ہو اور حضرت

امام حسین علیہ السلام سے اجازت لے کر شہادت کے لئے آگے بڑھتے تھے۔

ان میں حنظلة بن اسعد الشبامی۔ شوذب بنی شاکر کا غلام عابس بن ابی شبیب الشاکری۔ سعد بن حنظلة التمیمی۔ عمیر بن عبداللہ المذحجی۔ عبدالرحمن بن عبداللہ الیزنی۔ یحیی بن سلیم المازنی۔ قرۃ بن ابی قرۃ الغفاری۔ مالک بن انس الکاھلی (یہ وہی ہیں جن کو انس بن الحارث الکاہلی کا نام دیا گیا ہے)۔ عمرو بن مطاع الجعفی۔ انس بن معقل الاصبحی۔ یزید بن مغفل الجعفی۔ الحجاج بن مسروق الجعفی۔ عبداللہ بن عروۃ اور اس کا بھائی عبدالرحمن بن عروۃ الغفاریان ۔دو نو جوان ہیں سیف بن حارث بن سریع اور اس کا چچازاد بھائی مالک بن عبد بن سریع الجابریان۔ جنادہ بن الحارث الانصاری اور اس کا غلام عمرو بن جنادہ۔ واضح الترکی (الحرث المذحجی کا غلام)۔ ابو عمر النھشلی ۔ایک نوجوان جس کا باپ پہلے معرکہ میں شہید ہوا۔ اسلم (حضرت امام حسین علیہ السلام کا غلام تھا اور ترکی کے نام سے مشہور تھا) مالک بن ذودان۔ ابراھیم بن الحصین الاسدی۔ سوار بن منعم بن حابس بن ابی عمیر بن فھم الھمدانی۔ سعد بن الحارث الانصاری اور اس کا بھائی ابو الحتوف (یہ دونوں عمر ابن سعد کے ساتھ تھے اور حضرت امام حسین علیہ السلام کے پاس آگئے انہوں نے مقابلہ کیا اور دونوں شہید ہوئے) سوید بن عمرو بن ابی المطاع الخثعمی شامل ہیں۔

وہ شہداء جن کا تعلق آل ابوطالبؑ سے ہے

روایات اس پر متفق ہیں کہ حضرات اہل البیت علیہم السلام سے جو افراد کربلا میں شہید ہوئے ہیں وہ کم سے کم ۱۷ ہیں اور زیادہ سے زیادہ ۲۷ ہیں ۔اٹھارہویں یا اٹھائیسویں خود حضرت امام حسین علیہ السلام بنتے ہیں یعنی زیادہ تعداد ۲۷ لکھی گئی ہے اور کم سے کم تعداد ۱۷ لکھی گئی ہے یہ سب کے سب آل ابوطالب علیہ السلام سے تھے یعنی حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جو اور چچا تھے ان کی اولاد سے کوئی نہیں تھے۔ یعنی آپؐ کی اولاد تھی اور آپؑ کی اولاد سے تھے مثلاً عقیلؑ کے پوتے تھے جعفرؑ کے پوتے تھے علیؑ کے فرزند اور پوتے تھے جو نام مشہور کتب مقاتل میں آئے ہیں ہم اس طرح انہیں بتا سکتے ہیں۔ شیخ محمد مہدی شمس الدین کی کتاب انصار الحسین ص ۱۲۶ پر لکھا ہے اور اسی طرح شیخ مفید کی کتاب الارشاد کے ص ۲۴۸ پر بھی ہے کہ حضرت امام حسین علیہ السلام ۱۸ ویں بنتے ہیں طبری اور خوارزمی نے بھی حسن بصری کی روایت سے اپنی مقتل میں یہی لکھا ہے اور باقی روایات جن میں مختلف تعداد بتائی گئی ہے ۱۶ اور ۲۵ تک ابن جوزی نے تذکرۃ الخواص ص ۲۶۶ پر لکھا ہے محمد بن سعد نے محمد حنفیہ سے نقل کیا ہے کہ انیس جوان مارے گئے ان سب کا تعلق بی بی زہراء سلام اللہ علیہا کے خاندان سے تھا اس سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت امام حسین علیہ السلام کے ساتھ آپؑ کے خاندان سے بہت سارے مارے گئے جن میں آپؑ کی اولاد اور حضرت امام حسن علیہ السلام کی اولاد تھی ۔لیکن اگر اس سے مراد جناب فاطمہ بنت اسدؑ لیں جو کہ حضرت ابوطالب علیہ السلام کی زوجہ مطہرہ تھیں تو پھر اس کی صورتحال تبدیل ہو جاتی ہے بظاہر محمد حنفیہؒ کی مراد بھی یہی ہے یعنی ان کی اپنی دادی مراد ہے اس سے نہ کہ حسنینؑ شریفین کی اماں پاکؑ مراد ہیں۔

بہت سے راویوں نے یہ بات بیان کی ہے کہ ہم نے جب بھی حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں حضرت امام حسین علیہ السلام کی شہادت کا تذکرہ کیا تو آپؑ نے فرمایا ہاں سترہ جوان شخصیات ماری گئیں سب کے سب ایسے تھے جنہوں نے جناب فاطمہؑ بنت اسدؑ کے بطن مبارک میں پرورش پائی یعنی ان سے منسلک ہوئے۔

سبط ابن الجوزی نے بھی کہا ہے کہ آل ابوطالبؑ سے انیس افراد مارے گئے سات علیؑ کی اولاد سے اور انہی میں سے حضرت امام حسین علیہ السلام ہیں اور دو امام حسینؑ کی اولاد سے تین امام حسنؑ کی اولاد سے دو عبداللہ بن جعفرؑ کی اولاد سے اور پانچ عقیلؑ کی اولاد سے۔

سراقة الباھلی کہتا ہے کہ یا مسلم بن قتیبہ جو بنی ہاشم کا غلام تھا اس کا یہ قول ہے اور یہ قول قتة القرشی العدوی کا بھی ہے جو اشعار کی صورت میں ہے۔

عین جودی بعبرة و عویل والندبی ان ندبت آل الرسول
سبعة منهم لصلب علی قد ابیدوا وخمسة لعقیل
وابن عم النبی عونا اخاهم لیس فیما ینوبهم بخذول
وسمی النبی غودر فیهم قد علوه بصارم مسلول
واندبی کهلهم فلیس اذا ما عُدَّ فی الخیر کهلهم کالکهول
لعن الله حیث حل زیاد وابنه والعجوز ذات البعول

تیسرے اور چوتھے شعر میں عبداللہؑ بن جعفرؑ کے دو بیٹے عونؑ ومحمدؑ کا نام ہے۔اس طرح سترہ شہید تھے جنہوں نے پچیس کہے ہیں حضرت امام حسین علیہ السلام اور حضرت امیر مسلم علیہ السلام کے علاوہ اس طرح مولا علی علیہ السلام کی اولاد سے کمترین ۶ ہیں اور زیادہ تعداد ۸ کی ہے حضرت امام حسن علیہ السلام کی اولاد سے کمترین ۳ اور زیادہ ۴ حضرت امام حسین علیہ السلام کی اولاد سے دو ہیں اور جعفر طیارؑ کی اولاد سے کم ۲ اور زیادہ ۳ اور عقیلؑ کی اولاد اور ان کے پوتے کم ترین ۴ اور زیادہ تر ۸ اور یہ پچیس بنتے ہیں اور ان پچیس میں حضرت امام حسین علیہ السلام اور حضرت مسلم بن عقیل علیہ السلام کو شامل کریں تو ستائیس بن جائیں گے اور اگر ۱۵ میں انہیں شامل کریں تو ۱۷ بن جائیں گے۔جنہوں نے اٹھائیس تعداد لکھی ہے تو انہوں نے اس طرح لکھا ہے کہ عقیلؑ کی اولاد جو شہید ہوئی ابوسعید کا ایک بیٹا تھا محمد، ابوسعید عقیل کے بیٹے تھے اور عقیلؑ کے بیٹے عبدالرحمٰن، جعفر عقیلؑ کا بیٹا عونؑ، عقیلؑ کا بیٹا عبداللہؑ، عقیل کا بیٹا موسیٰ اور عقیلؑ کا بیٹا محمد تھا جس کے دو بیٹے تھے جعفر اور احمد اور عقیلؑ کا بیٹا مسلمؑ اور مسلمؑ کے تین بیٹے عبداللہؑ محمدؑ عونؑ یہ کربلا کے شہداء ہیں اور ابوطالبؑ کے بیٹے ہیں عقیلؑ اور ابوطالبؑ کے فرزند ہیں جعفر طیارؑ اور جعفر طیارؑ کے فرزند ہیں عبداللہؑ اور عبداللہؑ کے دو بیٹے عونؑ ومحمدؑ شہید ہوئے جو بی بی زینب سلام اللہ علیہا کے فرزند تھے۔

ابوطالبؑ کے بیٹے ہیں امام علیؑ اور امام علیؑ کے بیٹے امام حسینؑ کے دو بیٹے حضرت علی اکبرؑ اور عبداللہ الرضیع جنہیں علی اصغرؑ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے وہ شہید ہوئے اور امام حسن علیہ السلام کے بیٹے عبداللہؑ جن کی کنیت ابوبکر بتائی گئی ہے اور عبداللہ کا ایک چھوٹا بچا تھا اور جناب قاسمؑ اور

بعضوں نے احمد کا نام دیا ہے اور حضرت علیؑ کے بیٹے ہیں حضرت عباسؑ اور محمدؒ ہیں اور عمر اطلفؒ ہیں عبداللہؒ ہیں پھر عبداللہ ہیں عبداللہ اصغر ہیں جعفرؒ ہیں عثمانؒ ہیں محمد الاصغرؒ ہیں۔

بعض نام مشترک نام ہیں ان مشترکہ ناموں کی وجہ سے بھی شہداء کی تعداد میں اشتباہ ہوسکتا ہے۔

حضرت امام زمانہ (عج) نے زیارت ناحیہ مقدسہ میں شہداء کے باقاعدہ اسماء کا تذکرہ فرمایا ہے اس زیارت کو سید ابن طاؤس نے لکھا ہے اور اس میں شک کا اظہار بھی کیا ہے کیونکہ یہ کہتے ہیں کہ یہ ۲۵۲ ہجری میں صادر ہوئی ہے اور ۲۵۲ ہجری میں ابھی حضرت امام مہدی علیہ السلام کی ولادت نہیں ہوئی تھی لیکن ایک بات طے شدہ ہے کہ یہ ایک ایسی زیارت ہے جو کہ قدیم ترین ہے اور اگر ۲۵۲ ہجری سے بھی ہو تو یہ حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کے زمانے سے ہے یا تو خود حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام یا حضرت امام علی نقی علیہ السلام نے یا انہی کے کسی معتبر شاگرد نے یا پھر حضرت امام زمانہ (عج) نے پڑھی ہے اور اس میں ہوسکتا ہے کچھ کمی اور زیادتی ہو لیکن یہ طے شدہ بات ہے کہ یہ زیارت قدیم ترین زیارت ہے اور قدیم ترین منبع، مصدر اور سند ہے۔ جس میں شہداء کے باقاعدہ اسماء موجود ہیں اس کی بنیاد پر شہداء کے ناموں کے بارے میں فیصلہ کیا جاسکتا ہے۔

شیخ محمد مہدی شمس الدین نے اپنی کتاب انصار الحسینؑ میں اس زیارت کو حضرت امام زمانہ (عج) کی طرف نسبت دی ہے اور اس میں شہداء کی اکثریت کے نام موجود ہیں اور بعض کے کچھ مختصر حالات ہیں اور بعض کے قاتلوں کے نام ہیں اور علامہ مجلسیؒ نے اس زیارت کو البحار کی جلد ۴۵ میں لکھا ہے اس زیارت میں حضرت امام حسینؑ کے ساتھ جو افراد شہید ہوئے یا اصحاب کی تعداد ۸۲ یا ۸۳ تھی تو ان میں سے چونسٹھ کے نام موجود ہیں اس زیارت کے متن کو علیحدہ ہمارے ادارے کی طرف سے شائع کیا گیا ہے اسے وہاں سے منگوایا جاسکتا ہے اور اس میں آل ابوطالبؑ کے اسماء بھی موجود ہیں جن پر امام علیہ السلام نے سلام بھیجا ہے تو پہلا سلام حضرت علی اکبرؑ پر بھیجا ہے دوسرا عبداللہ بن الحسینؑ یعنی شیر خوار بچے پر بھیجا ہے تیسرا عبداللہؑ بن علیؑ پر بھیجا ہے چوتھا سلام عباسؑ بن علیؑ پر بھیجا ہے پھر جعفرؑ بن امیر المومنینؑ، عثمانؑ بن امیر المومنینؑ، عثمان بن مظعون کے ہم نام تھے اور پھر محمدؑ بن امیر المومنینؑ پر پھر امام حسنؑ کی اولاد پر سلام شروع کیا ہے ابوبکرؑ بن حسن الزکی جن کا نام کتابوں میں ہے، عبداللہ بن حسنؑ ابن علی الزکی اور قاسمؑ بن حسنؑ بن علیؑ اور عبداللہؑ بن جعفرؑ کی اولاد ہیں عونؑ بن عبداللہؑ بن جعفرؑ طیار اور محمدؑ بن عبداللہؑ بن جعفرؑ یہ دونوں بی بی زینب سلام اللہ علیہا کے فرزندان ہیں پھر جناب عقیلؑ کی اولاد جعفرؑ بن عقیلؑ، عبدالرحمٰنؑ بن عقیلؑ، عبداللہؑ بن مسلمؑ بن عقیلؑ، ابو عبداللہؑ بن مسلمؑ بن عقیلؑ پھر محمدؑ بن ابی سعیدؑ بن عقیلؑ پھر حضرت امام حسین علیہ السلام کے غلاموں کا تذکرہ ہے سلیمان، حسینؑ ابن امیر المومنینؑ کے غلام، قاربؑ حسینؑ ابن علیؑ کے غلام، مجمع حسینؑ ابن علیؑ کے غلام۔ پھر صحابہ پر جو سلام بھیجا گیا ان میں مسلمؑ بن عوسجہ، سعید بن عبداللہ الحنفیؑ، بشر بن عمرو الحضرمیؑ۔ یزید بن حصین الہمدانی المشرقیؑ۔ عمرانؑ بن کعب الانصاری۔ نعیم بن عجلانؑ۔ زہیر بن القین البجلیؑ۔ عمرو بن قرظۃ الانصاریؑ۔ حبیبؑ ابن مظاہر الاسدی۔ حرؑ بن یزید الریاحی۔ عبداللہؑ بن عمیر الکلبی۔ نافع بن ہلال الجملی المرادی۔ انس بن کاہل الاسدیؑ۔ قیس بن مسہر الصیداویؑ۔ عبداللہؑ اور عبدالرحمٰنؑ۔ عروۃ بن حراق الغفاریینؑ۔ جونؑ ابوذرؓ کے غلام۔ شبیبؑ بن عبداللہ النہشلی۔ حجاج بن یزید السعدیؑ۔ قاسط اور کردوس عبداللہؑ بن زہیر تغلبی کے بیٹے۔ کنانہ بن عتیقؑ۔ ضرغامہ بن مالکؑ۔ جوین بن مالک الضبعیؑ۔ عمرو بن ضبیعۃ الضبعیؑ۔ یزید بن ثبیت القیسیؑ۔ عبداللہؑ اور عبیداللہؑ یزید بن ثبیت القیسیؑ کے بیٹے۔ عامر بن مسلمؑ، قعنب بن عمرو النمریؑ۔ سالمؑ عامر بن مسلمؑ کا غلام۔ سیفؑ بن مالک۔ زہیر بن بشر الخثعمیؑ۔ زید بن معقل۔ حجاج بن مسروقؑ۔ مسعود بن حجاجؑ اور اس کا بیٹا مجمع بن عبداللہ العائذی۔ عمار بن حسانؑ بن شریح الطائی۔ حیان یا جنادہ بن حارث سلمانی الازدیؑ۔ جندبؑ ابن حجیر الخولانی۔ عمرو ابن خالد الصیداویؑ۔ اور اس کا غلام سعید۔ یزید بن زیاد بن المہاصر الکندی۔ زاہر، عمرو بن الحمق کا غلام۔ جبلۃ بن علی الشیبانی۔ سالم بنی المدینۃ الکلبی کا غلام۔ اسلم بن کثیر الازدیؑ۔ زہیر بن سلیم الازدیؑ۔ قاسمؑ بن حبیب الازدی۔ عمر بن الاحدوث الحضرمی۔ ابی ثمامۃ عمرو بن عبداللہ الصائدی۔ حنظلۃ بن اسعد الشبامیؑ۔ عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن الکدن الارحبی۔ عمارۃ ابن ابی سلامۃ الہمدانیؑ۔ عابس بن شبیب الشاکریؑ۔ شوذب شاکر کا غلام۔ سیف بن الحارث بن سریع۔ مالک بن عبد بن سریع۔ جریح الماسور، سوار بن ابی حمیر یا عمیر الفہمی یا النہمی الہمدانی۔ المرتثؑ اور ان کے ساتھ عمرو بن عبداللہ الجندعیؑ۔

اور آخر میں امام علیہ السلام نے اس زیارت میں فرمایا السلام علیکم یا خیر انصار السلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار بوا کم اللہ مبوا الابرار اشهدلقد کشف اللہ لکم الغطاء ومهد لکم الوطاء واجزل لکم العطاء و کنتم عن الحق غیر بطاء وانتم لنا فرطاء و نحن لکم خلطاء فی دار البقاء والسلام علیکم ورحمة الله وبرکاته.

یہ مضمون شہداء کربلا کے بارے میں ہے اور اس میں یہ تحقیق جو ہے کتاب موسوعۃ کربلاء جو کہ ڈاکٹر لبیب بیضون کی تالیف ہے یہ اس کتاب کی دوسری جلد کی ابتداء سے اسے ہم نے لیا ہے اور اس میں کچھ مطالب کو ہم نے چھوڑ دیا ہے یہ صفحہ ۱۸ سے صفحہ ۷۴ تک کا بیان ہے اور کیونکہ شہداء کربلاؑ کے حوالے سے واضح نہیں ہوتا اور ان کے اسماء کے حوالے سے بھی بہت سارے افراد کو پتہ نہیں ہوتا لہٰذا اس مضمون میں ہم نے کوشش کی ہے اور اس محقق نے بھی امکانی حد تک شہداء کے اسماء جو ہیں وہ عزاداروں کے لئے پہنچائے جائیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمارے ولی منتقم آل محمد علیہم السلام، مہدی امم (عج) وارث کربلاؑ کے ظہور کے ایام کو قریب سے قریب تر لائے تاکہ وہ آئیں اور ان سب کے قاتلوں سے انتقام لیں اور ان کے قاتلوں کے نقش قدم پر جو چلنے والے ہیں اور جو اس دور سے لے کر آج تک قاتلان حضرت امام حسین علیہ السلام کے ساتھ اپنا تعلق رکھے ہوئے ہیں اور جنہوں نے حضرت امام حسین علیہ السلام کے قتل کے لئے مقدمات فراہم کئے اور کربلا کے واقعہ کے رونما ہونے میں ان کا کسی بھی حوالہ سے کردار ہے اور جنہوں نے ان سے اپنا تعلق جوڑا ہوا ہے ان سب سے آکر انتقام لیں اور ہمیں بھی اپنی فوج میں شامل کریں۔ (آمین)

مراجع تقلید



آیت اللہ السید علی سیستانی



آیت اللہ السید سعید الحکیم



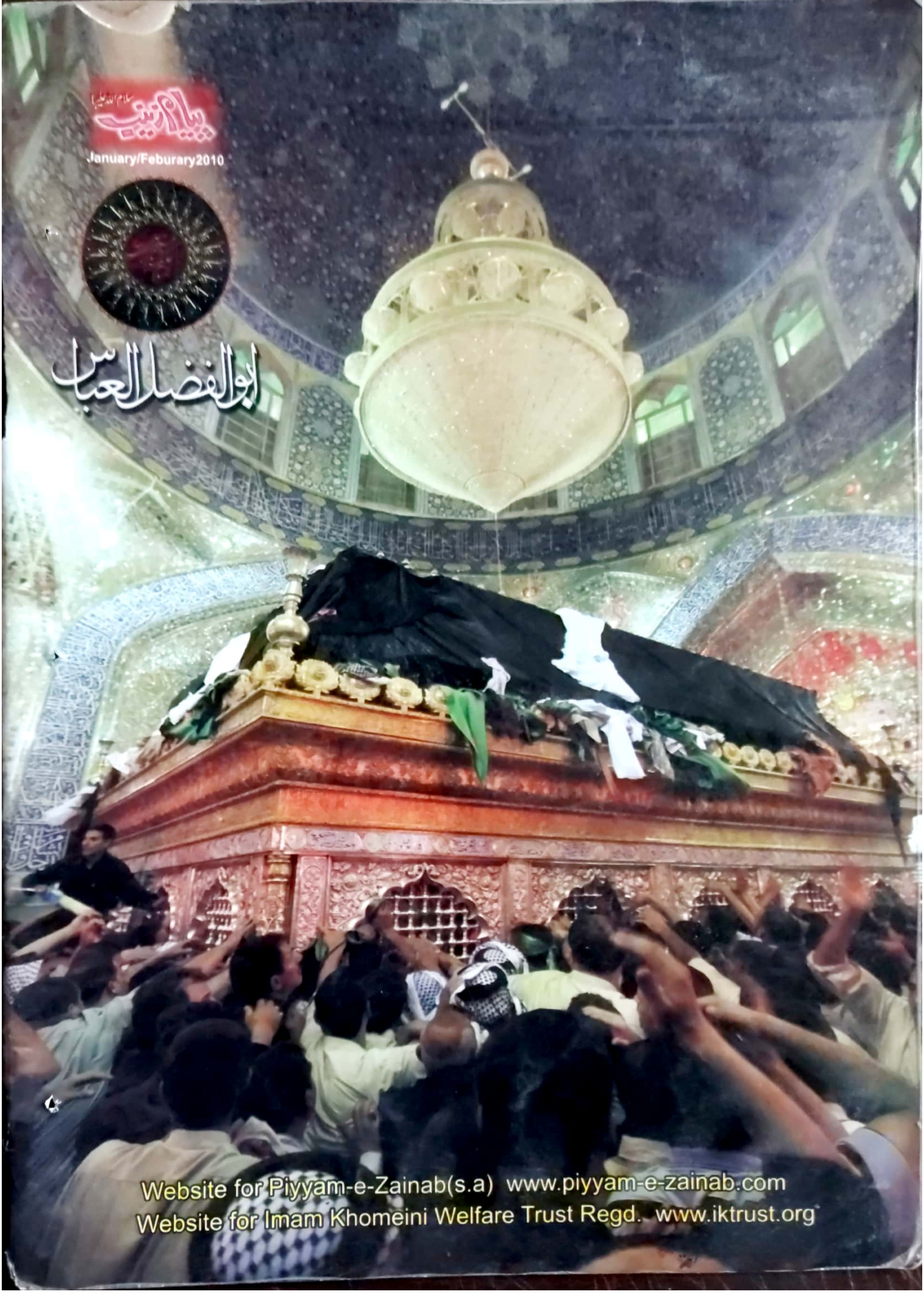
آیت اللہ آغا موسوی اردبیلی



آیت اللہ شیخ محمد اسحاق فیاض



آیت اللہ حافظ بشیر حسین النجفی


پیام زینب
January/Feburary2010
ابوالفضل العباس
Website for Piyyam-e-Zainab(s.a) www.piyyam-e-zainab.com
Website for Imam Khomeini Welfare Trust Regd. www.iktrust.org